

Posted On Kitab Nagri

درد دل

از قلم اسری خان

وہ ہوا کے رخ پر کھڑی تھی..... ٹھنڈی ہوا سے اسکے سیاہ گھنے بال اڑ رہے تھے..... وہ چہرے پے دھیمی سی مسکراہٹ لے چاند کو دیکھ رہی تھی.... ماضی کی یادوں میں گم..... اچانک اسے اپنے پیچھے سے کسی کے قدموں کی آواز آئی..... جسے سن کر اسکے چہرے پہ بے حد دلکش مسکراہٹ آٹھری..... یہ وہ شخص تھا جس نے اسکے ماضی کو خوشگوار بنایا تھا.... جس نے اسے تب عزت دی جب وہ زمانے میں رسوا ہونے والی تھی.... بے شک وہ ایک منفرد مرد تھا.....

www.kitabnagri.com

وہ دھیمے سے چلتا ہوا آیا اور اسکے ساتھ کھڑا ہو گیا.... ہانی نے ایک نظر اسے دیکھا.... اور اسکے کندھے پر سر رکھ دیا.... وہ دونوں اب چاند کی روشنی سے اپنی آنکھوں کو منور کر رہے تھے.....

Posted On Kitab Nagri

ہانی..... ہانی بیٹا اٹھو..... اٹھو میری رانی.... آج آپکی یونیورسٹی کافر سٹ ڈے ہے.... اٹھ بھی جاؤ.....
ایسہ بیگم پچھلے آدھے گھنٹے سے ہانی کو اٹھا رہی تھیں.... مگر ہانی تھی کے ہلنے کا نم ہی نہ لے رہی تھی.... اتنے
میں ماہین کمرے میں داخل ہوئی.... وہ ہانی کی چھوٹی بہن تھی.... تھی تو اس سے چھوٹی.... مگر اسے کسی
خاطر میں نہ لاتی تھی.... اب بھی وہ چہرے پر شریر مسکراہٹ سجائے کمرے میں داخل ہوئی.... ایسہ بیگم
کچن میں گئی ہوئی تھیں.... اور وہیں سے ہانی کو آوازیں دینے مصروف تھیں....

وہ ہانی کے قریب آئی... ایک نظر اپنے ہاتھ میں موجود ٹھنڈے پانی کے جگ کو دیکھا.... اور پر دوسری نظر منہ
کھول کر سوئی ہوئی ہانی کو دیکھا.... اور انتہائی اطمینان کا مظاہرہ کرتے ہوتے پورا کا پورا جگ اس پہ انڈیل
دیا.....

ہانی جو اس وقت خواب میں پرستان میں پہنچی ہوئی تھی اور بس اسے وہاں پر یوں کی ملکہ بنایا جا رہا تھا.... اس افتاد
پر بوکھلا گئی اور اسے شدید کھانسی کا دورہ پڑا.... کیونکہ منہ کھلا ہونے کی وجہ سے پانی ڈائی رکٹ اسکے حلق
میں چلا گیا تھا.... ہوش آنے پر اس نے اپنی قہر آلود نگاہیں اوپر اٹھائیں.... سامنے ماہی خالی جگ اٹھا کر اسے
چڑھاتی ہوئی نظر آئی.... اس سے پہلے کے وہ اس پر حملہ کرتی.... ماہی وہاں سے نود و گیارہ ہو گئی.... ہانی
نے مٹھیاں بھینچے اسے دیکھا اور چلائی امی.....

ایسہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی.... وہ جانتی تھیں ہانی کو ماہی کے سوا کوئی نہ اٹھا سکتا تھا....

ہانی نے کافی دیر انتظار کیا کہ شاید امی اسے آکر پیار کریں مگر انتظار لا حاصل.....

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد وہ اٹھی اور پیر پٹختی واش روم فریش ہونے چل پڑی.....

واو یار ہانی..... کیا کمال کی یونیورسٹی ہے..... فضائے بے زاری سے ادھر ادھر دیکھتی ہانی کو ٹھہودیا... وہ اس وقت GCU میں کھڑی تھیں..... وہ لاہور کی یونیورسٹی تھی..... ہانی کا تو وہاں کے آزادانہ ماحول کو دیکھ کر دم گھٹ رہا تھا..... کیونکہ بہادری نام کی چیز سے مس ام ہانی صاحبہ بالکل واقف نہ تھیں..... ہانی وہ دیکھ کتنا ہینڈ سم لڑکا ہے فضا جوش سے چیخنی..... میں ابھی اس سے فرینڈ شپ کر کے آئی.... وہ خوشی سے کہتی بھاگ گئی..... فضی.... رک.... ہانی اسے روکتی رہ گئی پھر ادھر ادھر آتے جاتے لڑکوں کو دیکھ کر گھبرا کر فضا کے پیچھے بھاگی..... کہ ساتھ آتے شخص سے بری طرح ٹکرائی.... کتابیں چھوٹ کر نیچے جا جا گریں..... ہانی کا دماغ گھوم کر رہ گیا.... سوری.... سوری میں نے دیکھا نہیں..... ہانی نے آواز پر پر نگاہیں اٹھا کر دیکھا... سنہری رنگت والا وہ ہینڈ سم سالٹر کاشائی سنگی سے معذرت کرتا لٹا سارا الزام اپنے سر لے رہا تھا..... ہانی اسے دیکھ کر ایک لمحے کو مبہوت رہ گئی تھی.....

www.kitabnagri.com

ہانی مبہوت سی اسے دیکھے گئی..... جیسے اس نے کتابیں سمیٹ کر اسکی طرف بڑھائیں..... ہانی نے گڑ بڑا کر جلدی سے اپنی نگاہیں ہٹالیں.... اور جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی..... وہ بھی اسکے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا.... ہانی دوپٹہ سنبھالتی جلدی سے واپس جانے کیلئے مڑی.... جب ہی اس کی آواز پر اسے اپنے قدم روکنے

Posted On Kitab Nagri

پڑے.... مس.... کیا میں آپکا نام جان سکتا ہوں.....؟ انتہائی شائستہ آواز میں سوال کیا گیا تھا..... ہانی گہری سانس بھرتے ہوئے واپس مڑی اور نظر نظر اسکے چہرے پر ڈالے بغیر بولی "ام ہانی".....

"Friends.....?"

ایان نے ہاتھ آتے بڑھاتے ہوئے پوچھا.... ہانی نے گہرا کے اسے دیکھا..... جج..... جی.....؟ ہانی نے بوکھلاتے ہوئے اس سے عجیب سا سوال کر ڈالا..... جی جی بلکل.... ایان نے مسکرا کر ذرا سا خم دیتے ہوئے کہا.... ہانی بے چارگی سے اسے دیکھنے لگی.. اسکی زندگی میں ایک شخص تھا جس سے وہ سب سے زیادہ پیار کرتی تھی..... وہ تھے اسکے باباجانی..... دولت کی ریل پیل ہونے کے باوجود انہوں نے اپنی بیٹیوں کو اتنی آزادی نہیں دی تھی... ہاں یہ ضرور تھا کہ انہیں اپنی بیٹیوں پر پورا اعتبار تھا.... یونیورسٹی میں آتے ہوئے انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا.... وہ ان کی مسکراوٹ سے پہچان جاتی تھی ان کے دل کی بات کو.... میرا وعدہ ہے آپ سے بابا... اس نے بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں کہا....

ایان ابھی تک پر امید نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا... اس نے کچھ سوچتے ہوئے ایان کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو تھام لیا.... ایک وعدہ چھن سے ٹوٹ گیا تھا..... "باقی تعارف کرنے پر پتا چلا کہ وہ دونوں ایک ہی سبجیکٹ میں ہیں.... جسکو سن کر ایان بہت خوش ہوا تھا.... مگر... ہانی کے چہرے پر یوسنتے ہی بارہ بج گئے تھے..... افففففف یہ عذاب.... اس نے منہ بناتے ہوئے سوچا تھا.....

Posted On Kitab Nagri

وہ میز پر جھکا ایک اہم File پڑھنے میں مصروف تھا.... پین ہاتھوں میں گھماتے ہوئے اپنے بھورے ماتھ پہ بکھرے ہوئے بالوں کو پیچھے کی طرف ہٹاتا وہ پوری طرح سے اپنے کام کی طرف مگن تھا..... جب ہی دروازے پر ہلکے سے ناک ہوا..... یس.... اس نے اسی طرح جھکے ہوئے جواب دیا.... دروازے سے سر نکال کر اس نے شہیر کی طرف دیکھا جو برے طریقے سے اپنے کام میں غرق تھا.... اس نے اطمینان سے اپنی جیب سے کچھ نکالا.... اور نشان لگا کے اسکے سامنے پھینکا.... شہیر اس افتاد پر بوکھلا گیا اور دم اچھل کر پیچھے ہوا..... پھ سامنے پڑی نقلی چپکلی کو دیکھ اسکے چہرے پر کراہت آگئی.... وہ ان چیزوں سے بے حد خار کھاتا تھا.... وہ سمجھ چکا تھا کہ یہ کس کا کام ہے.... اس نے اپنے گھورتی ہوئی نگاہیں اوپر اٹھائی.... سامنے سارم اسے پیٹ پکڑ کر ہنستا ہوا نظر آیا.... اسکے گھورنے پر بمشکل ہنسی روکتا اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا.... شہیر ابھی تک اسے گھور رہا تھا.... اوکے سوری.... اس نے سیریس ہوتے ہوئے کہا.... جی تو ایس پی صاحب کیا حال ہے....؟ سارم نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھا جسے شہیر نے تھام کر ہولے سے سر ہلا دیا.... کیا ہوا یا آج پریشان لگ رہا ہے کیا بات ہے.... کچھ نہیں یا ایک کیس آیا ہے میرے پاس.... اسی کے بارے میں سوچ رہا رہا تھا.... اس نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا.. تو کب سے پریشان ہونے لگا ہے میرے دوست.... کونسا کوئی پہلا کیس ہے.... سارم نے بے فکری سے کہا.... نہیں یا اس بار جنگ برابر کے بندے سے ہے.... وہ پر سوچ انداز میں بولا.... کون ہے وہ....؟ سارم نے تجسس سے پوچھا وہ تھا تو بزنس مین... پر اپنے شوق کی وجہ سے اس نے کئی کیسز میں شہیر کی مدد کی تھی... "ارمغان شاہ".... اس نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا.... سارم نے اسکے چہرے پر موجود مسکراہٹ کو بغور دیکھا تھا.....

Posted On Kitab Nagri

ہانی چہرے پہ بے زاری سجائے کلاس سے نکلی..... پہلا دن ہی اسکا بہت برا گزرا تھا فضا کا ڈیپارٹمنٹ الگ تھا اور اوپر سے ایان زبردستی کا دوست..... اب وہ اسے اپنے ساتھ کینٹین چل کر کچھ کھانے پینے کی آفر کر رہا تھا.... مگر ہانی نے چہرے پر زبردستی مسکراہٹ لاتے ہوئے شائستگی سے انکار کر دیا..... وہ کندھے اچکاتا As you wish..... کہہ کر چلا گیا.... مگر سامنے سے آتی فضا کی نظر اس پر پڑ گئی تھی.... کون تھا وہ.....؟ اس نے آتے ہی نہایت تجسس سے سوال کیا.... ہانی کا اسکی بات سن کر کڑوا ہو گیا.... چلو کینٹین چلتے ہیں.... اس نے فضا کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا.... ویسے بندہ بڑا اینڈ سم ڈھونڈا ہے.... فضا باز نہ آئی..... فضی..... ہانی غصے سے چیخی.... فضا قہقہہ لگاتی بھاگ گئی.... ہانی وہیں غصے سے سرخ چہرہ لے کر اسے گھورتی رہ گئی.....

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اپنے گیلے بالوں کو ٹاول سے رگڑتا واش روم سے باہر نکلا.... ٹیبل پہ پڑا اسکا فون مسلسل رنگ کر رہا تھا... اس نے دیکھا سامنے باباجانی کالنگ لکھا آ رہا تھا.... اس نے تیزی سے کال پک کی... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.... اس سے ہشاش بشاش لہجے میں انہیں سلام کیا.... وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیسا ہے میرا شیر.... انہوں نے محبت سے چور لہجے میں پوچھا.... وہ دھیمے سے مسکرایا.... اسکی مسکراہٹ بہت پرکشش تھی.... بالوں پہ چمکتی ہوئی پانی کی بوندیں دھیرے دھیرے سے زمین بوس ہو رہی تھیں.... میں بالکل پر

Posted On Kitab Nagri

پرفیکٹ باباجان آپ سنائیں..... میڈیسن ٹائی م پر لیتے ہیں نا آپ..... جی جی میرا بچہ اور مجھے پتا آپ نے جو منجر رکھے ہو وہ ہیں میرے لے..... میں بھلا کیسے بھول سکتا ہوں.... شہیر نے ایک جاندار قہقہہ لگایا اسے لگا تھا کہ شاید بابا کو نہیں پتا..... بیٹا کیس کا کیا بنا....؟ انہوں نے موضوع پر آتے ہوئے کہا..... بابا آپ نے جو آرڈر دیا تھا اسکے مطابق ہمارے دو بندے 24 گھنٹے اس پر نظر رکھیں گے... اور جیسے ہی کوئی خاص خبر ملے گی ہمیں فوراً انفارم کیا جائے گا.... ان شاء اللہ ہم کامیاب ہونگے..... وہ آہستہ آہستہ انہیں تفصیل بتانے لگا اسکے چہرے پہ عزم دکھ رہا تھا.....

ہانی اپنے نوٹس سینے سے لگائے کلاس سے باہر نکلی.... اسکا ارادہ فضہ کے پاس جانے کا تھا... ماما اور باباجانی کو یاد کر کے اسکا دل بہت ادا اس تھا اسے ہاسٹل صرف فضہ کی وجہ سے رہنا پڑ رہا تھا فضہ کے مطابق وہ یہاں پر خوب خوب انجوائے کر سکتے تھے اس نے ضد کر کے ہانی کو بھی منالیا تھا.... ورنہ حسن صاحب ماننے کو تیار نہیں تھے لیکن ہانی کی ضد کے آگے ہار مان گئے تھے... اب وہ یہاں آکر سہی معنوں میں کچھتا رہی تھی... فضہ کو اپنے تازہ بنائے ہوئے بوائے فرینڈ کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا.... ہانی جلی بھنی اسے دو تین سنوانے کا سوچتی نوٹس اور کتابیں اٹھائے باہر نکلی.... وہ بے دیہانی سے چلتی جا رہی تھی.... اس نے نگاہ سامنے اٹھائی.... فضہ اسے سامنے دکھائی دی لب بھینچے اس نے سیڑھی پر جو پیر رکھا اسکا پاؤں پہلے زینے کی بجائے دوسرے زینے پر گیا اس کا توازن بگڑ گیا اس سے پہلے کے وہ گرتی.... پیچھے سے آتے ایان نے اسے تیزی سے تھام لیا... ہانی نے سختی سے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں خوف سے اسکا جسم لرز رہا تھا اس نے کسی کے لمس کو محسوس کر کے جھٹ سے آنکھیں

Posted On Kitab Nagri

کھولیں ایان کو اتنے قریب دیکھ کر اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا اس نے ایک جھٹکے سے خود کو چھڑوایا اور اپنا دوپٹا ٹھیک کرتی تیزی سے وہاں سے چلی گئی ایان نے بے یقینی سے جاتی ہوئی ہانی کو دیکھا.... جبکہ ہانی کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں اسے آج تک کسی غیر مرد نے نہ چھوا تھا اور آج.... اس نے بے دردی سے اپنے آنسو گرے تھے.....

آج وہ کافی دن بعد یونیورسٹی آیا.... وہ جانتا تھا کہ اسکے دوست اسے کافی مس کر رہے تھے جیسے ہی اس نے یونیورسٹی میں قدم رکھا... بہت سے چہروں کو اسے دیکھ کر خوشی کچھ کو دیکھ کر خوف آیا تھا اور کچھ تو اس سے انجان تھے.... شاہ کیسا ہے.... اس کے دوست نے اس سے بغل گیر ہوتے ہوئے کہا.... اسکا انداز کسی وفادار کتے کی طرح تھا.... کتا بھی اپنے مالک کا خالص وفادار ہوتا ہے جبکہ یہ وہ لوگ تھے جو شاہ کے ساتھ پیسے کی وجہ سے وفادار تھے..... شاہ نے ایک نظر نظر اسے دیکھا اور بے نیازی سے اپنے ٹھیک ہونے کا اشارہ کیا اور اپنے دوستوں کے جھرمٹ میں آگے بڑھ گیا.....

www.kitabnagri.com

ہانی غصہ سے فضا کے پاس گئی جو کسی بات پر خود ہی سے مسکرا رہی تھی وہ سیدھی اس کے سر پر جا پہنچی-----
فضا----- اس نے غصہ سے اسے بلایا----- ارے ہانی----- کیا بات ہے تم تو بڑے دنوں بعد نظر آئی کہاں بڑی ہوتی ہو----- ہانی نے سخت نظروں سے اسے دیکھا اور بولی یہ کہنا چاہئے-----
-- کہ تم اپنے اس گھٹیا بوائے فرینڈ کی وجہ سے اندھی ہو گئی ہو کہ تمہیں اس کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا-----
- فضا نے ایک نظر اسے دیکھا وہ نظر ہانی کو بہت کچھ سمجھا گئی تھی ہانی پہلی بات تمہیں میری زندگی میں دخل

Posted On Kitab Nagri

اندازی کرنا کوئی حق نہیں اور دوسری بات میں تمہیں اپنے ساتھ باندھ کر تو نہیں رکھ سکتی یہی لائف ہے جسے ہم انجوائے کر سکتے ہیں بعد میں ایسی زندگی جینا ایک خواب ہو جاتا ہے تو پلیز تم بھی ذرا اپنے پینڈ و ماحول سے باہر آؤ اسنے ہانی کے حجاب پر طنز کیا ورنہ ایسے معصوم حسن پر کون فدا نا ہو وہ ہانی کو آنکھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔ بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔۔۔۔ ہانی غصے سے کہتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔ فضہ افسوس سے سر ہلا کر رہ گئی

ہانی فضہ سے لڑ کر باہر نکلی۔۔۔۔۔۔ آنسوؤں نے آنکھوں کے سامنے دھند سی کر دی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے جارہی تھی جیسی اسے سامنے سے ایان آتا ہوا دکھا۔۔۔۔۔۔ اس فی نظر بچا کر جانا چاہا مگر وہ اسے دیکھ چکا تھا ہانی تم رو رہی ہو۔۔۔۔۔۔ اسنے بے چینی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔ نن۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔ نہیں تو۔۔۔۔۔۔ اسنے جلدی سے وہاں سے بھاگنا چاہا مگر اسکا بازو ایان کی گرفت میں آگیا۔۔۔۔۔۔ ہانی فی بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔ oh sorry.....!!! اسنے جلدی سے اسکا بازو چھوڑ دیا شاید وہ تھوڑی دیر والی بات بھول چکا تھا۔۔۔۔۔۔ ہانی سنو۔۔۔۔۔۔ ایان نے سر جھکا کر کھڑی ہانی کو ریکھتے ہوئے بلایا۔۔۔۔۔۔ ہانی نے ایک نظر اسے دیکھا اور دھیمی آواز میں بولی "جی"۔۔۔۔۔۔؟ آیان کو لگا اسکا دل ہاتھوں

سے پھسل ہی نہ جائے۔۔۔۔۔۔ ہانی میں صرف تمہارا فریڈ بننا چاہتا ہوں تم نے صبح شاید مجھے غلط سمجھا۔۔۔۔۔۔ میں بہت ہرٹ ہوا تم مجھ پر ٹرسٹ کر سکتی ہو میں تمہارا بہت اچھا دوست بنوں گا کیا تم مجھ پے یقین کر سکتی ہو۔۔۔۔۔۔؟ اسنے اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔۔۔ جسے ہانی نے تھوڑی شش و پنج کے بعد تھام لیا تھا۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلیں۔۔۔۔۔؟ ایان نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کھا۔۔۔۔۔ ہانی نے مسکرا کر سر ہلادیا۔۔۔۔۔ وہ
ایک ایسے سفر کی طرف چل پڑے تھے جسکی کوئی منزل نہیں تھی۔۔۔۔۔

اسکی آنکھ صبح آذان کا وقت کھلی ایک منٹ کی سستی کا بغیر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ غسل کے لئے وہ واشروم میں
گھس گیا۔۔۔۔۔ ٹاول سے بالوں کو خشک کرتا ہوا اسکی نظر سامنے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر پڑی۔۔۔۔۔ اسکا دل
جسی کیسی نے مٹھی میں لے کر جکڑا تھا۔۔۔۔۔ سامنے ایک لڑکی کی تصویر تھی جس میں وہ اپنی دلکش مسکراہٹ
لئے کھڑی تھی۔۔۔۔۔ اسنے سر جھٹک کر اپنا دیہان ہٹایا اور نماز کی نیت باندھ لی۔۔۔۔۔

ہانی آیان کے ساتھ کینیٹین میں بیٹھی برگر اور کوک سے انصاف کر رہی تھی اسے ہفتہ ہو گیا تھا آیان ک ساتھ۔۔۔
۔۔۔ وہ ہر وقت اسی کا ساتھ نظر آتی تھی فضہ کو اسنے مکمل طور پر نظر انداز کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اب بھی وہ
آیان کا ساتھ برگر کھانے میں مصروف تھی اسنے یہ سوچ کر اپنے دل کو تسلی دے دی تھی کہ وہ صرف آیاں کی
دوست ہی بن کر رہے گی اور اسنے نہیں بلکہ آیاں نے اسے دوستی کی آفر کی تھی اس سوچ کو لئے وہ مطمئن تھی
۔۔۔۔۔ شطان آہستہ آہستہ اپنا جال بچھا رہا تھا۔۔۔۔۔

فضہ ہانی کو منانے کے لئے اسے ڈھونڈتی ہوئی کینیٹین تک پہنچی۔۔۔۔۔ سامنے کا منظر کافی حیران کن تھا ہانی آیان
کے ساتھ اپنا ٹائم شیئر کر رہی تھی ان دونوں کی بے تکلفی۔۔۔۔۔ فضہ کی آنکھیں پھٹنے کو آگئیں۔۔۔۔۔ واہ ہانی تم
تو مجھ سے بھی تیز نکلی۔۔۔۔۔ اتنی جلدی اس ہیڈ سم کو پھنسا لیا

Posted On Kitab Nagri

وہ آنکھوں میں حسد لیا پلٹ گئی-----

دن پر لگا کر اڑتے گے----- ہانی اور آیاں کی دوستی مضبوط ہوتی چلی گئی----- اب ہانی کو نا اس سے چڑ محسوس
ہوتی تھی ناکوفت اور نا ہے خوف----- وہ خوف جو اسے ہر پرانے مرد کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا-----
شاید اسکا ایمان کمزور تھا جو وہ جلدی شیطان کے جال میں پھنس گئی تھی----- اپنے باپ سے کئے ہوئے
وعدوں کو بھول گئی تھی----- عورت محبت کے بارے میں کافی بیوقوف رہی ہے----- یہی حال تو ہانی کا تھا

وہ یونیورسٹی کے لان میں بیٹھی اسائنمنٹ بنانے میں مصروف تھی----- آیاں ساتھ میں بیٹھا اسکی مدد کر رہا تھا
----- ساتھ میں اسے اپنی باتوں سے ہنسا رہا تھا اسنے آیاں کی کسی بات قہقہہ لگایا-----

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارمغان----- اپنے دوستوں کے جھرمٹ میں جا رہا تھا جبھی اسکی نظر سامنے ایک ہنستی ہوئی لڑکی پر پڑی-----
گلابی دوپٹے کے حالے میں وہ حسینہ سیدھا اسکے دل پہ وار کر گئی تھی----- وہ وہیں رک کر اسے دیکھنے لگا-----
شہ کیا بات ہے----- کسے دیکھ رہا ہے-----*****

Posted On Kitab Nagri

یار یہ گولڈن بیوٹی کون ہے۔۔۔؟ شاہ ہانی کو تکتا ہوا بولا۔۔۔۔ عادی نے اسکی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا۔۔۔۔
سا منے وہ لڑکی اسے ہنستی ہوئی نظر آئی۔۔۔۔۔ اسنے دل ہی دل میں ہانی کی خیریت کی دعا مانگی۔۔۔۔
کیوں کہ وہ شاہ کی نظروں میں آگئی تھی۔۔۔۔ اور اس سے وہ صرف موت کی ہی صورت میں بچ سکتی تھی۔۔۔۔
اچھا جو بھی ہے بعد میں دیکھیں گے۔۔۔۔۔ وہ اسے کھینچتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

آیاں کی نظر ہانی سے بات کرتے ہوئے سامنے کی طرف پڑی۔۔۔۔ سامنے اسے وہ انسان ہانی کو تکتا ہوا نظر آیا اسکا
اندر خطرے کی گھنٹی بجنے لگی سنو ہانی۔۔۔۔۔ اسنے ہانی کو بلایا۔۔۔۔۔ ہممم۔۔۔۔۔؟ ہانی نے کتاب پر نظریں
جمائے مصروف انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

تمہاری کبھی ار مغان شاہ سے بات ہوئی۔۔۔۔۔؟ وہ کون ہے۔۔۔۔۔؟ ہانی فی حیرت سے پوچھا۔۔۔۔۔
اوہ۔۔۔۔۔!! تو تم اسے نہیں جانتی۔۔۔۔۔ اچھا سنو اس سے بچ کر رہنا۔۔۔۔۔ بہت ہی گھٹیا انسان ہے۔۔۔۔۔
پھر آیاں اسے شاہ کی تفصیل بتانے لگا ہانی کے اندر خوف کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اس وقت پارٹی میں موجود تھا۔۔۔۔ وہاں کی رنگینیاں اپنے عروج پر تھی۔۔۔۔ آج اسکی برتھ ڈے تھی جسکی
خوشی میں کامران شاہ نے اپنے اکلوتے سپوت کے لیا بھر پور تقریب کا انتظام کیا تھا۔۔۔۔ مگر شاہ دماغی طور پر وہاں
پر موجود نہیں تھا۔۔۔۔ وہی چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے موجود تھا۔۔۔۔۔ جسے وہ جھٹکنے کی کوشش بھی نہیں کر
رہا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کیسا انسان تھا۔۔۔۔۔ وہ ایسا مرد تھا جسکے نزدیک عورت ذات ایک کھلونا تھی جس سے جب چاہا کھیل لیا اور جب چاہا۔۔۔۔۔ توڑ کر پھینک دیا۔۔۔۔۔ اسکا نزدیک عورت ایک پھول کی طرح تھی جب چاہا اسکی خوشبو سے لطف اندوز ہو لیا اور جب چاہا بیدردی سے مسئلہ کر رکھ دیا۔۔۔۔۔ "عورت ذات کیوں اپنے آپ کو بے مول کرتی ہے۔۔۔۔۔ کہ ہر کوئی اس سے کھیلنے کو تیار ہوتا ہے کیوں اپنے آپ کو اتنا نازک کرتی ہے کہ ہر کوئی اسے مسلنے کو تیار ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ایک عورت کی سب سے بڑی طاقت اسکی عزت ہوتی ہے عزت اسکے پاس ہے تو سب کچھ ہے عزت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔ جب وہ خود اپنی عزت اپنی طاقت کو دھتکارے گی تو کون ہے اسے روکنے والا۔۔۔۔۔ جبکہ زمانہ بھیڑیوں سے بھرا ہوا ہے۔۔۔۔۔ "شاہ نے سامنے ناچتی بے حیائی کا مجسمہ بنی لڑکی کو دیکھتے ہوئے شراب کا چھٹا گلاس حلق میں انڈیلا۔۔۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ اپنے ہوش کھورہا تھا۔۔۔۔۔



www.kitabnagri.com

ہانی کلاس سے باہر نکلی۔۔۔ اسکا دماغ آیاں کی باتوں میں اٹکا ہوا تھا جو اس نے شاہ کا بارے میں بتائیں تھی۔۔۔۔۔ ہانی اس سے بچ کر رہنا۔۔۔ بہت ظالم ہے وہ۔۔۔۔۔ خوبصورت لڑکیاں تو ویسے اسکی کمزوری ہیں۔۔۔۔۔ اسکے ذہن میں آیاں کی باتیں گونج رہی تھیں۔۔۔ اور سنوہانی تمہیں پتا ہے اسکی وجہ سے ایک لڑکی نے خودکشی کی تھی ڈی ایس پی کی بیٹی تھی وہ۔۔۔۔۔ اس نے اس ظالم انسان کے لئے اپنی جان دے دی۔۔۔ تم پلیز اپنا خیال رکھنا۔۔۔ آیاں کا لہجہ کی بے چینی وہ محسوس کر سکتی تھی اور اسکی وجہ۔۔۔۔۔؟؟ وجہ کو جانتے ہوئے بھی جھٹلانے

Posted On Kitab Nagri

کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔ میں دیہان رکھوں گی آیاں۔۔۔۔۔ اسنے خود سے کہا اور آگے کی طرف بڑھ گئی۔

وہ لا بیری میں بیٹھی کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ اس وقت وہاں پر اسکے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔۔۔۔۔ اسکا پورا دیہان کتاب کی طرف تھا۔۔۔۔۔ جب اچانک فضا میں گولی کی آواز گونجی۔۔۔۔۔ ہانی نے چونک کر سر اٹھایا۔۔۔۔۔ اسکا دل اچانک دو سوستر کی رفتار پکڑ گیا تھا۔۔۔۔۔ اس سے تھوڑا دور کھڑکی پر گولی آگئی۔۔۔۔۔ شیشہ زور دار آواز کے ساتھ زمین پر جا گرا۔۔۔۔۔ ہانی کا پورا جسم پسینہ سے شرابور ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ اور ٹانگیں بری طرح لرز رہی تھیں۔۔۔۔۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب کو مضبوطی سے پکڑا۔۔۔۔۔ اور دیوار کے ساتھ سکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ خوف کی شدت سے اسکی ہر صلاحیت مفلوج ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

یار وہ دیکھ۔۔۔۔۔ سامنے والا آئیٹم بڑا ٹائٹ ہے۔۔۔۔۔ فہد نے آنکھ مارتے ہوئے اپنے دوست کو ٹھہرایا۔۔۔۔۔ وہ سارے قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔۔۔۔۔ سامنے سے جاتی ہوئی ہانی نے تیزی سے اپنا دوپٹا سنبھالا۔۔۔۔۔ اور آگے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔ جبکہ وہاں پر ہانی کو ڈھونڈتا ہوا ار مغان یہ بات سن چکا تھا۔۔۔۔۔ کیا بولا بے تو؟۔۔۔۔۔ یہ حسینہ صرف میری ہے۔۔۔۔۔ اسنے فہد کا گریبان پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ فہد خباثت سے ہنس پڑا۔۔۔۔۔ اب تو یہ صرف میری ہوگی۔۔۔۔۔ اسنے ار مغان کو چڑھایا۔۔۔۔۔ تیری تو۔۔۔۔۔ ار مغان نے بڑی سی گالی بکتے ہوئے ایک

Posted On Kitab Nagri

جھٹکے سے ریو اور اسکے سر پر تان لیا فہد نے ایک نظر اسے دیکھا اور اپنے دوستوں کو اشارہ کیا۔۔۔ جنگ کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔۔

سر آپ کی کال آئی ہے۔۔۔ ملازم نے فون اسکو دیا۔۔۔ شہیر نے جو س کا گلاس ٹیبل پر رکھا۔۔۔ سکرین پر چمکتا نام دیکھ کر وہ چو کننا ہو گیا۔۔۔ ہیلو۔۔۔!!!!

سر۔۔۔ سر۔۔۔!! دو سری طرف جو بھی تھا۔ گھبرایا ہوا تھا۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔؟ شہیر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ کشادہ پیشانی پر بل پرگ بئے تھے۔۔۔ سر شاہ اور اسکے دوستوں نے مل کر آج فہد ملک کے دوستوں کے ساتھ لڑائی کی ہے اور یونی میں فائرنگ کر کہ وہاں کے سٹوڈنٹس کو ہراساں کیا ہے۔۔۔ خبر کے مطابق اسکی وجہ کوئی لڑکی ہے۔۔۔ سر آپ جلدی وہاں پہنچیں۔۔۔

ایسا کرو تم تین گاڑیاں تیار کرو۔۔۔ میں ابھی پہنچتا ہوں۔۔۔ اس نے جلدی سے گاڑی کی کیز اور فون اٹھایا۔۔۔ اور گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔ وہ گھر والے کپڑوں میں ملبوس تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میری بات سن۔۔۔ تو اس دو ٹکے کی لڑکی کے لے ہم سے لڑائی کر کے اچھا نہیں کر رہا۔۔۔ پچھتاؤ گے۔۔۔ فہد نے خود کو شاہ کی پسٹل کا نشانہ بنا دیکھ کر کہا۔۔۔ بکو اس بند کر۔۔۔ سالے کمینے۔۔۔ تیری ہمت کیسے ہوئی سالے۔۔۔ شاہ کی چیز پر نظر رکھنے کی۔۔۔ تجھے میں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ شاہ نے پسٹل باقاعدہ لوڈ کر کے اسکی کنیٹی پر رکھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی غلطی کرتا۔۔۔ اسے پیچھے سے کسی نے دھکا دیا۔۔۔ وہ منہ کے بل گرا۔۔۔ فہد موقع کا فائدہ اٹھا کر بھاگنے لگا۔۔۔ شاہ نے بے یقینی سے خود کو زمین پر پڑا دیکھا۔۔۔ وہ غصہ سے پاگل ہو گیا۔۔۔ اسنے بغیر سوچے سمجھے بھاگتے ہوئے فہد کو نشانہ بنایا اور گولی چلا دی۔۔۔ فضا میں گولی کی آواز کے ساتھ فہد کی چیخ بھی گونجی۔۔۔ خون کے چھینٹے شاہ کے چہرے پر پڑے۔۔۔ مگر وہاں صرف طاقت کا جنوں تھا۔۔۔ جو کہ دنیا میں ظلم کی ابتدا تھا۔۔۔ جو طاقت پہلے ظالم مظلوم پر استعمال کرتا تھا۔۔۔ آج وہ سب آپس میں کر رہے تھے۔۔۔ اور یہ تباہی کی پہلی سیڑھی تھی۔۔۔

ہینڈ زاپ۔۔۔۔۔!! شاہ جیسے ہی کھڑا ہوا۔۔۔ پیچھے سے گرج دار آواز آئی۔۔۔ فہد کے سارے دوست اسکے گرد جمع ہو گئے تھے۔۔۔ اسکے کندھے پر گولی لگی تھی۔۔۔ وہ درد کی شدت دے بری طرح تڑپ رہا تھا۔۔۔ شاہ نے اپنا رخ بدلہ۔۔۔ سامنے ایک شخص ریو الورا سکی طرف تانے چہرے پر سختی لے لے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسکے ارد گرد بہت سے اہلکار کھڑے تھے۔۔۔ وہ ایک لمحے میں سمجھ گیا کہ وہ کون تھا۔۔۔ ماضی کی ایک یاد نے ذہن پر دستک دی تھی۔۔۔ شہیر نفرت بھرے تاثرات لے لے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ شاہ نے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔۔۔ اسکے دوستوں نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔ شہیر نے اشارہ کیا۔۔۔ فہد کو اٹھا کر فوری طور پر

Posted On Kitab Nagri

ایمبولنس میں لے گئے تھے۔۔۔ اسکا بہت خون ضائع ہو چکا تھا۔۔۔ شہیر نے شاہ کو گریبان سے پکڑا۔۔۔
اسکی آنکھیں غصے کی شدت سے لال ہو رہی تھیں۔۔۔ "بہت شوق ہے تمہیں اپنی طاقت دکھانے کا۔۔۔؟
بہت شوق ہے تمہیں لوگوں کو اذیت دینے کا۔۔۔؟ خود کو بہت طاقتور سمجھتے ہو تم۔۔۔ تمہیں پتا ہے سب
سے بڑے بزدل ہو تم۔۔۔ یہ جو طاقت کا زور دکھاتے ہو نا حقیقت میں یہ سب دولت کی وجہ ہے۔۔۔ نہیں
تو تم جیسے لونڈے مکھی مارنے کا قابل بھی ناہوں۔۔۔" شہیر غصے کی شدت سے دھاڑا تھا۔۔۔ شاہ کے چہرے
پر زہریلی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔ اسکے علاوہ وہ کچھ بھی نا بولا۔۔۔ لے جاؤ اسے۔۔۔ شہیر نے اسے آگے کی
طرف دھکا دیا۔۔۔ شاہ کو ہتکڑیاں لگادی گئیں۔۔۔ اور بات سنو۔۔۔ شہیر نے اپنے خاص بندے کو اشارہ کیا۔۔۔
سارم فوراً سر جھکائے آگے بڑھا۔۔۔ جی سر۔۔۔؟؟؟؟ اسنے تابعداری سے سر جھکا کر کہا۔۔۔ شہیر نے اپنے
لب کچلے۔۔۔ اسے بہت ہنسی آئی۔۔۔ سارم وہ انسان تھا۔۔۔ جو سوائے کسی کی موت کے کسی اور معاملے میں
سیریس نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ اسنے مشکل سے خود کو کنٹرول کیا۔۔۔ اور مسکراہٹ دبائے سامنے چہرے پر شیر
مسکراہٹ سجائے سارم کو دیکھا۔۔۔ "ایسا کرو اسکو لے لے کر چلو تھانے۔۔۔ اسنے شاہ کی طرف دیکھا۔۔۔
جو ابھی تک چہرے پر زہریلی مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا۔۔۔ اور ہاں ڈی ایس پی صاحب کو بولا لینا۔۔۔ ان سے کہنا
کے آج ان سے خاص مہمان ملنے آئے ہیں۔۔۔ اسنے طنز سے شاہ کو دیکھا۔۔۔ اور آگے بڑھ گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر نے ساری یونی پر نظر دوڑائی۔۔۔ تمام سٹوڈنٹس کو وہ نکال چکے تھے جو خوف کی شدت سے چھپے ہوئے تھے۔۔۔ وہ اپنا کام کر کے واپس جا رہا تھا۔۔۔ جب اسکولا بیریری کے سامنے سے گزرتے ہوئے کسی کی سسکیوں کی آواز سنائی دی۔۔۔ اوہو۔۔۔!! لگتا ہے یہاں بھی کوئی بیچاری پھنسی ہوئی ہے۔۔۔ وہ سوچتا ہوا بند دروازے کے آگے آکھڑا ہوا۔۔۔ اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا۔۔۔

دروازہ دھاڑ کی آواز کے ساتھ کھلا۔۔۔ کتاب کو مضبوطی سے پکڑ کر بیٹھی ہوئی ہانی کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔۔ اس نے بامشکل نگاہیں اٹھا کر سامنے کی طرف دیکھا۔۔۔

اسے دروازے میں ایک شخص کھڑا ہوا نظر آیا۔۔۔ جسے دیکھ کر ایک لمحے کو وہ مبہوت رہ گئی۔۔۔ بلیک جینز پر گرے شرٹ پہنے پرکشش نقوش والا وہ شخص ہانی کو ہی دیکھ رہا تھا اسکے بھورے بال ماتھے پر سٹائش انداز میں بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

ہانی کی نظر ہوتے ہوتے اسکے دائیں ہاتھ پر پڑی جہاں ریوالبور صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔

خوف کے مارے اسکا چہرہ سفید پڑ گیا۔۔۔ یہ بھی انہیں غنڈوں میں سے ایک ہے۔۔۔ اس نے کانپتے ہوئے سوچا۔۔۔ یہ مجھے بھی مار ڈالے گا۔۔۔ وہ ایک کتاب کو مضبوطی سے تھامے کھڑی ہوئی۔۔۔ اس وقت اسے یہ کتاب کل کائی نات لگ رہی تھی۔۔۔ اس نے ایک نظر اپنی طرف بڑھتے ہوئے اس شخص کو دیکھا اور پر اس نے پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھاری کتاب اسکی طرف اچھالی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر اس لڑکی کی طرف بڑھاتا تھا جو شکل سے ہی اسے بے انتہا خوفزدہ دکھائی دی.... وہ اسے اعتماد میں لے کر باہر جانا چاہ رہا تھا جب اس لڑکی نے یکایک حرکت کی اور اپنے ہاتھ میں پکڑی کتاب اسکی اچھالی اور بھاگنا چاہا..... شہیر پھرتی سے اس کتاب سے بچتا سائی ڈپے ہوا

اور پھر اس نے پھرتی سے بھاگتی ہوئی ہانی کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا..... ہانی کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا اور جسم کانپ کانپ کر گویا دوائی بریشن پر لگ گیا تھا.....

پلیز مجھے جانے دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے غنڈا بھائی۔۔۔؟؟ غنڈا۔۔۔؟ شہیر نے سوچا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں شرارت چمک اٹھی تھی ہمیشہ۔ غلط ٹائم پر اسے اٹنے کا کام یاد آتے تھے۔۔۔ اسنے ہانی کو سر سے پکڑ کر آگے کھینچا۔۔۔ اور پسٹل اسکے سر پر تانتے ہوئے بولا۔۔۔ یہ تو تب پتا چلے گا جب تمہارے بھیجے میں یہ گولی گھسے گی۔۔۔ وہ مصنوعی سختی سے بولا۔۔۔ نہیں پلیز۔۔۔ وہ سسکا اٹھی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پلیز مجھے جانے دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔۔۔ ہانی نے روتے ہوئے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔ شہیر کے چہرے پر شرارت بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ اسکا رخ حال روم کی طرف تھا۔۔۔ اب یہ مجھے سب کے سامنے گولی مارے گا۔۔۔ وہ سوچنے لگی۔۔۔ جسم پر کپکپاہٹ ویسے جاری تھی۔۔۔ اسنے کلمے کا ورد شروع

Posted On Kitab Nagri

کر دیا تھا۔۔۔ جیسے ہی وہ حال میں پہنچی۔۔۔ وہاں بہت سے لڑکے اور لڑکیاں سہمے ہوئے کھڑے تھے۔۔۔ شہیر نے ایک جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑا۔۔۔ ہانی نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔ مگر وہ ہانی کو نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ ہانی نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر تیزی سے سپیڈ لگائی اور بھاگ کر آیان کے پیچھے چپ گئی۔۔۔ شہیر اسکی حرکت پر مسکراہٹ چھپانا سکا۔۔۔ ہانی تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ آیاں نے پوچھا۔۔۔ تمہیں کیا میں ٹھیک لگ رہی ہوں۔۔۔؟؟ ہانی نے اپنی سانسوں کو کنٹرول کرتے ہوئے اسے غصے سے گھورا۔۔۔ کیوں تمہیں کسی نے کچھ کہا۔۔۔ ہاں یہ جو غنڈا ہے اس نے مجھے جان سے مار دینے کی دھمکی دی ہے۔۔۔ ہانی نے آیاں کو بتاتے ہوئے انجانے میں خوف سے اسکا بازو پکڑ لیا۔۔۔ آیاں نے حیرانی سے اسکی حرکت کو دیکھا۔۔۔ اور مسکراہٹ دبا گیا۔۔۔ مگر چھپانا سکا۔۔۔ تمہیں ہنسی آرہی ہے میری باتوں پر۔۔۔؟ ہانی نے صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہانی مجھے ہنسی جس بات پر آرہی ہے وہ یہ ہے کہ جس کو تم غنڈا سمجھ رہی ہو وہ ایس پی شہیر ہیں۔۔۔ یہی ہیں جو فوراً وقت پر پہنچے۔۔۔ اور ار مغان شاہ کو پکڑ کر لے کر گئے۔۔۔ جس نے فہد ملک پر گولی چلائی۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔؟؟ ہانی کا منہ شاک کے مارے کھل گیا۔۔۔ اسنے فوراً شہیر کی طرف دیکھا۔۔۔ جو سٹوڈنٹس کو کچھ کہ کر اب جا رہا تھا۔۔۔ ہانی کے دیکھنے پر اسنے اسکی طرف دیکھا اور شریر اور دل کش مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ کمینے کی مسکراہٹ۔۔۔ ہانی منہ میں بڑبڑائی۔۔۔ اور پھر دل پر ہاتھ رکھا جو شہیر کی حرکت کے بعد پوری رفتار سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وایسے یہ بتاؤ شاہ اور فہد کی لڑائی کس بات پہ ہوئی۔۔۔ ہانی نے آیاں سے پوچھا۔۔ اب وہ کافی حد تک خود کو کنٹرول کر چکی تھی۔۔ اور اپنی کچھ دیر پہلے والی حالت پر دل ہی دل میں ڈوب جانے کی خواہش کر رہی تھی۔۔

نہیں پتا کہ کیوں لڑائی ہوئی۔۔ بس اتنا پتا چلا کہ وجہ کوئی لڑکی ہے۔۔ جو شاہ کو پسند تھی اور اسے فہد نے چھیڑنے کی ہمت کر لی۔۔ آیاں بتا کر اسے بتا کر اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا۔۔ "وہ لڑکی جو شاہ کو پسند تھی۔۔ وہ کون ہو سکتی ہے۔؟ ہانی سوچنے لگی۔۔ اچانک اسکے ذہن میں دھماکہ ہوا۔۔۔ "یار وہ دیکھ آٹیم بڑا ٹائٹ ہے۔۔۔" "فہد کے گھٹیجا جملے۔۔ اور ہاں میں نے وہاں شاہ کو بھی دیکھا تھا۔ وہ مجھ ہی تو دیکھ رہا تھا۔۔۔ مطلب کہ وہ لڑکی میں ہوں جسکی وجہ سے شاہ نے اس سے لڑائی کی۔ نہیں اللہ جی رحم کریں۔۔۔ ساری کڑیاں جڑتی جا رہی تھی۔۔ انجام برا نظر آرہا تھا۔۔ ہانی کا سانس کہیں اکٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔"

کس کی جرات۔۔۔ جس نے میرے بیٹے کو سلاخوں کے پیچھے کیا۔۔۔ کامران شاہ فون ہاتھ میں لے لے دھاڑ رہا تھا۔۔۔ دوسری جانب فون سننے والے کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔۔ سر۔۔۔ سر۔۔۔ وہ آپ فہد ملک کے باپ سے بات کریں جب تک وہ صلح پر راضی نہیں ہوتے چھوٹے شاہ باہر نہیں آسکتے۔۔۔ بکواااااااااا اس بند کرو۔۔۔ کامران غصے سے دھاڑا۔۔۔ اور فون سامنے دیوار پر دے مارا۔۔۔ اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔ کیوں کہ اسے اپنے بیٹے کو بچانے کے لے کچھ بھی کرنا تھا۔۔۔ چاہے وہ اکرام ملک سے صلح ہی کیوں ناہو۔۔۔

زمین پر ٹکڑے ٹکڑے ہو افون اپنی ناقدری پر افسوس کرتا رہ گیا۔۔۔۔۔

* * * * *

Posted On Kitab Nagri

وہ ایئر پورٹ پر کھڑا تھا آج اسکی فلائٹ تھی۔۔۔۔۔ کینیڈا کی طرف۔۔۔!! اسکے باپ نے فہد کے باپ سے ڈیکنگ کر کے اسے بامشکل چھڑوایا تھا۔۔۔ وہ تو بیٹے کی محبت میں مجبور تھا۔ اسکی خاطر اپنے آپ کو جھکا یا۔۔۔
"" کیوں کہ وہ ایک باپ تھا۔۔۔!!!! "" ایک بگڑی ہوئی اولاد کا بے بس باپ۔۔۔ "" اس میں سارا قصور شاہ کا نہیں تھا۔۔۔ قصور کچھ کا مران شاہ کی تربیت کا بھی تھا۔۔۔ کیوں ماں باپ اولاد کی محبت میں انھیں اتنی چھوٹ دے دیتے ہیں۔۔۔ کہ وہ تباہی کی منزل کی طرف چل پڑتے ہیں۔۔۔ جہاں سے اگر وہ چاہیں تو بھی واپس نا آسکیں۔۔۔

شاہ نے گہرا سانس بھرا۔ اور آگے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ دو سے تین ماہ تک اسکے باپ نے اسے پاکستان آنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ کیوں کہ وہ جانتا تھا۔۔۔ کہ فہد ٹھیک ہونے کے بعد شاہ سے بدلہ لینے کی کوشش ضرور کرے گا۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسکا باپ بزنس ڈیکنگ کے بعد ہی صلح پر راضی ہوا تھا۔۔۔ شاید اسکے نزدیک بیٹے کے خون کی اہمیت ہی اتنی تھی۔۔۔۔

اسنے اپنی نشست پر بیٹھ کر اپنی آنکھیں موند لیں۔۔۔۔۔ اور اپنے اگلے پلانز سوچنے

لگا۔ ابھی ہانی کی زندگی میں زہر گھولنا باقی تھا۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

ہانی کلاس سے باہر نکلی۔۔۔ اس کا رخ کینیٹین کی طرف تھا۔۔۔ بھوک کی وجہ سے اس کے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔۔۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتی جا رہی تھی ابھی دو تین سیڑھیاں باقی تھیں۔۔۔ جبھی وہاں سے ایک کپل افراہ تفری میں گزرا۔۔۔ تیزی سے جاتی ہوئی لڑکی کا ہاتھ زور سے ہانی کو لگا۔۔۔ اسے زور سے جھٹکا لگا۔۔۔ توازن بگڑنے کی وجہ سے وہ نیچے زمین پر آگری۔۔۔ درد کی شدت سے اسکی سسکیاں نکل گئیں۔۔۔ پیر کی موچ نکل گئی تھی۔۔۔ اور ہونٹ کا کنارہ اچھٹ گیا تھا۔۔۔ اسنے بمشکل چہرہ اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا۔۔۔ کچھ سٹوڈنٹس اسکی طرف آ رہے۔۔۔ ہانی نے دیکھا۔۔۔ فضہ اسکی طرف بڑھی۔۔۔ لیکن رک کر کچھ سوچا اور اسکی طرف دیکھے بغیر واپس چلی گئی۔۔۔ ہانی کے دل میں ایک ہوک اٹھی۔۔۔ کیا بس یہی اہمیت تھی اسکی دوستی کی کہ اسکی اپنی بچپن کی دوست اسے تکلیف میں دیکھ کر منہ موڑے چلی گئی۔۔۔ ہانی تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟ آیاں پریشانی سے فوراً اسکے پاس آیا۔۔۔ ہانی نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔ اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔ چلو تم۔۔۔! آیاں نے کھڑا ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ کیا تم چل لو گی۔۔۔؟ ہانی نے روتے ہوئے پھر سے نفی میں سر ہلادیا۔۔۔ وہ کچھ بول نہیں پارہی تھی۔۔۔ آیاں نے پریشانی سے اسے دیکھا۔۔۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکی کھڑا ہونے میں مدد کی۔۔۔ آج ہانی نے اسے خود کو چھونے پر کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔ اور اسے لائے آگے بڑھ گیا۔۔۔ ہانی نے تشکر بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔ آیاں کی محبت کا بیج اسکے دل میں اسی لمحے بو گیا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دن پر لگا کر اڑتے گئے۔۔۔ ہانی کے دل میں آیان کی محبت گہری ہوتی گئی۔۔۔ اور ادھر آیاں تو پہلی نظر میں اسکی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا۔۔۔ شاہ کو گئے دو مہینے سے زیادہ ہو گئے۔۔۔ ہانی خدا کا شکر ادا کرتے نہ تھکتی تھی کہ اسکی زندگی سے شاہ نکل گیا تھا۔۔۔ اسکی خوش فہمی کے سوا وہ کچھ نہ تھا۔۔۔!!!!!! ابھی تک آیاں اور ہانی دونوں میں سے کسی نے اظہار محبت نہ کیا تھا۔۔۔ مگر ہانی چاہتی تھی۔۔۔ کہ پہل آیاں ہی کرے۔۔۔ اور آیاں تھا کہ موقع کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

ہانی آیاں اور رمشہ کے ساتھ بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھی۔۔۔ رمشہ کے ساتھ اسکی دوستی آیاں کی بدولت ہی ہوئی تھی۔۔۔ تم دونوں بیٹھو میں کچھ کھانے کے لے لاتی ہوں۔۔۔ رمشہ خوش دلی سے کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔ آیاں کچھ دیر بیٹھا رہا۔۔۔ پھر وہ بھی رمشہ کے پیچھے جانے کا بہانہ کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ ہانی ویٹ۔۔۔ میں ابھی آیا۔۔۔ اوکے۔۔۔!!! ہانی نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔ وہ تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نسبتاً ایک سنسان جگہ پر آکر اس نے اپنا پسینہ صاف کیا۔۔۔ اب وقت آ گیا تھا۔۔۔ کہ اسے ہانی کو پوز کر دینا چاہیے تھا۔۔۔ "کیوں کہ وہ ہانی کی آنکھوں میں اپنے لے پسندیدگی دیکھ چکا تھا۔۔۔ اس نے فون نکالا۔۔۔ اور گہری سانس بھرتے ہوئے ہانی کو مسیج سینڈ کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی وہاں بیٹھی ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ جب مسیج کی بیل پر وہ فون کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ سامنے
آیاں کا نام چمکتا دیکھ کر اس کا دل زور زور سے ڈھڑکنے لگا۔۔۔ اسنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے فون اٹھایا اور مسیج
کھولا۔۔۔

Haani agr main tum sy kuch mangun to mjha do gi.....????

اسنے ڈھڑکتے ہوئے دل سے جواب ٹائپ کرنا شروع کیا۔۔۔

Kaho...? Kia chahiya tmhen.....?

آیاں کا حوصلہ اسکا مثبت جواب دیکھ کر کچھ بڑھا۔۔۔ اور خود سے کہا۔۔۔ آیاں آج بول دے۔۔۔ آج نہیں تو پھر
کبھی نہیں۔۔۔ اور پھر اسنے وہ خواہش کر دی جس کے کرنے کا انتظار ہانی کر رہی تھی۔۔۔

Tmhara sath....!! ♀

Kia tum mujh sy shaadi kro gi.....??

www.kitabnagri.com

بیل کی آواز پر ہانی نے تیزی سے مسیج کھولا۔۔۔ مسیج پڑھ کر اسکی خوشی کی انتہا نہ رہی۔۔۔ اسکی دعا قبول ہو چکی
تھی۔۔۔ مثبت جواب سینڈ کر کے ہانی نے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔ اور خوشی سے مسکرائی۔۔۔ اسے اپنا آپ بہت
خوش نصیب لگ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔ کہ بعض خوشیوں کی مدت بہت کم ہوتی ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دن اور گزر گئے۔۔۔ آییاں اور ہانی کی محبت کو مضبوط بناتے گئے۔۔۔ آییاں نے اس سے وعدہ کیا تھا۔۔۔ کہ وہ جلد اپنے پیرنٹس کو اسکے گھر بھیجے گا۔۔۔

اب ہانی کو اسکے ساتھ ڈنر لنچ اور شاپنگ پر جانا بالکل گناہ نہیں لگتا تھا۔۔۔ وہ اسے ابھی سے اپنا محافظ سمجھ بیٹھی تھی۔
- "کوئی مرد کسی عورت کا بغیر رشتے کے محافظ نہیں ہوتا۔۔۔ یہ محبت کے نام پر کئے جانے والے جھوٹے وعدے ہوتے ہیں۔۔۔ محبت کے نام پر دھبہ" آییاں اور ہانی بھی اسکو داغدار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اسکا فرسٹ سمسٹر ختم ہو چکا تھا۔۔۔ انھیں چھٹیاں مل گئی تھیں۔۔۔ سب سٹوڈنٹس خوش تھے۔۔۔ ہانی اور آییاں خوش تو تھے مگر ایک دوسرے سے الگ ہونے کا خیال انکے دل کو اداس کر رہا تھا۔۔۔ کچھ دنوں کی تو بات ہے آییاں۔۔۔!! ہانی نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ ہاں ہیں تو کچھ دن پر تمہارے بغیر ایک پل بھی صدیوں کی طرح لگنے لگتا ہے۔۔۔ یہ جو دل ہے نایہاں درد سا ہونے لگتا ہے۔۔۔ آییاں نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ ہانی کے وجود میں چونٹیاں سی رینگ گئیں۔۔۔ گناہ کے احساس نے اسکے لیا مسکرا نادو بھر کر دیا۔۔۔ اسنے آہستگی سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکالا۔۔۔ آییاں کو محسوس تو ہو گیا پر اس نے نظر انداز کر دیا۔۔۔ چلو جانے سے پہلے ایک بار کافی پی لی جائے۔۔۔؟؟ آییاں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ ہانی نے ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھماتے ہوئے مسکرا کر سر ہلا دیا۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

وہ غصے کی شدت سے کمرے میں ہر چیز کو ٹھو کریں مار رہا تھا۔۔۔ پاکستان آئے اسے کچھ دن ہو گئے تھے۔۔۔ اسکے ایک دوست نے جب اسے یہ خبر دی کہ۔۔۔ ہانی کا ایک لڑکے کے ساتھ افیئر چل رہا ہے۔۔۔ تو شاہ کو لگا اسکا دماغ غصے سے پھٹ جائے ہے۔۔۔۔۔ اس کمینہ کی اتنی جرات۔۔۔۔۔!!!! شاہ کی نظر جب اس پر پڑ گئی تو اسکی ہمت بھی کیسے ہوئی کسی اور کو دیکھنے کی۔۔۔ اس نے ڈیکوریشن پیس دیوار پر دے مارا۔۔۔ اسکے دوست یہ دیکھ کر فوراً عادی کو کال ملانے لگے۔۔۔ عادی کو شاہ کا دوست بنے کچھ عرصہ ہوا تھا۔۔۔ پتا نہیں اس میں کیا فن تھا۔۔۔ اسنے شاہ کو اپنے قابو میں کر لیا تھا۔۔۔ شاہ کو اسکی کوئی بات بری نا لگتی۔۔۔ اور غصے کے وقت وہی شاہ کو سنبھالتا تھا۔۔۔ اسکے گھر والوں کے بارے میں بھی کوئی نہ جانتا تھا۔۔۔ وہ اکیلا فلیٹ میں رہتا تھا۔۔۔ ولید نے عادی کو کال ملائی۔۔۔ ہاں یار عادی بات سن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

باباجی سامان گاڑی میں رکھ دیں۔۔۔ ہانی نے اللہ بخش سے کہا۔۔۔ وہ انکا بیس سال پرانا ملازم تھا۔۔۔ اسکی کوئی اولاد نہیں تھی۔۔۔ بیوی بھی کی سال پہلے مر گئی تھی۔۔۔ اسنے ہانی اور ماہین کو بیٹیوں کی طرح پالا تھا۔۔۔ جی بیٹا میں رکھ دیتا ہوں آپ گاڑی میں بیٹھیں باہر ٹھنڈ پڑ رہی ہے۔۔۔ ہانی نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔ اور اندر بیٹھ گئی۔

--

Posted On Kitab Nagri

راستے میں وہ اللہ بخش سے باتیں کرتی جا رہی تھی۔۔۔ جب ہی اس نے محسوس کیا کہ گاڑی کی رفتار کچھ زیادہ ہی تیز ہو گئی ہے۔۔۔ باباجی آہستہ چلائیں۔۔۔ کیا ہوگی۔۔۔ وہ جو آیاں کو مسیح کا جواب دے رہی تھی۔۔۔ ایک دم گھبرا کر بولی۔۔۔ بی بی جی یہ گاڑی کب سے ہمارا پیچھا کر رہی ہے۔۔۔ وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔ ہانی خوفزدہ ہو گئی۔۔۔ اسنے چہرہ موڑ کر دیکھا۔۔۔ پچھلی گاڑی میں سامنے شاہ کا چہرہ واضح ہوا۔۔۔ اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔ جو ہانی کے دیکھنے سے مزید گہری ہو گئی۔۔۔ بابا جلدی کریں۔۔۔ ہانی ایک دم گھبرا گئی۔۔۔ ہانی بیٹا ڈرو مت میں آپکے ساتھ ہوں۔۔۔ اللہ بخش نے اسے تسلی دیتا ہوئے گاڑی کی رفتار کو مزید تیز کر دیا۔۔۔ اچانک سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ کر اسے بریک لگانی پڑی۔۔۔ اب پیچھے بھی گاڑی تھی۔۔۔ اور آگے بھی۔۔۔ اور ادھر ادھر جھاڑیاں۔۔۔ وہ تھوڑا عجیب اور سنسان علاقہ تھا۔۔۔ ہانی کو اپنی موت صاف نظر آرہی تھی۔۔۔ آیاں کے مسیح آ رہے تھے۔۔۔ پر اسے جواب دینا یاد نہ تھا۔۔۔ شاہ پورا اتفاق کے ساتھ گاڑی سے نکلا اور چلتا ہوا ہانی کی گاڑی تک آیا۔۔۔ اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا۔۔۔ ہانی کا سانس بند ہو رہا تھا۔۔۔ خبردار جو ہانی بی بی کی طرف دیکھا۔۔۔ اللہ بخش فوراً شاہ کی طرف بڑھاپر پیچھے سے ولید کے وارنے اسے زمین بوس ہونے پر مجبور کر دیا۔۔۔ شاہ نے ہاتھ آگے بڑھایا اور ہانی کو بازو سے پکڑ کر باہر نکالا۔۔۔ ہانی کی آنکھیں خوف کی شدت سے پھیلیں ہوئی تھیں۔۔۔ براؤن شرٹ جس کے گریبان کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔۔۔ جس میں سے لاتعداد چیزیں نظر آ رہی تھیں۔۔۔ پھٹی ہوئے جینز پہنے اپنے مخصوص لو فرانہ حلیہ میں تھا۔۔۔ ہانی نے دیکھا۔۔۔ اللہ بخش سر پر ڈنڈا پڑنے کی وجہ سے بیہوش ہو چکا تھا۔۔۔ کچھ کہو گی ہانی یہ منظر دیکھ کر۔۔۔ آیاں نے اسکے بازو کو سختی سے جکڑے ہوئے اس سے انتہائی میٹھے لہجے میں پوچھا۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔ وہ بہتے آنسوؤں اور خوف سے

Posted On Kitab Nagri

بس اتنا ہی کہ پائی۔۔ شاہ اور اسکے دوستوں نے مشترکہ قہقہہ لگایا۔۔ کوئی تھا۔۔ جو سنجیدگی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

شاہ نے ہانی کے بازو کو پکڑے ہنستے ہوئے طنز سے اسے دیکھا۔۔ وہ سسکیاں لیتی اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ خدا کا واسطہ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟ مجھے جانے دو۔۔۔ وہ روتے ہوئے اسکی منتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔ پر اس سفاک انسان پر اسکی کسی فریاد کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اسے انسان کہنا بھی انسانیت کی بے عزتی تھی۔۔۔۔۔۔ اسکے اندر کوئی صفت ایسی نا تھی کہ اسے انسان کہا جاسکتا۔۔۔۔۔۔ وہ تو جانوروں سے بھی بدتر تھا۔۔۔ کہ اپنی انا کے پیچھے کسی کی زندگی کو برباد کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔ شاہ نے اسے بالوں سے پکڑا۔۔۔۔۔۔ ہانی کی درد کی شدت سے چیخ نکل گئی۔۔۔۔۔۔ وہ اسے لے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔ عادی۔۔۔۔۔۔ !!! شاہ نے اسے پکارا۔۔۔۔۔۔ عادی جو سنجیدگی سے سارا معاملہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اچانک گھبرا سا گیا۔۔۔۔۔۔ جی شاہو۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟ اسنے خود کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔ عادی یار کام کر تو اس بڑھے کو اٹھا اور اسکی گاڑی لے کر چل۔۔۔۔۔۔ میں اپنی بے بی کے ساتھ جا رہا ہوں اور ولید مولوی کا انتظام کر۔۔۔۔۔۔ آج ہم نیک کام کریں گے چلو کوئی نیکی تو ہمارے نامہ اعمال میں بھی ہو۔۔۔۔۔۔ اسنے بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔ ہانی کے سر پر جیسے بم پھٹا۔۔۔۔۔۔ اسکا دماغ جیسے شل ہو گیا۔۔۔۔۔۔ پر شاہ اسکی غلطی کیا ہے۔۔۔۔۔۔ اتنی بڑی سزا کیوں دے رہا ہے تو اسے۔۔۔۔۔۔؟؟؟ عادی کو ابھی تک سمجھ نہ آئی تھی۔۔۔۔۔۔ تجھے جو کہا ہے وہ کر زیادہ

Posted On Kitab Nagri

سوال نہیں کرنے کا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔؟؟ شاہ نے اسے سخت نظروں سے گھورا۔۔۔ اوکے اوکے۔۔۔ اسنے فوراً سر جھکا دیا۔۔۔ چلیں میری ""بیگم مستقبل""۔۔۔؟؟؟ اسنے بے غیرتی سے کہا۔۔۔ ہانی نے ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔ اسکی آنکھوں کے آگے بار بار اندھیرا چھار ہا تھا۔۔۔ اگلے ہی لمحے وہ اپنے ہوش کھو چکی تھی۔۔۔ شاہ نے اپنے دوستوں کو اشارہ کیا اور ہانی کو لمبے گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔۔۔ عادی کو اپنی ذمہ داری سنبھالنے کا اشارہ دیئے۔۔۔۔۔ اور عادی کو اپنی ذمہ داری اچھے سے پوری کرنی آتی تھی۔۔۔

جیسے ہی گاڑی نظروں سے اوجھل ہوئی۔۔۔ عادی نے ایک لمحے کی دیری کے بغیر فون نکالا اور اپنے مطلوبہ نمبر پر کال کی۔۔۔ کال فوراً ریسیدو کر لی گئی۔۔۔ ہیلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔



سرجی ڈی ایس پی آپ سے ملنے آئے ہیں۔۔۔ ملازم نے آکر حسن صاحب (ہانی کے والد) کو اطلاع دی۔۔۔۔۔
میں ابھی آیا۔۔۔ وہ خوشی سے بولے۔۔۔ اور اٹھ کر ڈرائنگ روم میں چلے گئے۔۔۔ السلام وعلیکم۔۔۔۔۔!
سیٹھ صاحب کیا حال ہے۔۔۔ حامد صاحب (ڈی ایس پی) خوش دلی سے اٹھ کر حسن صاحب سے ملے۔۔۔۔۔ وہ
بہت پرانے دوست تھے۔۔۔ جگری یار۔۔۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں تم آج کل کہاں ہوتے ہو۔۔۔ حسن
صاحب نے محبت سے انکا ہاتھ تھامے پوچھا۔۔۔ میں تو یہیں ہوتا ہوں۔۔۔ آپکے دل کے آس پاس۔۔۔۔۔ حامد

Posted On Kitab Nagri

صاحبِ شریر ہوئے۔۔۔ یار مجھے لگتا ہے تم نے ساری زندگی ایسی حرکتیں کرنی ہیں۔۔۔ شہیر کو بھی تم نے اپنے جیسا بنا دیا ہے۔۔۔۔ حسن صاحب نے انکی بات پر ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ وہ بھی ہنس پڑے۔۔۔ اچھا اور سناؤ ہانی بیٹی کب آرہی ہے۔۔۔۔؟؟ بس آنے والی ہے میں نے اللہ بخش کو بھیج دیا ہے۔۔۔ اچانک حامد صاحب کا فون بجنے لگا۔۔۔ انہوں نے کال ریسپونڈ کی۔۔۔ آگے سے جو خبر ملی۔۔۔ اس نے انکے ہوش اڑا دیئے۔۔۔۔۔۔



اسکی آنکھ کھلی۔۔۔ اسنے خود کو رسیوں میں جکڑا ہوا پایا۔۔۔ وہ اتنی مضبوطی سے بندھی ہوئی تھی کہ ہل بھی نا سکی۔۔۔ اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔ اللہ پاک پلیر میری مدد کریں۔۔۔ مجھے رسوا ہونے سے بچالیں۔۔۔ آنسو تھے کہ کنٹرول ہی نا ہوتے تھے۔۔۔

اب تمہیں خدا یاد آرہا ہے۔۔۔ جب اسکی نافرمانی کر کہ تم اس غیر مرد کے ساتھ گھومتی تھی۔۔۔ تب تمہیں خدا یاد نا تھا۔۔۔ ضمیر اسکے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

پر میں نے اس سے صرف محبت کی ہے۔۔۔ اسنے اپنا دفاع کیا۔۔۔ اسے محبت نہیں محبت کو نا پاک کرنا کہتے ہیں۔۔۔ جواب حاضر تھا۔۔۔ وہ لا جواب ہو گئی۔۔۔ اچانک دروازہ کھلا تھا۔۔۔ ہانی دل و جان سے لرز گئی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دروازہ کھلا۔۔۔ سامنے شاہ کا چہرہ واضح ہوا۔۔۔ ہانی کا رنگ سفید پر گیا تھا اسکے چہرے پر شیطانیت دیکھ کر۔۔۔ وہ مسکراتا ہوا ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے اسکے پاس آیا۔۔۔ نیند پوری ہو گئی میری ہنی کی۔۔۔؟؟ اسنے اسکے سامنے چیئر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ ہانی اپنے لٹے واہیات لفظ سن کر لب بھیج گئی۔۔۔ چلو اب کھانا کھالو۔۔۔ پھر مولوی صاحب بھی آنے والے ہیں۔۔۔ آخر ایسے جگہ پر کونسا مولوی آپسند کرے گا۔۔۔ اسے بھی تو تمھاری طرح لانا پڑے گا نا۔۔۔ وہ اسے آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔ کیا مطلب ایسے جگہ۔۔۔؟؟؟ ہانی کے منہ سے کپکپاتی ہوئے آواز نکلی۔۔۔ بے بی تم بھی ناپتا نہیں کب بڑی ہو گئی۔۔۔ وہ اسکے سر پر چپت لگاتے ہوئے مصنوعی لاڈ سے بولا۔۔۔ ہانی کا جی چاہا۔۔۔ وہ اس گھٹیا انسان کا منہ توڑ دے۔۔۔۔۔ بے بی یہاں پر تو میں اپنی بہت سی گرل فرینڈز کو لاتا ہوں میرا ڈاٹا بنا ہوا ہے یہاں۔۔۔ تم واحد لڑکی ہو جس سے میں نکاح کر رہا ہوں۔۔۔ باقی سب سے تو ایسے کام چل جاتا ہے۔۔۔ وہ ڈھٹائی کی تمام حدود پار کرتا ہوا اسے بتا رہا تھا۔۔۔ ہانی کا سانس اٹک گیا تھا۔۔۔ چلو اب کھانا کھاؤ۔۔۔ اسنے چیچ اسکی طرح بڑھایا۔۔۔ تمہیں اپنے ہاتھ سے کھلا رہا ہوں۔۔۔ پر ہانی نے نفرت سے چہرہ موڑ لیا۔۔۔۔۔ ہنی۔۔۔۔۔!!! شاہ کی آواز میں ابھی بھی نرمی تھی۔۔۔ پر ہانی ٹس سے مس نا ہوئی۔۔۔ لگتا ہے تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔ اچانک شاہ کی آواز میں سختی آگئی۔۔۔ ہانی نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ سمجھتی۔۔۔ شاہ نے اسے دونوں جبروں سے سختی سے پکڑ لیا۔۔۔ اور چاولوں سے بھرا چیچ اسکے منہ میں ٹھونس دیا۔۔۔ ہانی بے اختیار رونے لگی۔۔۔ اور پھر اسنے اس نوالے کو تھوک دیا۔۔۔ بس اتنا کافی تھا۔۔۔ شاہ نے زوردار تھپڑ اسکے منہ پر مارا۔۔۔ وہ کرسی سمیت اوندھے منہ جا گری۔۔۔ شاہ آرام سے اسکے پاس پنچوں کے بل

Posted On Kitab Nagri

بیٹھا۔۔۔ یہ نخرے اپنے اس تھرڈ کلاس بوائے فرینڈ کو دکھانا۔۔۔ اور اسکا منہ جھٹکتا اسے اسی حال میں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔ وہ پیچھے تکلیف کے مارے سسکتی رہ گئی۔۔۔۔



کیا ہوا حامد خیریت تو ہے۔۔۔۔۔؟؟ حسن صاحب پریشان ہو گئے۔۔۔۔۔ خیریت تو نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ بڑبڑائے۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے مجھ تو بتاؤ۔۔۔۔۔ انہوں نے نرمی سے حامد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ کیا تم میں حوصلہ ہو گا سننے کا۔۔۔۔۔؟؟ کیا مطلب۔۔۔۔۔؟؟ وہ آہستگی سے بولے۔۔۔۔۔ انکی چھٹی حس نے انہیں پہلے ہی خبردار کر دیا۔۔۔۔۔ حامد۔۔۔۔۔؟؟؟؟ حسن صاحب جب بولے تو انکی آواز بہت دھیمی تھی۔۔۔۔۔ ہانی کو اغوا کر لیا گیا ہے۔۔۔۔۔ انہوں نے حسن کے سر پر گویا دھماکہ کیا۔۔۔۔۔ انکا سر گھوم کر رہ گیا۔۔۔۔۔ حسن۔۔۔۔۔!! حسن۔۔۔۔۔ ہوش کرو۔۔۔۔۔ یہ وقت اپنی طبیعت بگاڑنے کا نہیں ہے۔۔۔۔۔ ہمیں سب پتا چل گیا ہے کہ اسے کس نے اغوا کیا۔۔۔۔۔ وہ محفوظ ہے۔۔۔۔۔ وہ انہیں بتاتے جا رہے تھے پر حسن صاحب کو کچھ نہیں سن رہا تھا۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر درد کنٹرول کرنے کی گویا کوشش کی۔۔۔۔۔ اگلے ہی لمحے وہ لہرا کر گرے تھے۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

وہ اسی حالت میں زمین پر پڑی سسک رہی تھی۔۔۔۔۔ بابا۔۔۔۔۔!!! اسنے اپنے خون بہتے ہونٹوں سے باپ کو پکارا۔۔۔ دل تھا کہ غم کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔ کوئی اسکے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ کوئی ہانی کو اتنا درد کیسے دے سکتا ہے۔۔۔ وہ روتے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔ میں تو اپنے بابا کی پر نسیس تھی۔۔۔ اب جب میں واپس جاؤں گی تو لوگ مجھ جسم فروش، گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی سمجھیں گے۔۔۔ کوئی میری کہاں سنے گا۔۔۔ سب مجھ پر تھوکیں گے۔۔۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اسکی سوچوں کو بریک لگی۔۔۔ کوئی اندر داخل ہوا۔۔۔ اور اسے سیدھا کیا۔۔۔ ہانی بے اختیار بڑے بڑے سانس بھرنے لگی۔۔۔ کیوں کہ اسکو اس حالت میں گرے ہوئے بہت ٹائم ہو گیا تھا۔۔۔ اور سانس لینے میں بھی مشکل ہو رہی تھی۔۔۔ اسنے سامنے دیکھا۔۔۔ عادی اسے سخت نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسنے ایک بیگ اسکی طرف بڑھایا۔۔۔ اور سامنے واشر ووم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جو فریش ہو کر یہ لباس پہنو۔۔۔ نکاح کی تیاری ہو چکی ہے۔۔۔ تم جلدی سے اسے پہن لو وہ اسکی رسیاں کھولتا ہوا بولا۔۔۔ جلدی کرو اب اسنے بیگ سے سوٹ کا پیکٹ نکل کر اسے بڑھایا۔۔۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یہ سوچ لو وہ تمہیں نکاح کے بغیر چھونے کی طاقت رکھتا ہے۔۔۔ اپنی عزت بچاؤ اور جلدی سے اسے پہن لو۔۔۔ وہ کہہ کر واپس پلٹ گیا۔۔۔ اسکے چہرے پر گہری سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔۔۔ ہانی نے ایک نظر جوڑے کو دیکھا۔۔۔ اور اسے پہننے کے لیا اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ اسے عادی کی بات پر عمل کرنا ہی تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

حسن صاحب (icu) میں تھے۔۔۔ انھیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔۔۔ آمنہ بیگم کی رورو کر حالت خراب تھی۔۔۔ شوہر کی یا حالت اور بیٹی کی عزت خراب ہوتی دیکھ کر وہ خود کو سنبھال نہیں پار ہی تھیں۔۔۔ ماہی انھیں چپ کرواتے کرواتے خود بھی رو پڑی۔۔۔ وہ کتنا صبر کرتی وہ خود اک نازک سی لڑکی تھی۔۔۔ جس کے دو پیارے اس حالت میں ہوں۔۔۔ وہ کہاں خود پر کنٹرول کر سکتا ہے۔۔۔ اس کھیل میں تو بڑے بڑے ہار جاتے ہیں۔۔۔ وہ تو ایک نازک سی لڑکی تھی۔۔۔ وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی۔۔۔ حامد صاحب نے انھیں سنبھالا ہوا تھا۔۔۔ ہر جگہ وہی بھاگ دوڑ کر رہے تھے۔۔۔ آخر دوستی کا حق جو نبھانا تھا۔۔۔۔۔



وہ جوڑا پہن کر تیار بیٹھی تھی۔۔۔ آنسوؤں پر تو کنٹرول نہ تھا۔۔۔ مگر اسے اپنی عزت بچانی تھی تو جو کچھ شاہ چاہتا تھا اسے کرنا تھا۔۔۔ ورنہ وہ اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتی۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔!! عادی پتا نہیں کب اندر آیا۔۔۔ اسکی آواز پر وہ چونکی۔۔۔ اسکا دل اچانک پھٹنے آ گیا تھا۔۔۔ اس نے عادی کے پاؤں پکڑ لئے۔۔۔ پلیز مجھ بچا لو۔۔۔ خدا کا واسطہ تمہیں۔۔۔ وہ روتے ہوئے اسکی منتیں کرنے لگی۔۔۔۔۔ عادی کو اس کی حالت پر افسوس ہوا۔۔۔ اسنے اسکے ہاتھ دور رکھے اور اسے آنے کا اشارہ کیا۔۔۔ ہانی نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔۔ آخری امید کا دیا بھی بجھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

ہیلو۔۔۔۔۔!! عادی نے وہاں سے کال ریسیو ہوتے ہی جلدی سے کہا۔۔۔۔۔ہاں کہو عادی کوئی خاص خبر
۔۔۔۔۔؟؟ شہیر نے مصروف لہجے میں کہا۔۔۔۔۔سر آج ہی تو خاص خبر ہے۔۔۔۔۔عادی پر جوش سا بولا۔۔۔۔۔
کیا مطلب۔۔۔۔۔؟؟ وہ بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔سر شاہ ایک لڑکی کو اغوا کر کے جا رہا تھا۔۔۔۔۔اور اس جگہ پر
جسکی ہمیں تلاش تھی۔۔۔۔۔عادی اسے تفصیل بتانے لگا۔۔۔۔۔شہیر کے چہرے پر جوش بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔وہ
اسکی بات سننے کے ساتھ ساتھ جلدی جلدی باقی آرڈرز بھی جاری کر رہا تھا۔۔۔۔۔اس نے ایک لمحے کی دیری کے
بغیر ڈی ایس پی صاحب کو کال کر کے سمجھایا۔۔۔۔۔اور روانہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔



Kitab Nagri

ہینڈ زاپ۔۔۔۔۔!!! شہیر نے گرج دار آواز میں کہا۔۔۔۔۔شاہ کارنگ فق ہو گیا۔۔۔۔۔آج وہ پکڑا جا چکا
تھا۔۔۔۔۔اس نے ایک نظر ہانی کو دیکھا۔۔۔۔۔جو خوشی کے آنسو لئے شہیر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔اس کے ذہن میں
ایک لمحے میں شیطانی خیال آیا۔۔۔۔۔اس نے تیزی سے ہانی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔۔تاکہ اسکے ذریعے شہیر کو
بلیک میل کر سکے۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ ایسا کرتا۔۔۔۔۔اسکا ہاتھ بیچ میں سے کسی نے پکڑا اور اسے دھکا دیا۔۔۔۔۔وہ
اوندھے منہ نیچے جا گرا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہانی کو اسنے گرایا تھا۔۔۔ اب خود اسی حال میں پڑا تھا۔۔۔ عادی نے تیزی سے ہانی کو بازو سے پکڑ کر شہیر کی طرف دھکیلا۔۔۔ وہ سیدھا اسکے سامنے آ پڑی۔۔۔ شیر نے اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا۔۔۔ میرے پیچھے ہو جاؤ۔۔۔ اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔ ہانی تیزی سے اسکے پیچھے چھپ گئی۔۔۔ دیکھو مسٹر ار مغان شاہ۔۔۔!! ہارنا تو تمہیں ہے۔۔۔ تو اس سے بہتر نہیں کہ تم اپنے آپ کو میرے حوالے کر دو۔۔۔ ورنہ نتائج کے ذمہ دار خود ہو گے۔۔۔ وہ لا پرواہی سے بولا۔۔۔ شاہ کی آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں۔۔۔ وہ حیرانی سے عادی کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اس سے کیسے دھوکہ کھا گیا۔۔۔ پر جب اسکے دوستوں نے سر جھکا دیا۔۔۔ تو وہ بھی مجبور ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ لے چلوا نہیں۔۔۔ "عزت اور احترام سے۔۔۔۔۔" شہیر نے دلکش مسکراہٹ لئے شاہ کو دیکھا۔۔۔ باقی کا نسیبل دانت نکالنے لگے۔۔۔ تم بھی چلو۔۔۔ شیر نے ہانی کو اشارہ کیا۔۔۔ وہ سر جھکائے اسکے پیچھے چل پڑی تھی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دیکھو عادی ریہان سے جانا۔۔۔ کوئی گڑ بڑ نا ہو۔۔۔ شہیر نے تمام مجرموں کو اپنی نگرانی میں گاڑی میں بٹھایا اور اب عادی کو ضروری ہدایت دے رہا تھا۔۔۔ جی سر۔۔۔ انشاء اللہ کوئی گڑ بڑ نہیں ہوگی۔۔۔ گڈ مجھے تم پر فخر ہے تم نے اپنا مشن کامیابی سے پورا کیا۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے اسکا کندھا تھپکا۔۔۔ اور اپنی گاڑی کی طرف آیا۔۔۔ جہاں ہانی دلہن کا جوڑا پہنے رونے کا شغل کر رہی تھی۔۔۔ اسے اس پر ترس آیا۔۔۔ اور بے اختیار کسی کی یاد نے فوراً دستک دی تھی۔۔۔ مگر اسنے اسے جھٹک دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لمحے اسکا فون بجنے لگا۔۔۔ بابا کی کال تھی۔۔۔ شہیر مجھ تم پر فخر ہے تم نے آج اپنا کام پورا کر دیا۔۔۔ انہوں نے کال ریسیو ہوتے ہی خوشی اور محبت کے ملے جلے جذبات لئے کہا۔۔۔ بابا یہ سب آپ کی دعاؤں کا اثر ہے بابا۔۔۔ وہ عاجزی سے بولا۔۔۔ بیٹا ہانی کے بابا کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔۔۔ ہانی کو تم ہسپتال ہی لانا۔۔۔ اوہ۔۔۔۔۔ اس نے بے اختیار ہانی کی طرف دیکھا۔۔۔ ان سے بات کر کہ وہ فون ہاتھ میں پکڑے گاڑی کی طرف آیا۔۔۔ کال کاٹے بنا جلدی سے۔۔۔ اور پچھلی سیٹ سے چادر اٹھا کر اسکی طرف پھینکی۔۔۔ اور فرنٹ پر بیٹھتے ہی شرارت سے بولا۔۔۔۔۔

تم میرے ساتھ فرنٹ پر بیٹھ رہی ہو۔۔۔۔۔ لوگ سمجھیں گے میں دو لہن بھاگ کر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ مجھے بخش دو۔۔۔۔۔ شہیر نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ ہانی غصے سے دروازہ کھولنے لگی۔۔۔۔۔ مگر وہ کھل نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔ شہیر ہنسی قابو کئے بیٹھا ہانی کی بے وقوفی دیکھ رہا تھا جو لاک دروازے کو کھول رہی تھی۔۔۔۔۔

حامد صاحب جو کال کاٹنے ہی لگے تھے۔۔۔ شہیر کی بات سن کر سوچ میں پڑ گئے۔۔۔ کمال ہے مجھے یہ خیال کیوں نہیں آیا۔۔۔۔۔ ہمممم۔۔۔۔۔ سوچنا پڑے گا۔۔۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے سوچا اور کال کاٹ دی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

ہانی نے ایک بار پھر سے زور لگایا۔۔۔ دروازہ تھا کہ کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔ کھولیں اسے۔۔۔۔۔!! وہ غصے سے چیخی۔۔۔۔۔ شہیر نے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔۔۔۔۔ میں تو نہیں کھول رہا۔۔۔۔۔ ہانی نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ اور منہ سائیڈ پے کر کہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ سوری پر میں نے مذاق کیا تھا۔۔۔۔۔ آپ کی میں ریسپیکٹ کرتا ہوں۔۔۔۔۔ آپ میری بات کا غلط مطلب ہر گز مت لینا۔۔۔۔۔ شہیر نے فوراً

Posted On Kitab Nagri

اپنی صفائی پیش کی۔۔۔ ہانی خاموش ہو گئی۔۔۔ مگر دل میں ذرا سا احساس ہوا۔۔۔ کہ جو شخص اتنی بڑی مصیبت سے اسے بچا کر لایا اس کا شکریہ تو کرنا چاہئے تھا نا۔۔۔۔۔

تھینکس بھائی۔۔۔ آپ نے میری بہت ہیلپ کی۔۔۔ مجھے بچا لیا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہانی اچانک سے بولی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں خوشی اور تشکر کے آنسو تھے۔۔۔ بھائی۔۔۔؟ شہیر کو ذرا سا جھٹکا تو لگا۔۔۔ کوئی بات نہیں سسٹر۔۔۔ یہ میرا فرض تھا۔۔۔ اور وہ شخص صرف اپکا نہیں میری بہن کا بھی مجرم ہے۔۔۔ شہیر نے ہانی کو بتایا۔۔۔ ہانی نے حیرانی سے شہیر کو دیکھا تھا۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔؟؟ وہ حیران ہوئی۔۔۔ شہیر نے گہری سانس بھری۔۔۔



شاہ پلیر تم مجھ سے شادی کر لو اب تو میں نے تمہاری بات مان لی۔۔۔ اور مجھے کہتے ہوئے مہینہ ہونے والا ہے۔۔۔ پر تم سن ہی نہیں رہے۔۔۔ زارا روتے ہوئے شاہ کی منتیں کر رہی تھی۔۔۔ پاگل ہو گئی ہو میں تم جیسی غلیظ لڑکی سے شادی کروں گا۔۔۔ جس نے صرف میری بات ماننے کے لئے اپنی ہر حد کو پار کر لیا۔۔۔ اوہ جاؤ۔۔۔ تم جیسی لڑکیاں پتا نہیں کتنوں کو پاگل بناتی ہیں۔۔۔ آج وہ اپنی اصلیت دکھانے پر اتر آیا۔۔۔ زارا اسے حیرانی سے دیکھنے لگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی ملاقات شاہ سے شاپنگ مال میں ہوئی تھی۔۔۔ وہاں سے تعلقات بڑھے۔۔۔ اور پھر شاہ کے کہنے پر وہ مجبور ہو گئی۔۔۔ اور محبت کے نام پر غلط قدم اٹھالیا۔۔۔

دفع ہو جاؤ۔۔۔ شاہ دھاڑا۔۔۔ اس نے ایک نظر شاہ کو دیکھا۔۔۔ اسکی نظروں میں کیا کچھ نہیں تھا۔۔۔
 محبت کے ٹوٹنے کا درد۔۔۔ افیت تکلیف۔۔۔ درد دل۔۔۔ وہ خاموشی سے ایک فیصلہ کئے وہاں سے
 پلٹ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد گھر سے اسکی لاش اٹھنے کے بعد ایک لیٹر بھی ملا۔۔۔ جس میں اسنے اسنے شہیر کو پکار کر ساری حقیقت بتادی تھی۔۔۔ وہ کچھ نہیں کر سکا اپنی بہن کے لئے۔۔۔ کیوں کہ اسکی بہن جرم میں برابر کی شریک تھی۔۔۔۔۔۔۔۔



Kitab Nagri اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

شہیر نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔۔۔ ہانی کا دل لرز رہا تھا۔۔۔ وہ کچھ بول ہی ناسکی۔۔۔ "تسلی کے
دوبول۔۔۔ غم کا اظہار۔۔۔ کچھ بھی نا۔۔۔" جسکی اس شخص کو بے حد ضرورت تھی۔۔۔



گاڑی ہسپتال کے آگے آکر رکی۔۔۔ ہانی نے حیرانی سے اس جگہ کو دیکھا۔۔۔ شہیر بھائی یہ ہم کہاں آ
گئے۔۔۔ پلیز جلدی کریں۔۔۔ مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔۔ ہانی نے رونی صورت بنائے شہیر سے کہا۔۔۔
شہیر نے گہری سانس بھری۔۔۔ ہمیں ادھر ہی آنا تھا ہانی۔۔۔ اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔ ہانی نے وحشت
زدہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ وہ ہولے ہولے سے لرز رہی تھی۔۔۔ ہانی ریلیکس۔۔۔ شہیر نے اسے
پر سکون کرنا چاہا۔۔۔ ہسپتال کیوں۔۔۔؟ وہ بس اتنا ہی بول سکی۔۔۔ حسن انکل کو ہارٹ اٹیک ہوا
ہے۔۔۔ شہیر نے ایک لمحے میں بتا دیا۔۔۔ ہانی نے اسے دیکھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے وہ دروازہ کھول باہر کی

Posted On Kitab Nagri

طرف بھاگی تھی۔۔۔۔۔ ہانی رو کو۔۔۔۔۔ شہیر بوکھلا گیا۔۔۔۔۔ پر وہ بغیر سنے روتی ہوئی ہسپتال کی طرف بھاگتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ ہانی۔۔۔۔۔! شہیر نے تیزی سے بھاگتے ہوئے اسے جالیا۔۔۔۔۔ لوگ تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ یہ تم کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔ کیوں اپنا تماشا بنا رہی ہو۔۔۔۔۔ لوگوں کی نظریں خود پر دیکھو۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا۔۔۔۔۔ ہانی بس سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے انکل کی یہ حالت کیوں ہوئی۔۔۔۔۔ صرف تمہاری عزت کے خراب ہونے کے خیال سے۔۔۔۔۔ اور تم ہو کہ خود اس کام میں پیش پیش ہو۔۔۔۔۔ انکل اب کافی بہتر ہیں۔۔۔۔۔ میری بابا سے بات ہوئے ہے۔۔۔۔۔ وہ بس تمہیں یاد کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ تمہیں سلامت دیکھ کر وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ جب تم انکے سامنے جو تو مضبوط بننا۔۔۔۔۔ تاکہ وہ تمہیں ٹھیک دیکھ کر پر سکون ہو جائیں۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے نا؟؟؟ اسنے پوچھا۔۔۔۔۔ ہانی نے ہاتھ آنسو صاف کرتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔ گڈ۔۔۔۔۔ چلو اب۔۔۔۔۔ وہ اسے لئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔ دور سے یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے حامد صاحب مسکرائے۔۔۔۔۔ واقعی ہی غلط نہیں سوچا تھا میں نے۔۔۔۔۔ انہوں نے خود سے کہا۔۔۔۔۔ اور میڈیسنز کا شاپر اٹھائے آگے بڑھ گئے۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

ہانی پچھلے آدھے گھنٹے سے بابا سے لپٹی روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔ بابا اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں مر جاتی۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے ایک ہی بات کی گردان کئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔ حسن صاحب کو ہانی کے آنے سے پہلے ہوش آچکا تھا۔۔۔۔۔ اور حالت کافی حد تک بہتر تھی۔۔۔۔۔ نہیں بیٹا جانی اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں مر جاتا۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اسکے سر پر رکھے با مشکل کہا۔۔۔۔۔ بیٹی کا چار سے پانچ گھنٹے گھر سے باہر ایک غیر مرد کے رحم و کرم پر رہنا ہر باپ کی برداشت میں نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ ہانی بیٹا چلو آپ گھر چلو اور جا کر کپڑے چینج کرو۔۔۔۔۔ ممانے آکر اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔۔۔ جی ماما۔۔۔۔۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔ مابین تم بھی ہانی کے ساتھ گھر

Posted On Kitab Nagri

جاؤ۔۔۔ شہیر تمہیں ڈراپ کر دے گا۔۔۔ حامد صاحب نے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ خاموشی سے باہر نکل گیا۔۔۔ چلو ہانی۔۔۔ ماہین نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ دونوں شہیر کے پیچھے چلی گئیں۔۔۔ حامد صاحب کی پر سوچ نظروں نے انکا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔۔



حسن اتنے خاموش کیوں ہو۔۔۔۔۔؟؟ حامد صاحب نے انکا ہاتھ تھامتے ہوئے محبت سے پوچھا۔۔۔ مجھ بٹھا دو۔۔۔ وہ فقط اتنا ہی کہ سکے۔۔۔ انہوں نے انکی بیٹھنے میں مدد کی۔۔۔ حسن۔۔۔؟؟ حامد صاحب نے انھیں پھر سے پکارا۔۔۔ وہ ایک دم ان سے لپٹ کر رونے لگے۔۔۔ حامد سب کو پتا چل گیا ہے کہ ہانی اغوا ہوئی ہے۔۔۔ اب کون میری بچی کو لے گا۔۔۔ دنیا بہت ظالم ہے۔۔۔ میری بیٹی کے نصیب پتا نہیں کیوں خراب تھے۔۔۔ جو اتنی بڑی بدنامی اسکا مقدّر ٹھہری۔۔۔ وہ ناچاھتے ہوئے بھی شکوہ کر بیٹھے۔۔۔ اوں ہوں۔۔۔ حامد صاحب نے انھیں ناراضگی سے دیکھا۔۔۔ اللہ پاک سے شکوہ نہیں کرتے۔۔۔ اور ہاں ہانی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ تمہارا دوست ابھی زندہ ہے۔۔۔۔۔

حسن میں ہانی کے لئے اپنے شہیر کا رشتہ دینا چاہتا ہوں۔۔۔ ماشا اللہ تم اسکی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف ہو۔۔۔ ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے۔۔۔ تم سوچ لو۔۔۔ مجھے تمہارے جواب کا انتظار رہے گا۔۔۔ میں کچھ کے لئے ہانی کے پاس جا رہا ہوں۔۔۔ اچھا بھابی۔۔۔ میں تھوڑی میں آ جاؤں گا۔۔۔ وہ انھیں کنگ چھوڑ کر چلے

Posted On Kitab Nagri

گئے۔۔۔ شہیر جیسا وجہ ہونہار لڑکا انھیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل سکتا تھا۔۔۔ اور اب ملا تھا تو وہ بھی ان حالات میں۔۔۔!!! ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو ٹپک پڑے۔۔۔ آپ کیا جواب دیں گے۔۔۔؟؟ آمنہ بیگم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ تم کیا چاہتی ہو۔۔۔؟ انہوں نے بیوی کی رائے پوچھی۔۔۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ تو اپکا کہا کون ٹالے گا۔۔۔ وہ شریر ہوئے۔۔۔ مطلب کوئی اعتراض نہیں نا۔۔۔؟ انہوں نے کنفرم کرنا چاہا۔۔۔ کوئی نہیں۔۔۔ وہ جیسے جی اٹھے تھے۔۔۔ بیماری جیسے غائب تھی۔۔۔ کیوں کہ ایک باپ کے لئے بیٹی کی خوشی سے بڑھ کر کچھ نا تھا۔۔۔ پر شاید انھیں نہیں پتا تھا۔۔۔ انکی بیٹی کیا گل کھلائے بیٹھی تھی۔۔۔



ہانی بیٹا ساری تیاریاں ہو گئیں۔۔۔؟؟؟ آمنہ بیگم نے سلا د کاٹتے ہوئے ہانی سے پوچھا۔۔۔ جی ماما۔۔۔ اس نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔۔۔ جسے انہوں نے کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے محسوس نا کیا۔۔۔ آج حسن صاحب کو ڈسچارج ہونا تھا۔۔۔ انکے آنے کی خوشی میں گھر میں زور و شور سے تیاریاں چل رہیں تھیں۔۔۔ اوکے تم جاو اب آرام کرو۔۔۔ انہوں نے فروٹس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ خاموشی سے سر ہلا کر چلی گئی۔۔۔ کمرے میں آکر وہ اوندھے منہ بیڈ پر گر گئی۔۔۔ اسکا زور زور سے رونے کو جی چاہ رہا تھا۔۔۔ حادثے کے وقت اسکا فون کہیں گم ہو گیا تھا۔۔۔ اور سارے نمبر زاسی میں تھے۔۔۔ سب سے مراد تو اس وقت

Posted On Kitab Nagri

آیاں تھا۔۔۔ اور اسے زبانی نمبر کسی کا نہیں آتا تھا۔۔۔ اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ حالات ایسے ہو جائیں گے۔۔۔ آیاں پلیز کچھ کرو میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔ وہ روتی ہوئی تکیے میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔۔

✽ ----- ✽

ہانی تم آخر میری کالز کیوں اٹینڈ نہیں کر رہی۔۔۔ آیاں پچھلے دو دنوں سے اسے دن رات مسیجز اور کالز کر رہا تھا۔۔۔ ہانی۔۔۔۔۔ !! اس نے اضطراب سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔۔۔ دو دن اسکے جس حال میں گزرے وہی جانتا تھا۔۔۔۔۔

اچانک فون بجنے لگا۔۔۔ اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا۔۔۔ اسکی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔۔۔۔۔ مگر سامنے چمکتا نام دیکھ کر اسکا رنگ پھیکا پڑ گیا۔۔۔ "کیا ہے"۔۔۔؟ اسنے کال ریسپو کرتے ہی بے زاری سے کہا۔۔۔۔۔ اسکے دوست کی کال تھی۔۔۔۔۔ یار آیاں تجھے خبر ملی ہے اپنی گرل فرینڈ کے بارے

میں۔۔۔۔۔؟؟؟ ادھر سے اسکا دوست تقریباً چیختے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ کک۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہانی۔۔۔۔۔؟ وہ بامشکل ہی بول پایا تھا۔۔۔۔۔ دماغ میں کی اندیشوں اور وسوسوں نے ڈیرہ ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔ یار اسے وہ کمینہ شاہ اغوا کر کے لے گیا تھا۔۔۔۔۔ اس نے آیاں کے سر پر گویا بم پھاڑا تھا۔۔۔۔۔ اور اسے انسپکٹر شہیر بچا کر لایا۔۔۔۔۔

یار بندہ ہے یا کوئی ہیرو۔۔۔۔۔ کمال ہے۔۔۔۔۔ اتنا کمال کا مرد میں نے کہیں نہیں دیکھا۔۔۔۔۔ میں تو اس سے برا امپریس ہوں۔۔۔۔۔ وہ آیاں کی حالت سے بے خبر نان سٹاپ شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ پر آیاں کو کونسا کچھ سنائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔ اسکا ذہن کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔ پر کیا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

✽ ----- ✽

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم ----!!! کی آواز پر سب نے چونک کر سر اٹھایا۔۔۔ وہ سب اس وقت لان میں بیٹھے شام کی شائے پی رہے تھے۔۔۔ وعلیکم السلام ----!! ارے اؤ حامد ---- حسن صاحب فوراً ان سے بغل گیر ہوئے۔۔۔ ہانی اور ماہی انھیں سلام کر کے اندر چلی گئیں۔۔۔ بھی آج میں بات پکی کرنے آیا ہوں۔۔۔ وہ بیٹھتے ہی بولے۔۔۔ پر ----!! حسن صاحب ہچکچائے۔۔۔ ہمیں ہانی سے پوچھنا ہے ابھی۔۔۔ ہاں تو پوچھ لو میں نے کب روکا۔۔۔ بھابی آپ جائیں اس سے پوچھ لیں۔۔۔ میں یہاں ذرا چائے شائے پی لیتا ہوں اپنے یار کے ساتھ۔۔۔ وہ آرام سے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے بولے۔۔۔ آمنہ بیگم نے ایک نظر حسن صاحب کو دیکھا۔۔۔ اور پھر ان کے سر ہلانے پر اٹھ کر اندر چلی گئیں۔۔۔ شہیر راضی ہے۔۔۔؟؟ حسن صاحب نے گہری نظروں سے انھیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ تو راضی ہے۔۔۔ وہ جلدی سے بولے۔۔۔ حسن صاحب نے اطمینان سے سر ہلایا۔۔۔ جب کہ حامد صاحب کسی سوچ میں گم ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

✽ ----- Kitab Nagri ----- ✽

شہیر بیٹا میں آپ سے ایک خواہش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ کیا پوری کرو گے۔۔۔؟؟ وہ رات کے وقت اپنے کمرے میں سارم سے بات کر رہا تھا۔۔۔ جمبی حامد صاحب دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوئے۔۔۔ اور اپنی بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔۔۔ بابا کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔ آپ پر تو میری جان بھی قربان۔۔۔ وہ ان کے ہاتھ عقیدت سے چومتا ہوا بولا۔۔۔ کیا چاہتے ہیں آپ بابا جانی۔۔۔؟ اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ ""ہانی اور تمھاری شادی"" انہوں نے ایک ہی لمحے میں اس کے سر پر بم پھاڑا۔۔۔ اس کی مسکراہٹ کب سمٹی

Posted On Kitab Nagri

اسے پتا ہی نا چلا۔۔۔۔۔ وہ یک ٹک انھیں دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔ بیٹا۔۔۔۔۔؟؟ کہاں کھو گئے۔۔۔۔۔؟؟ انہوں نے اسے ہلایا۔۔۔۔۔ پر بابا۔۔۔۔۔؟؟ وہ تذبذب سے بولا۔۔۔۔۔ جی بابا کی جان۔۔۔۔۔؟ وہ اتنا ہی پیار سے بولے۔۔۔۔۔ بابا پر وہ تو اغوا شدہ۔۔۔۔۔ بابا۔۔۔۔۔ اس۔۔۔۔۔!! وہ اسکی بات کاٹ کر ایک دم دھاڑے۔۔۔۔۔

تمہیں شرم آنی چاہئے۔۔۔۔۔ میں نے تمہاری یہی تربیت کی ہے۔۔۔۔۔ ایک بار اس پر یہ بات کرتے ہوئے تمہیں اپنی بہن کا خیال نہیں آیا کہ اسنے کیا گل کھلائے۔۔۔۔۔ انہوں نے شہیر کی کھتی رگ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔ وہ تکلیف کی شدت سے بلبلا اٹھا تھا۔۔۔۔۔ وہ آج بھی اپنی مری ہوئی بیٹی سے اتنی ہی نفرت کرتے تھے۔۔۔۔۔ جس نے پیار و محبت کے نام پر باپ کی عزت کو داغ دار کرنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔۔۔۔۔ اگر جواب ہاں میں دینا ہوا تو آجانا میرے پاس۔۔۔۔۔ ورنہ اپنی شکل مت دکھانا۔۔۔۔۔ اور وہ اٹھ کر چلے گئے۔۔۔۔۔ وہ انجانے میں شہیر کے دل میں ہانی کا لئے ضد ڈال گئے۔۔۔۔۔ کیوں کہ شہیر کے دل میں یہی خیال تھا۔۔۔۔۔ کہ بابا نے آج زندگی میں پہلی بار ہانی کی وجہ سے اس سے اونچی آواز میں بات کی تھی۔۔۔۔۔ وہ خاموشی سے اٹھا۔۔۔۔۔ اور شکستہ خور قدموں سے اٹھ کر بابا کے پاس ہاں کہنے چلا گیا۔۔۔۔۔ انکی خوشی سے بڑھ کر اسکے لئے کچھ نا تھا۔۔۔۔۔

آمنہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔۔۔ ماہی اور ہانی دونوں مووی دیکھنے میں مصروف تھیں۔۔۔۔۔ ان کے آنے پر وہ سیدھی ہو گئیں۔۔۔۔۔ ارے ماما آئیں بیٹھیں۔۔۔۔۔ ہانی نے اپنے ساتھ انکی جگہ بنائی۔۔۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئیں

Posted On Kitab Nagri

اس کے ساتھ آ بیٹھیں۔۔۔ مجھے پہلے لگا تھا کہ میری بیٹی بہت بد قسمت ہے۔۔۔ جو اتنی سی عمر میں اتنے بارے عذاب سے دوچار ہوئی۔۔۔ انہوں نے ہانی کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا۔۔۔ انکی بات پر ہانی کا رنگ پھیکا پر گیا۔۔۔ مگر اب مجھے لگتا ہے کہ میری بیٹی سے بڑا خوش قسمت کوئی اور ہے ہی نہیں۔۔۔ انہوں سے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ نا سچھی سے انھیں دیکھنے لگی۔۔۔ "بیٹا تمہارے لئے شہیرا کا رشتہ آیا ہے۔۔۔ تمہارے بابا راضی ہیں۔۔۔ میں بھی راضی ہوں۔۔۔ بس تمہاری رائے جاننا تھی۔۔۔ ویسے تو ہمیں پتا ہے تم انکار نہیں کرو گی۔۔۔ پر تمہارے بابا چاہتے ہیں۔۔۔ کہ ایک بار تم سے پوچھ لیا جائے۔۔۔ انہوں نے بندوق اسکے کندھوں پر رکھ کر چلائی۔۔۔ ہانی کا سانس رک گیا۔۔۔ یہ وہ کیا کہ رہی تھیں۔۔۔ وہ بس انھیں سانس روکے تھے جارہی تھی۔۔۔ ہانی۔۔۔ !!! ممانے اسے ہلایا۔۔۔ جی جی ماما۔۔۔ وہ جیسے خواب سے بیدار ہوئی۔۔۔ اذیت ناک خواب۔۔۔ !!! بیٹا مجھ جواب دو۔۔۔ ماما۔۔۔ اس نے تھوک نگلا۔۔۔ جی ماما کی جان۔۔۔؟؟ ماما میں یہ شادی نہیں کر سکتی۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہ کر نظریں جھکا گئی۔۔۔ نظریں تھی کہ اٹھنے کو تیار ہی نہیں تھیں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور اسکی وجہ۔۔۔؟؟؟؟ یہی سوال تھا جسکا ڈرہانی کو تھا۔۔۔ انکی آواز میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔۔۔ جسے ہانی نے اچھے سے محسوس کیا۔۔۔ "یہ تو صرف پوچھتے وقت اتنی سختی ہے۔۔۔ اگر ماما کو آیاں اور میرا پتا چل گیا۔۔۔ تو وہ کیا کریں گی۔۔۔ اور بابا۔۔۔؟؟ وہ تو میرا کبھی اعتبار نہیں کریں گے۔۔۔ مجھ سے کہیں نفرت ہی نا کرنے لگ جائیں۔۔۔ وہ مضطرب سی لب کچلے سوچے گئی۔۔۔ ہانی۔۔۔!! ماما

Posted On Kitab Nagri

نے اسے پکارا۔۔۔ اب کی بار انکی آواز میں ایک بے بس ماں کی سی بے بسی تھی۔۔۔ کیا کوئی ہے۔۔۔؟؟
نہیں ماما۔۔۔! وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔ آمنہ بیگم نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔ بیٹا۔۔۔ انہوں نے
اسکے پیر پکڑ لئے۔۔۔ ہانی نے تڑپ کر انکے ہاتھ ہٹانے چاہے۔۔۔ ماہی تو خاموش تماشائی بنی بیٹھی تھی۔۔۔
کیوں کہ ماما کی تربیت تھی جب دو بڑے بول رہے ہوں۔۔۔ تو بیچ میں نہیں بولتے۔۔۔ بیٹا تمہارے بابا کی حالت
تمہارے سامنے ہے۔۔۔ اور تم مت بھولو۔۔۔ کہ تم پہلے والی ہانی نہیں رہی۔۔۔ جس پر اسکا باپ فخر کرتا
تھا۔۔۔ تم پر اغوا شدہ ہونے کا دھبہ لگ چکا ہے۔۔۔ اگر تم نے انکار کیا تو انکی حالت کہیں بگڑنا جائے۔۔۔ اور
اگر انھیں کچھ ہوا تو تم اسکی ذمہ دار ہو گی۔۔۔ کیا تم اپنے بابا کے ساتھ ایسا کر سکتی ہو۔۔۔؟؟ ہانی نے بے اختیار
نفی میں سر ہلایا۔۔۔ تو بتاؤ پھر تمہارا جواب کیا ہے۔۔۔ ہانی نے ایک نظر انھیں دیکھا۔۔۔ اسکی نگاہوں میں
بہت کچھ تھا۔۔۔ بے بسی۔۔۔ خواب ٹوٹنے کا درد۔۔۔ دل ٹوٹنے کا درد۔۔۔ درد دل۔۔۔!!! اور
پھر اسنے اقرار میں سر ہلاتے ہوئے خاموشی سے سر جھکا دیا۔۔۔ اسکا انداز ایک ہارے ہوئے انسان کی طرح
تھا۔۔۔ بہت بری شکست۔۔۔ مگر کبھی کبھار انسان کو اسکی ہار بھی جیتنا دیتی ہے۔۔۔ آمنہ بیگم اسے پیار کرتی
ہوئی باہر چلی گئیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

انہوں نے آتے ہی حسن اور حامد صاحب کو مثبت جواب دیا۔۔۔ چلو پھر میں شہیر کو بلالوں اسے میں باہر گاڑی
میں بیٹھا کر آیا تھا۔۔۔ انہوں نے شہیر کو کال کرتے ہوئے بارے مطمئن انداز سے بتایا۔۔۔ حسن اور آمنہ
بیگم کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو آ گئیں۔۔۔ حامد۔۔۔؟؟ تم نے اتنی دیر سے بچے کو گاڑی میں بیٹھا کر

Posted On Kitab Nagri

رکھا۔۔۔؟؟ حسن صاحب نے ناراضگی سے پوچھا۔۔۔ کوئی نہیں۔۔۔ اتنی بھی دیر نہیں ہوئی۔۔۔ انہوں نے لاپرواہی سے کہا تھا۔۔۔۔

شہیر نے ہانی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔ جسے اسنے آنسو پیتے ہوئے اپنا ہاتھ تھما دیا۔۔ شہیر نے انگھوٹھی اسکے ہاتھ میں ڈالی۔۔ اسکی شکل سے ایسے لگ رہا تھا جیسے اس نے کوئی بڑا محاذ پار کر لیا ہو۔۔۔۔۔ سب خوشی سے انھیں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

حسن صاحب نے انگوٹھی ہانی کے سامنے کی۔۔۔ جسے اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے تھاما۔۔۔ اور شہیر کے ہاتھ میں ڈال دی۔۔۔ حامد صاحب حسن کے گلے لگ گئے۔۔۔ آمنہ بیگم اپنے خوشی کے آنسو صاف کر رہی تھیں۔۔۔ ماہی ان دونوں سے چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی۔۔۔ سب خوش تھے سوائے دولہاد لہن کے جو سب سے لا تعلق بیٹھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حامد صاحب اٹھے۔۔۔ اور ہانی کا منہ میٹھا کر وایا۔۔۔ اور سر پر ہاتھ رکھ کر ڈھیروں دعائیں دیں۔۔۔ اس کے بعد وہ شہیر کی طرف بڑھے۔۔۔ اور اسے گلے سے لگا لیا۔۔۔ اس کا ہاتھ چومتے ہوئے انہوں نے اسے گھورا۔۔۔ گویا

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ یاد دلایا۔۔۔۔۔ اوہ۔۔۔۔۔!! اسے یاد آگیا۔۔۔۔۔ ہانی۔۔۔۔۔!! اسنے اپنے ساتھ بیٹھی
ہانی کو دھیرے سے بلایا۔۔۔۔۔ ہانی کا حلق کڑوا ہو گیا۔۔۔۔۔ یہ تمہارا گت میری طرف سے۔۔۔۔۔ اسنے خوبصورت
پیکنگ والا گت اسکی طرف جان چھڑانے والے انداز سے بڑھایا۔۔۔۔۔ جسے ہانی نے بھی یوں پکڑا جیسے اس پر
احسان عظیم کر دیا ہو۔۔۔۔۔ اور پھر ماما کے گھورنے پر وہ پتلی سی آواز میں بولی۔۔۔۔۔ "تھینک یو۔۔۔۔۔!! شہیر
نے پوری آنکھیں کھول کہ اسے دیکھا۔۔۔۔۔ یہ آواز اس نے ہانی کی پہلے نہیں سن رکھی تھی۔۔۔۔۔ ماہی بھی ہنسی
دباتی وہاں سے کھسک گئی تھی۔۔۔۔۔

جناب آپ سے ملنے باہر کوئی صاحب آئے ہیں۔۔۔۔۔ اپنا نام نہیں بتا رہے۔۔۔۔۔ کیا انھیں اندر لے
آؤں۔۔۔۔۔؟؟ ملازم نے سر جھکائے حسن صاحب سے پوچھا۔۔۔۔۔ مجھ سے ملنے۔۔۔۔۔؟؟ حسن صاحب
حیران ہوئے۔۔۔۔۔ اچھا انھیں لے آؤ یہیں پر۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جی جیسا آپ کہیں۔۔۔۔۔ وہ واپس پلٹ گیا۔۔۔۔۔
تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اسکے ساتھ کھڑی شخصیت کو دیکھ کر کمرے میں بیٹھے سارے نفوس چونک
گئے۔۔۔۔۔ سامنے کامران شاہ سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم-----؟؟ حسن صاحب اشتعال کے مارے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔ نکل جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ میری بیٹی کی زندگی برباد کر کہ تمہیں اور تمہارے بیٹے کو سکون نہیں ملا جو دوبارہ یہاں آگئے ہو۔۔۔ وہ فوراً اٹھے۔۔۔ تاکہ انہیں دھکے مار کر نکل سکیں۔۔۔ مگر حامد صاحب نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں روکا۔۔۔ شہیر اپنی آنکھوں میں شدید ناگواری لئے کامران شاہ دیکھ رہا تھا۔۔۔ کیا چاہتے ہو۔۔۔؟؟ کیا لینے آئے ہو۔۔۔؟ شہیر مضبوط قدم اٹھاتا اسکے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔ ماتھے پر گرتے بالوں نے ان پر پڑی سلوٹوں کو جیسے چھپا دیا تھا۔۔۔ اپنے بیٹے کی رہائی کے لئے۔۔۔!! وہ اسی طرح سر جھکائے بولا۔۔۔

واہ۔۔۔!! شہیر سمیت سب کے لبوں کو طنزیہ مسکراہٹ نے چھوا۔۔۔ ویسے تم کتنے عجیب انسان ہو۔۔۔۔ تمہارے بیٹے نے تمہیں برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔ پھر بھی تم اسکے لئے کیا کچھ نہیں کر رہے۔۔۔ شہیر تھوڑی حیرانی اور طنز سے بولا۔۔۔ اب نکل جاؤ یہاں سے۔۔۔ حسن ضبط بہ زور بولے۔۔۔۔ چلا جاؤں گا۔۔۔ پہلے صلح کر لو۔۔۔ وہ وہیں کھڑا ڈھٹائی سے بولا۔۔۔ تم۔۔۔۔؟؟ حسن صاحب نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔ وہ گیٹ سامنے کی طرف ہے۔۔۔ آپ جاسکتے ہیں۔۔۔ شہیر نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ ہانی خوف اور خاموشی سے تماشا دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسی وقت ماہی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ بابا میں۔۔۔!! اسکے الفاظ ادھورے رہ گئے۔۔۔ جبھی کامران شاہ کے بندے نے اسے گردن سے دبوچ کر بندوق کی نوک پر رکھ لیا۔۔۔ آ آ آ۔۔۔ ماہی کے ساتھ ساتھ ہانی اور آمنہ بیگم کی چیخ بھی شامل تھی۔۔۔ کامران نے اپنے بندے کو اشارہ کیا۔۔۔ اس نے صلح نامہ سامنے ٹیبل پر رکھا۔۔۔ اس پر سائن کر دو۔۔۔ ورنہ۔۔۔ اسے ماہی کو دیکھتے ہوئے معنی خیز مسکراہٹ انکی طرف اچھالی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

[illegible]

Posted On Kitab Nagri

اس حادثے کو کئی دن گزر گئے تھے۔۔۔ حامد صاحب نے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔ کہ ہانی کو باہر اکیلے نہیں نکلنے دینا۔۔۔ اب شاہ کھلی فضاؤں میں تھا۔۔۔ کامران بڑے فخر سے اپنے بیٹے کو چھڑوا کر لایا تھا۔۔۔

جب بات عزت پر آجائے تو باپ کو چپ رہنا پڑتا ہے۔۔۔ حسن صاحب نے بھی یہ سب دیکھ کر خاموشی اختیار کر لی تھی۔۔۔ اس لئے لوگ بیٹیوں کے پیدا ہونے سے ڈرتے ہیں۔۔۔ حقیقت میں انھیں ڈر بیٹیوں کے نصیب سے لگتا ہے۔۔۔۔۔

حسن صاحب اپنی سوچوں میں گم تھے جبھی فون کی گھنٹی نے انکی سوچوں کے ارتکاز کو توڑا۔۔۔ انہوں نے چمکتی سکرین پر نگاہ ڈالی۔۔۔ حامد صاحب کا نام جگمگا رہا تھا۔۔۔ السلام وعلیکم۔۔۔!! انہوں نے دھیمی آواز میں سلام کیا۔۔۔ وعلیکم السلام۔۔۔!! کیسے ہو میرے جگر۔۔۔؟؟ وہ ہشاش بشاش لہجہ میں بولے۔۔۔ ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔ وہ بو جھل آواز میں بولے۔۔۔ کیا ہوا ہے حسن۔۔۔؟ وہ پریشان لہجہ میں بولے۔۔۔ ابھی کچھ ہونا باقی ہے؟؟ وہ آنسوؤں سے بو جھل آواز میں بولے۔۔۔

[illegible]

حامد۔۔۔!! میں تھک چکا ہوں۔۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔۔۔ حامد مجھ سے نہیں برداشت ہوتا یہ سب۔۔۔ میرا دل درد سے پھٹتا ہے۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔ میرا یہ درد یہ تکلیف کم کرنے کے لئے کوئی سہارا نہیں ہے۔۔۔ میں کہاں جاؤں۔۔۔ میں۔۔۔ میں۔۔۔!! وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے حامد صاحب کا دل دھلا رہے تھے۔۔۔ حسن۔۔۔!! مرد کبھی روپا نہیں کرتے۔۔۔ انہوں نے جیسے انہیں کچھ یاد

Posted On Kitab Nagri

کروایا۔۔۔ زارا کی موت پر حسن نے حامد صاحب کو سینے سے لگائے یہی کہا تھا۔۔۔ "کہ مرد رویا نہیں کرتے۔۔۔"

ہاں شاید میں غلط تھا۔۔۔ کہ مرد رویا نہیں کرتے۔۔۔ مگر حامد۔۔۔!! جب مرد کا دل درد سے پھٹنے لگے۔۔۔ سانسیں بند ہونے لگیں۔۔۔ حوصلہ ہو کہ کسی طرح آہی نارہا ہو۔۔۔ تو مرد کیا کرے۔۔۔ تب کیا کرے مرد۔۔۔؟؟ وہ چلائے تھے۔۔۔ حسن۔۔۔؟؟ حامد صاحب تڑپ اٹھے۔۔۔ حسن مت رو۔۔۔ حامد میرا خود پر کنٹرول نہیں ہے۔۔۔ آج میرا اپنے آنسوؤں پر اختیار نہیں ہے۔۔۔ میں اپنے آپ کو روک نہیں پارہا۔۔۔ حامد تم نے اپنی ایک بیٹی کو اسکی عزت کے ساتھ کھویا۔۔۔ وہ تو چلی گئی اس دنیا سے۔۔۔ مگر میں اپنی دو بیٹیوں کو نہیں کھونا چاہتا۔۔۔ میں اپنی جیتی جاگتی بیٹیوں کو نہیں کھونا چاہتا۔۔۔ وہ روتے ہوئے بے بسی سے بولے۔۔۔ حسن تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ میں ابھی آتا ہوں شہیر کے ساتھ۔۔۔ سنبھالو خود کو۔۔۔ وہ جلدی سے اٹھتے ہوئے بولے۔۔۔ انکے چہرے پر پریشانیوں کی لکیریں بڑھ گئی تھیں۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

*****www.kitabnagri.com*****

بھابی دیکھیں کیا حال بنا رکھا ہے اس نے۔۔۔ حامد صاحب نے حسن کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے ناراضگی سے کہا۔۔۔ انکی سوچی آنکھیں انکے بہت زیادہ رونے کا پتہ دے رہی تھیں۔۔۔ حامد صاحب کا دل یہ سب دیکھ کر کٹے جا رہا تھا۔۔۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح سب کو خوش کر دیں۔۔۔ اچھا آپ سب کے لئے خوش

Posted On Kitab Nagri

خبری۔۔۔!!! انہوں نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے سب کو خاموش رہنے کو اشارہ کیا۔۔۔ شہیر کی گردن مزید جھک گئی۔۔۔ وہ جانتا تھا۔۔۔ کہ کیا خوش خبری ہے۔۔۔ بھی آج ہانی شہیر کے ساتھ جائے گی شاپنگ کے لئے۔۔۔ شہیر کا کہنا ہے کہ اسے لڑکیوں کی شاپنگ کا کچھ نہیں پتا اور وہ چاہتا ہے کہ ہانی اسکے ساتھ جائے۔۔۔ انکے اتنے بڑے جھوٹ پر شہیر نے بے یقینی سے انھیں دیکھا۔۔۔ مگر وہ نظر انداز کر گئے۔۔۔ تو پھر اجازت ہے۔۔۔؟ انہوں نے حسن صاحب سے پوچھا۔۔۔ ہاں چلی جائے۔۔۔ انہوں نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔ انھیں مسکراتا دیکھ کر حسن صاحب کے دل میں ٹھنڈ سی پڑ گئی۔۔۔ جاؤ ہانی تیار ہو جاؤ۔۔۔ انہوں نے سب کو بے چارگی سے تکتی ہانی کو دیکھ کر کہا۔۔۔ وہ خاموشی سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

چلیں چاچو۔۔۔ ہانی تیار ہو گئی۔۔۔ اب میرا خیال ہے ہانی اور شہیر کو جانا چاہیے۔۔۔ ماہی شرارت سے ہانی کو دیکھتی ہوئی حامد صاحب کو مخاطب ہوئی۔۔۔ اسکی بات پر شہیر نے نگاہیں اٹھا کر ہانی کی طرف دیکھا۔۔۔ ٹوٹلی بلیک ڈریس جس پر سلور کلر میں کام تھا اسکو زیب تن کئے ہانی جھکی جھکی نگاہیں لئے کھڑی تھی۔۔۔ شہیر کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر ستائش ابھری تھی۔۔۔ وہ اس سے لاکھ بے زار سہی۔۔۔ پر اس کے حسن کو مان گیا تھا۔۔۔ اسی لمحے ہانی نے نگاہ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔ اسے خود کو محویت سے دیکھتا پا کر وہ وہ سانس روکے ساکن پتیلیوں سے اسے دیکھے گئی۔۔۔ وائٹ شرٹ کے نیچے بلیو جینز پہنے ماتھے پر سٹائل سے گرے بال۔۔۔ وہ واقعی ہی مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا۔۔۔ اسکو دیکھ کر ہانی کو ایک لمحے کے لئے اپنی قسمت پر رشک آیا۔۔۔ لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو صرف اور صرف آیان کے لئے دھڑکتا تھا۔۔۔ چلو شہیر بیٹا دیر ہو رہی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

حامد صاحب نے اسے کہا۔۔۔۔۔ جی بابا۔۔۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ اور ہانی کے سامنے جا کر بڑی مشکل سے اپنی بے زاری چھپائے بولا۔۔۔۔۔ چلیں۔۔۔؟؟ اور پھر حامد صاحب کے گھورنے پر گر بڑا کر ہاتھ اسکے آگے پھیلا یا۔۔۔ سوری میرا مطلب "چلیں"۔۔۔؟ اسکے انداز پر ماہی بے اختیار مسکرا اٹھی۔۔۔۔۔ ہانی نے اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔ اور ہنسی کرتے ہوئے ماما کو دیکھا۔۔۔ انکی چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر اسنے اپنا ہاتھ شہیر کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔۔ اسکے ہاتھ کا لمس محسوس کرتے ہی اسے کرنٹ سا لگا۔۔۔۔۔ شہیر نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔ اور اسے لئے آگے بڑھ گیا۔۔۔ وہ اسکے پیچھے کھینچتی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

* * * * *

ہانی ایک برائیڈل ڈریس ہاتھ میں پکڑے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی شہیر کے پاس آئی۔۔۔۔۔ سنو۔۔۔۔۔! اس نے دھیرے سے اسے بلایا۔۔۔ شہیر جو اپنے لئے ڈریس سلیکٹ کر رہا تھا۔۔۔ چونک کر مڑا۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔؟ اس نے روکھے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ وہ میں نے پوچھنا تھا یہ ڈریس کیسا ہے۔۔۔۔۔ اس نے ڈریس اسکے آگے کیا۔۔۔۔۔ کیوں کہ ممانے کہا تھا۔۔۔ کہ سوٹ شہیر کی مرضی سے لینا ہے۔۔۔۔۔

شہیر نے نگاہ ڈریس کی طرف دوڑائی۔۔۔ بے بی پنک کلر کی میکسی جس پر سفید موتیوں کا کام تھا۔۔۔ وہ بہت ہی نفیس ڈریس تھا۔۔۔ شہیر نے ہانی کے چہرے پر نگاہ ڈالی۔۔۔ اسکی رنگت اور ڈریس کا کلر کافی حد تک ملتا تھا۔۔۔ اچھا ہے۔۔۔!! فقط دو لفظ کہ کروہ رخ موڑ گیا۔۔۔ ہانی کا دل اسکی بے رخی پر جل کر رہ

Posted On Kitab Nagri

گیا۔۔۔ ہو نہ سمجھتا کیا ہے خود کو جیسے میں اسکے عشق میں مری جا رہا ہوں نا۔۔۔ لعنت بھیجتی ہوں اس پر۔۔۔ مجھے صرف اور صرف آیاں سے محبت ہے۔۔۔ اور کسی سے نہیں۔۔۔ وہ عرصے سے سوچتی چلی گئی۔۔۔ باقی چیزیں خریدنے کے لئے اس نے قدم آگے کو بڑھانے چاہے۔۔۔ کہ سامنے سے آتے شاہ کو دیکھ کر اسکی ٹانگوں کی جان نکل گی۔۔۔۔۔

۔ شہیر۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے شہیر کی طرف بھاگی۔۔۔ وہ اسکی آواز سن کر ایک دم چونکا۔۔۔

ہانی۔۔۔۔؟؟؟ سامنے سے گھبرا کر اپنی طرف بھاگ کر آتی ہوئی ہانی کو دیکھ کر وہ سب کچھ چھوڑ کر اسکی طرف لپکا۔۔۔ ہانی کیا ہوا۔۔۔؟؟ شہیر۔۔۔۔ شہیر۔۔۔ وہ اسکی بازوؤں کو مضبوطی سے جکڑ کر روتی ہوئی بولی۔۔۔ کیا ہوا ہے ہانی۔۔۔ اسنے اسکا چہرہ تھپتھپا یا۔۔۔۔ شہیر وہ شاہ۔۔۔۔ وا۔۔۔ وہاں۔۔۔ مم۔۔۔ میرے پیچھے۔۔۔۔۔ شہیر۔۔۔۔ وہ خوف کی شدت سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ بول کر رونے لگی۔۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا میں تمہارے ساتھ ہوں نا۔۔۔ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔۔۔ وہ اسکا سر سینے سے لگا کر تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے بس سر ہلا گئی۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ یہ سب کسے کہ رہی ہے۔۔۔۔ اسکے دل و دماغ پر شاہ کا خوف چمٹا ہوا تھا۔۔۔

واہ۔۔۔۔۔ رے لوگوں نے آج کل شاپنگ مال کو بھی رو مینس کا ڈا سمجھ لیا ہے۔۔۔ شاہ کی زہریلی آواز پر شیریں نے نگاہ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔ وہ دانتوں کی نمائش کرتا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ ہانی نے شہیر کو مزید مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم۔۔۔۔۔؟؟ شہیر ہانی کو نرمی سے خود سے علیحدہ کرتا شاہ کے قریب آیا۔۔۔۔۔ اور ایک مکہ اسے جڑنا چاہا۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ ایس پی صاحب میں آپ سے لڑنے نہیں آیا۔۔۔۔۔ میں تو ویسے ہی آپ سے حال چال پوچھنے آگیا۔۔۔۔۔ وہ اب سیدھی لائن پے آگیا۔۔۔۔۔ اچھا جی آپ نہیں بات کرنا چاہتے تو آپ کی مرضی۔۔۔۔۔ وہ مسکرایا اور مال سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔ شہیر اور ہانی کی نظریں اسے شیشے کے پار دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔ شاہ روڈ کے پر اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا۔۔۔۔۔ اسکے گارڈز وہاں کھڑے اسکا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔ جبھی ایک دم وہ مڑا۔۔۔۔۔ اور خود کو دیکھتے ہانی اور شیر کی کو بائے بائے کرنا چاہا۔۔۔۔۔ قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے آتی ہوئی بس اسے روندتی چلی گئی۔۔۔۔۔ شہیر نے ایک دم ہانی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ تو دیکھ چکی تھی۔۔۔۔۔ جبھی ایک چیخ کے ساتھ وہ شہیر کی بازوؤں میں جھول گئی۔۔۔۔۔

[illegible]

Posted On Kitab Nagri

مجھے کہاں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔۔ آج کا مران شاہ جھک گیا تھا۔۔۔ وہ پاگل ہو گیا تھا۔۔۔ اپنے بیٹے کی محبت میں۔۔۔۔ اسکا بیٹا تو ایک فتنہ تھا۔۔۔۔ جو دنیا میں سوائے برائی کے کچھ نہیں پھیلا سکا۔۔۔۔ پر جو بھی تھا۔۔۔۔ وہ تھا تو اسکا باپ۔۔۔۔ بیٹے کی محبت میں چور بے بس باپ۔۔۔۔

(تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ ہے۔۔۔۔)

ارے کہاں ہو سب میں خوش خبری لایا ہوں سب کے لئے۔۔۔۔ حسن صاحب بڑے دنوں بعد چمکتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے۔۔۔۔ ارے ماشا اللہ آج آپ بڑے خوش لگ رہے ہیں۔۔۔۔ آمنہ بیگم مسکراتے ہوئے بولیں۔۔۔۔ ہانی اور ماہی بھی کمرے سے نکل آئیں۔۔۔۔

کیا خوش خبری ہے۔۔۔۔؟ انہوں نے بے چین ہو کر پوچھا۔۔۔۔ بھی۔۔۔۔ آج حامد نے شادی کی ڈیٹ دے دی ہے۔۔۔۔ آج سو موار ہے نا۔۔۔۔ جمعہ والے دن نکاح ہو گا انشا اللہ۔۔۔۔ اور ہفتے کو ولیمہ۔۔۔۔ انہوں نے ہانی کو سینے سے لگائے پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔ آمنہ بیگم اور ماہی کو تو تیاریوں کی ٹینشن شروع ہو گئی۔۔۔۔ جبکہ ہانی کا جیسے کسی نے سانس روک دیا۔۔۔۔ وہ سب کو پتھر ائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔ جنکے چہرے کی

Posted On Kitab Nagri

خوشی دیکھنے لائق تھی۔۔۔۔۔ اسنے آہستہ سے بابا کا ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔۔ اور تیزی سے اندر بھاگ گئی۔۔۔۔۔ وہ اکیلے
میں رونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ بابا ماما کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔۔۔۔۔ اسلئے وہ محسوس ناکر سکے۔۔۔۔۔

سوموار کا دن گزر گیا۔۔۔۔۔ منگل کا دن چڑھ آیا۔۔۔۔۔ زندگی ویسے ہی گزر رہی تھی۔۔۔۔۔ آیاں کو کھودینے کا
خوف شہیر سے شادی ہونے کا ڈر۔۔۔۔۔ اور شاہ کی خوفناک موت کا اثر۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ یہی کچھ سوچتے سوچتے اسکا منگل گزر گیا۔۔۔۔۔ بدھ کو ماہی اسے زبردستی پار لے گئی۔۔۔۔۔ اس نے بہت منتیں
کی تھیں کہ اسے نہیں جانا۔۔۔۔۔ پر اسکی کسی نے نہیں سنی۔۔۔۔۔ کسی نے بھی اپنی خوشی میں گم ہو کر یہ نہیں
پوچھا۔۔۔۔۔ کہ وہ کیوں انکار کر رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ کیوں نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔۔ وہ سب اسے اسکی گھر سے دوری اور
سادگی سمجھ رہے تھے۔۔۔۔۔ کہ وہ ہانی جس نے میک اپ کے نام پر لپسٹک نا لگائی ہو۔۔۔۔۔ وہ اچانک سے اتنا کچھ
کیسے کروا سکتی ہے۔۔۔۔۔ لوگ۔۔۔۔۔ اور انکی سوچیں۔۔۔۔۔!!!!

www.kitabnagri.com

رات کو وہ دل گھبرانے پر اٹھ کر باہر لان میں آگئی۔۔۔۔۔ کل اسکی مہندی تھی۔۔۔۔۔ اور وہ بھی ان چاہے شخص
سے۔۔۔۔۔ یہی خیال اسکے دل کو بو جھل کئے جا رہا تھا۔۔۔۔۔ باہر آ کر وہ ہلکی ہلکی گیلی گھاس پر گھٹنوں کے بل
بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ آیاں۔۔۔۔۔ اس نے بڑے درد سے اسے بلایا۔۔۔۔۔ اگر تم نے مجھے ملنا نہیں تھا۔۔۔۔۔ تو مجھ سے

Posted On Kitab Nagri

محبت کیوں کی؟ آسمان کی طرف چہرہ کئے بغیر آواز کے ہونٹ ہلاتے ہوئی بولی۔۔۔۔۔ چہرہ آنسوؤں سے بھیگ رہا تھا۔۔۔۔۔ کافی دیر وہ وہیں بیٹھی اپنا دل ہلکا کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔ مگر کوئی خاص فرق نا پڑا تھا۔۔۔۔۔ درد کا احساس مزید بڑھ گیا۔۔۔۔۔ وہ اپنے چہرے کو رگڑتے ہوئے اٹھی۔۔۔۔۔ اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔ اسکی چال ایک ہارے ہوئے شخص کی طرح تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

""

آج مہندی کا دن تھا۔۔۔۔۔ لان میں فنگشن رکھا گیا۔۔۔۔۔ پورے لان کو پیلے اور سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔ ساتھ میں مختلف کلر کی لائٹنگز نے اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے تھے۔۔۔۔۔ لان کے وسط میں پھولوں کی سجاوٹ سے آراستہ جھولار رکھا تھا۔۔۔۔۔ جس پر وہ دونوں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وائٹ کلر کا کرتا پہنے شہیر سارے جہاں سے بے زار نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔ ساتھ میں سبز رنگ کی چولی جس پر پیلے اور مختلف رنگوں میں کام تھا۔۔۔۔۔ لہنگہ ڈالے ہانی بامشکل آنسو کنٹرول کئے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ شہیر سارم کی تلاش میں نظریں دوڑا رہا تھا۔۔۔۔۔ پر وہ اسے یہاں بیٹھا کر کمپنی دینے کا وعدہ کئے پتا نہیں کہاں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ ہانی ماہی کی تلاش میں آنکھیں ادھر ادھر پھیرنے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اچانک ساری لائٹس آف ہو گئیں۔۔۔ اور سامنے اسٹیج پر ایک لائٹ روشن ہوئی۔۔۔ ماہی اپنی سہیلیوں کی ٹیم
لئے کھڑی تھی۔۔۔ پھر اسنے ڈی جے کو اشارہ کیا۔۔۔ اسنے سر ہلاتے ہوئی سونگ چلایا۔۔۔



Bally Bally ni tor punjaban di
Ho jutti khul di marora nayo chall di tor punjaban di

Bally Bally.....

فل آواز میں میوزک چل رہا تھا۔۔۔ وہ مہارت سے اس پر ڈانس کے سٹیپس کر رہی تھی۔۔۔ گرین کلر کی
پاؤں تک آتی میکسی جس پر گولڈن کلر کا کام تھا۔۔۔ سرخ دوپٹا کندھوں پر لٹکائے جس پر فراک کی ہی طرح کا کام
تھا وہ کوئی اسپر الگ رہی تھی۔۔۔

Raat ki rangini dekho kia rang layi hai

Haathon ki mehndi bhi jaisy khil khilayi hai

Posted On Kitab Nagri

وہ مہارت سے ڈانس کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ جبھی وہاں پر وہ ہینڈ سم سالڑ کا اپنی پوری ٹیم کے ساتھ آیا۔۔۔
اور اسکی طرف مسکراہٹ اچھالے اپنی لائنز پر ڈانس شروع کیا۔۔۔۔۔

Jee bhar ke aaj naach lay... Aa saari raat naach lay

Shermana chor naach lay naach lay ♥♥♥

وہ اسے مبہوت سی دیکھے گئی۔۔۔ پھر اسکے ہاتھ

بڑھانے پر وہ گڑ بڑائی۔۔۔ اور شر میلی مسکان لے اسکا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

ہانی اور شہیر نے آنکھیں پھاڑے انھیں دیکھنے لگے۔۔۔ وہ دونوں ساتھ خوش نظر آرہے تھے۔۔۔۔۔ ڈانس ختم ہوا۔۔۔ تالیوں کا شور ہر طرف اٹھا تھا۔۔۔ حسن صاحب اور آمنہ بیگم ندیم صاحب اور صالحہ بیگم (سارم کے والدین) ساتھ کھڑے انھیں مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔۔۔ ماہی سہج سہج کر سارم کے ساتھ چلتی ہوئی ان دونوں کے پاس آگئی۔۔۔ وہ دونوں ابھی تک انھیں گھور رہے تھے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ ڈریسنگ کے آگے کھڑی ہر چیز کو نوچ نوچ کرتا رہی تھی۔۔۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا ہر چیز تھس تھس کر دے۔۔۔ جیولری اتار کر وہ سمپل ڈریس اٹھائے فریش ہونے چلی گئی۔۔۔ گرم پانی سے نہانے کے بعد اسے اپنے اعصاب نارمل ہوتے محسوس ہوئے۔۔۔۔۔ جب وہ باہر نکلی۔۔۔ تو دروازے پر کسی نے دستک دی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کون۔۔۔؟ وہ بے زاری سے وہیں کھڑی پوچھنے لگی۔۔۔ ماہی ہوں یار دروازہ کھولو۔۔۔ باہر سے ماہی کی جھنجھلائی ہوئی آواز آئی۔۔۔ ماہی میرا دماغ کیا خراب کر دیا اور دفع ہو جو یہاں سے۔۔۔ وہ کمرے کی لائٹ آف کرتے ہوئے سختی سے بولی۔۔۔ ماہی نے حیرانی سے بینڈ دروازے کو دیکھا۔۔۔ ہانی خاموشی سے بستر کے پاس آئی اور دھم سے اوندھے منہ اس پر سونے کے لئے گر گئی۔۔۔ وہ اس وقت آرام چاہتی تھی۔۔۔ صرف آرام۔۔۔۔۔



رات کا وقت تھا۔۔۔ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا لان کے وسط میں آیا۔۔۔ ہلکی ہلکی سی شبنم کی پھوار اسے اپنے اوپر پڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔ مگر دل بے حد اس تھا۔۔۔ وہ وہیں بیٹھ گیا۔۔۔ زارا۔۔۔ اسکے ساکن لبوں نے حرکت کی۔۔۔ زارا سن رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟ تمہارے بھائی کی زندگی کا کل سب سے بڑا اور بڑا دن ہے۔۔۔ اسکی زندگی میں کوئی ان چاہا وجود شامل کیا جا رہا ہے۔۔۔ کاش۔۔۔! کاش کہ تم ہوتی۔۔۔ تو مجھے دنیا کا ہر غم بھول جاتا۔۔۔ بابا اور تمہارے سوا کوئی ہے بھی نہیں میرا اس دنیا میں۔۔۔ اور تم بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا۔۔۔ درد آج سارا آنسوؤں کے ذریعے بہ نکلا تھا۔۔۔ درد جو تھا آخر۔۔۔ اسکا درد دل۔۔۔۔۔!!!!



اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp_03357500595

گاڑی حال کے سامنے آکر رکی۔۔۔ ماہی نے دروازہ کھولا۔۔۔ اور باہر نکلی۔۔۔ گولڈن اور بلیک کلر کی میکسی
میں وہ غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔ وہ گھوم کر ہانی کی سائیڈ پر آئی۔۔۔ اور دروازہ کھول کر اسکی باہر نکلنے میں مدد
کرنے لگی۔۔۔۔۔ بے بی پنک کلر کی میکسی زیب تن کئے ہانی بجلیاں گراتی باہر نکلی۔۔۔۔۔ قدم من من من ہو رہے
تھے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جوں ہی حال میں اسکی انٹری ہوئی۔۔۔ ہر طرف سے پڑنے والی فلیش لائٹس نے اسکی بے زاری میں مزید اضافہ کیا۔۔۔ فنکشن پورے عروج پر تھا۔۔۔ وہ خواتین جو اسٹیج پر جا کر ہانی کا ماتھا چومتیں۔۔۔ اسے دعاؤں سے نوازتی تھیں۔۔۔ وہی واپس جا کر اپنے جسیوں میں جا کر ہانی کے کردار پر کیچڑا چھالتی تھیں۔۔۔ کیسی منافقت تھی۔۔۔ ان میں کہ منافقت بھی خود شرم جائے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد نکاح کا شور اٹھا۔۔۔ ہانی کو برائیڈل روم میں لے گئے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد بابا جان مولوی اور چند گواہوں کے ساتھ اندر آتے ہوئے دکھائی دئے۔۔۔۔۔ ہانی کو اپنے اندر ایک سرد لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔ ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔ مولوی صاحب نے کاروائی پوری کی اور پھر وہ اس سے اسکی رضامندی پوچھ رہے تھے۔۔۔ وہ ساکن نظروں سے سامنے دیکھ رہی تھی۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ کہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔ اور پھر۔۔۔۔۔!!!!

بابا کی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔۔۔ "ق" قبول ہے۔۔۔۔۔ "اس" اس نے خود کو کہتے سنا تھا۔۔۔۔۔!!

www.kitabnagri.com



سر آپ میڈم کی آنکھوں میں دیکھیں۔۔۔۔۔ مووی میکر نے شہیر کو کہا۔۔۔۔۔ شہیر نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ اور پھر ہانی کی طرف نگاہ موڑی۔۔۔۔۔ وہ بھی اسے اسی کے انداز سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میم آپ سر کے شولڈر پر ہاتھ رکھیں۔۔۔ اب مووی میکر ڈرتا ہوا ہانی کو کہنے لگا۔۔۔ وہ عجیب ہی مصیبت میں پھنس گیا تھا۔۔۔ یہ دونوں دولہا دلہن کسی عجب سے کم ناتھے۔۔۔ ہانی نے شہیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہی بڑے اطمینان سے چٹکی بھری۔۔۔ اسکے بڑے ناخنوں کی وجہ سے شہیر کو ایسا لگا جیسے اس چڑیل نے اسکی بوٹی نکال دی ہو۔۔۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کی۔۔۔ اسکے منہ سے بس "سی۔۔۔" کی آواز نکل گئی۔۔۔ ہانی نے فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ شہیر نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔۔۔ اور موقع پاتے ہی اپنے بوٹ سے ہانی کا نازک پیر کچل ڈالا۔۔۔ ہانی نے بے اختیار جلدی سے اپنی چیچ کو کنٹرول کیا اور شہیر کو ڈبڈبائی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔ اب کی بار شہیر کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



رخصتی کا وقت آ پہنچا۔۔۔ ممانے ہانی کو اپنے ساتھ لپٹا لیا۔۔۔ زار و قطار روتے ہوئے بھی انکے منہ پر شکر کا کلمہ تھا۔۔۔ کہ اللہ پاک نے انکی بیٹی عزت سے اپنے گھر سے رخصت کروادی۔۔۔ وہ بابا کی طرف بڑھی۔۔۔ انہوں نے اسے سینے سے لگالیا۔۔۔ انکا حال بھی ممانے سے کچھ مختلف نہ تھا۔۔۔ سب رورہے تھے۔۔۔ مگر ایک ہانی تھی۔۔۔ جو بت بنی کھڑی تھی۔۔۔ اسکا سکتا بھی ٹوٹا تھا ایک دن۔۔۔۔۔!! جو کسی بارے طوفان کی نشانی تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سب سے مل ملا کر اسے شہیر کے سنگ رخت کر دیا گیا۔۔۔ جنکو رخت کیا گیا۔۔۔ وہ ایک دوسرے سے
بڑھ چڑھ کر بے زار تھے۔۔۔۔۔۔۔۔



بی بی جی اس طرف آجائیں۔۔۔ ملازمہ (رشیدہ) اسے سہارا دیئے اسکے کمرے تک لائی۔۔۔ اس گھر میں عورت
کا کوئی وجود نہ تھا۔۔۔ شہیر کی والدہ تو زارا کی پیدائش پر ہی وفات پا گئی تھیں۔۔۔ تب سے یہی ملازمہ تھی جس
نے پورے گھر کو سنبھالا تھا۔۔۔ یہ ساری کہانی رشیدہ اسے کمرے تک لانے میں سنا چکی تھی۔۔۔ مگر ہانی کو
اس میں کوئی دلچسپی تھی۔۔۔ آپ یہاں بیٹھیں۔۔۔ اس نے اسے بیڈ پر پر بٹھایا۔۔۔ آپ کو کچھ چاہئے ہو تو
مجھے بتانا۔۔۔ وہ اسے آفر کر کہ جا چکی تھی۔۔۔ اسکے جانے کی تسلی کرنے کے بعد وہ بیڈ سے چھلانگ لگا کر
اتری۔۔۔ اگلے ہی لمحے وہ اپنے پلان پر عمل کر رہی تھی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



شہیر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔ بلینکٹ میں منہ چھپائے ہوئی ہانی کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔۔
شہیر نے ایک اچھٹی نگاہ اس پر ڈالی اور وارڈروب سے ڈریس نکالے شاور لینے چلا گیا۔۔۔ اسکے جانے کے بعد

Posted On Kitab Nagri

ہانی نے جھٹکے سے اپنے منہ پر سے بلیںکٹ اتارا۔۔ اور گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔ تھوڑی بعد دروازہ کھلنے پر وہ غراپ سے منہ پھر سے اندر چھپا گئی۔۔۔

شہمیر ٹاول سے بال خشک کرتا ہوا باہر نکلا۔۔ اور ایک بار اس چھپے ہوئے وجود پر نگاہ ڈالی۔۔ اور پھر کچھ سوچ کر اسکی طرف بڑھا۔۔ اور ایک جھٹکے سے اسکا بلینکٹ کھینچا۔۔ ہانی ایک دم ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ گڑبڑ اٹھی۔۔۔ یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ وہ غرائی۔۔۔ یہ بد تمیزی نہیں کفر ٹر ہے۔۔۔ شہیر نے اسکا مزاق اڑایا۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ ہانی نے اپنی مٹھیاں بھینچیں۔۔۔ کیا تم۔۔۔؟؟ شہیر نے اسی کے انداز میں سوال کیا۔۔۔ تم بہت ہی گھٹیا انسان ہو۔۔۔ اسکے منہ سے بے اختیار پھسلا۔۔۔ پھر اس نے خوف زدہ نگاہوں سے شہیر کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ لال آنکھوں سے اسے گھورتا ہوا اسکی طرف آیا۔۔۔ اور اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کیا۔۔۔ ہانی کی زبان پر اب قفل لگ چکا تھا۔۔۔ دوبارہ مجھے گھٹیا کہنے سے پہلے سو بار سوچنا۔۔۔ اور اپنے دماغ سے یہ خوش فہمی نکال دو کہ میں حسن پر مرنے والا شخص ہوں۔۔۔ اسنے اسے جھٹکا دے کر چھوڑا۔۔۔ اور واپس بیڈ کی طرف مڑا۔۔۔ جب کہ ہانی توازن برقرار نہ ہونے کی وجہ سے صوفے پر جا گری۔۔۔ بے وقوف۔۔۔ وہ غصے سے چلائی۔۔۔ تمیز سے نہیں چھوڑ سکتے تھے۔۔۔ اپنے لئے ایک اور خطاب سن کر شہیر کو اپنے کانوں کی لوئیں گرم ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔ پھر سے بکو اس کی۔۔۔ وہ غصہ سے بلند آواز میں کہتا ہوا مڑا۔۔۔ اسی وقت حامد صاحب جو شہیر سے ضروری بات کے لئے انکے کمرے کے باہر کھڑے تھے۔۔۔ اندر سے آنے والی آوازیں سن کر چونک گئے۔۔۔ وہ نمم مم۔۔۔ میرا

Posted On Kitab Nagri

مطلب۔۔۔ ہانی انگلیاں چٹخانے لگی۔۔۔ اسی وقت دروازہ دھڑ دھڑ کی آواز کے ساتھ زور سے بج اٹھا۔ وہ دونوں چونکے۔۔۔ شہیر نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔۔۔ اریے بابا۔۔۔ آپ۔۔۔؟؟ خیر تو ہے۔۔۔ سوئے نہیں ابھی تک۔۔۔ وہ انکے چہرے کے تاثرات کی پرواہ کئے بغیر بولے جارہا تھا۔۔۔ خیر تو بیٹا تمہاری نہیں ہے۔۔۔ وہ غصے سے بولے۔۔۔ شرم آنی چاہیے تم دونوں کو۔۔۔ انہوں نے ہانی کو بھی ساتھ لتاڑا۔۔۔ ابھی ایک دوسرے کی شکل تو سہی سے دیکھی نہیں۔۔۔ اور لڑنا پہلے شروع ہو گئے۔۔۔ بیٹا گھر ایسے نہیں بسا کرتے۔۔۔ انکا لیکچر شروع ہو چکا تھا۔۔۔ جب کہ وہ دونوں بے زاری سے سر ہلاتے ہوئے انکی باتیں سن رہے تھے۔۔۔۔۔



صبح آذانوں کے وقت اسکی آنکھ کھلی۔۔۔ انگڑائی لیتے ہوئے وہ اٹھ بیٹھا۔۔۔ کچھ یاد آتے ہی اسکی نگاہ صوفے پر گئی۔۔۔ وہاں ہانی بے خبر سوئی پڑی تھی۔۔۔ اسکے سونے کے انداز پر اسکے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔۔۔ چہرے پر سارے بال پھیلائے اور ایک بازو اور ایک پیر اسکازمین کو چھو رہا تھا۔۔۔ رات اسے شہیر نے آفر کی تھی کہ اگر وہ بیڈ پر سونا چاہتی ہے۔۔۔ تو وہ صوفے پر سو جائے گا۔۔۔ لیکن ہانی نے اسکی یہ آفر نخرے دکھاتے ہوئے ٹھکرا دی تھی۔۔۔ اسے بھلا کیا اعتراض تھا۔۔۔ وہ نماز پڑھنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ ہانی کے پاس پاس سے گزرتے ہوئے اسکی نگاہ اس پر پڑی۔۔۔ یہی لمحہ تھا۔۔۔ جب ہانی نے نیند میں ہی کروٹ بدلی۔۔۔ جس سے سو فیصد اسکے زمین پر گرنے کا خدشہ تھا۔۔۔ شہیر بجلی کی تیزی سے اس تک پہنچا اور اسے

Posted On Kitab Nagri

سائیڈ پکڑ کر سیدھا کیا۔۔۔ نیند میں ہی ہانی کو اپنی بازوؤں پر نرم گرم لمس محسوس ہوا۔۔۔ اسنے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔۔۔ سامنے شہیر کا دھندلا سا عکس نظر ہوا۔۔۔ جو حیرت اور غصے کی وجہ سے پوری آنکھیں کھلنے سے اچھی طرح واضح ہو گیا تھا۔۔۔ دور ہٹو۔۔۔ اسنے شہیر کو سینے پر ہاتھ رکھ کر دھکا دیا۔۔۔ وہ اس حملے کا لئے تیار نہ تھا۔ اسلئے لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔۔۔ یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ اسنے غصے اور حیرانی سے پوچھا۔۔۔ واہ بد تمیزی بھی میں نے کی ہے۔۔۔ اسنے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا۔۔۔ تم شاید میری رات والی بات بھول گئی ہو۔۔۔ وہ بھی اسلئے کیوں کہ تمہارے پاس دماغ نہیں ہے۔۔۔ اسنے اسکے ماتھے پر دو انگلیاں مارتے ہوئے کہا۔۔۔ اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔ جب کہ ہانی اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔ کہ اس میں اسکا کیا ہوگا۔۔۔

وہ ہاتھوں میں گاڑی کی کیز گھماتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ آج ولیمے کا فنکشن تھا۔۔۔ ہانی تو اپنے گھر رسم کے مطابق جا چکی تھی۔۔۔ اور حامد صاحب کو کسی کام سے کہیں جانا تھا۔۔۔ ایک نظر کمرے کی طرف دیکھ کر اسے اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ شکر جو ایک ہفتے کے لئے تو میری ہانی سے جان چھوٹی رہے گی۔۔۔ ایک دن میں ہی اسنے مجھے بابا سے ڈانٹ پڑوائی۔۔۔ میسنی ناہو تو۔۔۔ وہ دل ہی دل میں ہانی کو صلواتیں سناتا کپڑے اٹھا کر شاور لینے گھس گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بالوں کو کنگھی کرتے ہوئے وہ دھیمے دھیمے گنگنارہا تھا۔۔۔ خود پر پر فیوم کا اچھے سے سپرے کر کے وہ بیڈ کی طرف آیا۔۔۔ اور چھلانگ لگا کر اس پر چڑھا۔۔۔ اپنے دونوں بازو پھیلائے اسنے ایک نظر کمرے کی طرف دوڑائی اور پر سکون سا آنکھیں بند کر گیا۔۔۔ اسکی حرکتیں دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ یہ ذمہ دار پولیس آفسر ہے۔۔۔۔۔



پردے ہٹنے سے کمرے میں روشنی سی پھیلی۔۔۔ جس نے ہانی کی نیند میں بڑی بری طرح سے خلل ڈالا۔۔۔۔۔ مندی مندی آنکھوں سے اسنے ارد گرد کا جائزہ لیا۔۔۔ سامنے مماناشتے کی ٹرے اسکی سائیڈ ٹیبل پر رکھ رہی تھیں۔۔۔ اٹھو ماما کی جان۔۔۔ شاباش جلدی سے فریش ہو کر ناشتہ کر لو۔۔۔ گیارہ بج چکے ہیں۔۔۔ انہوں نے اسکے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ منہ بناتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔۔۔ کیا ماما۔۔۔ آج بھی اتنی جلدی اٹھا دیا۔۔۔ اسنے نیند بھری آواز میں کہا۔۔۔ ممانے ہنس کر اسکا ماتھا چوما۔۔۔ میرے بچے گیارہ بجنے اٹھنا جلدی نہیں ہوتا۔۔۔ چلو جلدی سے فریش ہو جاؤ شہیر اور حامد بھائی آنے والے ہونگے۔۔۔ انہوں نے اسکے سر پر دھماکہ کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ آج ہی؟؟؟ وہ روہانسی ہوئی۔۔۔ جی بیٹا اسلئے کہ رہی ہوں جلدی کرو پھر میں نے بیوٹیشن کو بھی بلوایا ہے وہ آپکو تیار کر دے گی۔۔۔ مجھے نہیں تیار ہونا۔۔۔ اسنے غصے سے کہا۔۔۔ خبردار۔۔۔ وہ ایک لمحے میں پہلے والی ممان بن گئیں۔۔۔ جلدی کرو نہیں تو۔۔۔ وہ اسے وارن کرتی جا چکی تھیں۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

شہیر بیٹا تیار ہو گئے۔۔۔ حامد صاحب نے اسکے کمرے میں جھانکا۔۔۔ جہاں وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا منہ کے زاویے بگاڑے بال بنارہا تھا۔۔۔ حامد صاحب کی آواز پر چونکا۔۔۔ بس بابا آیا۔۔۔ اسنے دھیمی سی آواز میں کہا۔۔۔ اوکے میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔ وہ کہتے ہوئے باہر چلے گئے۔۔۔

""شیر بیٹا کل ہانی کے گھر جانا ہے اسے لینے۔۔۔ بھی میں نے کہا رسموں کو چھوڑو پڑے۔۔۔ ہانی بس کل ہی گھر واپس آجائے۔۔۔ میں جانتا ہوں تم اسے مس کر رہے ہو گے۔۔۔""

اسکے ذہن میں حامد صاحب کی کہی جانے والی باتیں گھوم رہی تھیں۔۔۔ ""کہیں مس کر ہی نالوں میں اس کو"" اسنے کوفت سے سوچا اور کیزاٹھائے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



السلام وعلیکم۔۔۔!! ہانی کی سریلی سی آواز نے لاؤنچ میں بیٹھے سارے لوگوں کو اسکی طرف متوجہ کیا۔۔۔ ارے۔۔۔ وعلیکم السلام۔۔۔!! او بیٹا۔۔۔ حامد صاحب تو اپنی بہو کے پر قربان ہوئے جارہے تھے۔۔۔ کیوں نا ہوتے آخر انھیں اس میں اپنی پیٹی زارا جو نظر آتی تھی۔۔۔ شہیر نے بھی ایک سرسری نگاہ اس پر

Posted On Kitab Nagri

ڈالی۔۔۔ ڈارک گولڈن کلر کی شارٹ شرٹ جس پر ہم رنگ کڑھائی کی ہوئی تھی۔۔۔ دوپٹا سر پر سلیقے سے
جمائے وہ جھکی ک

جھکی نگاہیں لئے حامد صاحب سے مل رہی تھی۔۔۔ وہ اب ہانی کو چھوڑ کر بے زاری سے ادھر ادھر دیکھ رہا
تھا۔۔۔ جبھی حامد صاحب کی گھوری پر گڑبڑا کراٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ اب کونسی رسم آگئی۔۔۔ اسنے لمحہ بھر
سوچا۔۔۔ اور یاد آنے پر ہانی کے پاس گیا۔۔۔ اور دھیمی آواز میں اسکا حال پوچھنے لگا۔۔۔ سب ہی کہ چہروں پر
مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔

چلیں بھی کھانا لگ گیا۔۔۔ آجائیں سب۔۔۔ ماہی نے آکر اطلاع دی۔۔۔



وہ پلیٹ پر نگاہیں جمائے بیٹھی تھی۔۔۔ دل و دماغ پر ایک ہی شخص حاوی تھا۔۔۔ سب باتوں میں مصروف
تھے۔۔۔ اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ جبھی اسکی پلیٹ سے کباب غائب ہو گیا۔۔۔ اسنے چونک کر نگاہیں
ادھر ادھر ڈورائیں۔۔۔ سامنے شہیر اسکا کباب مزے سے کھا رہا تھا۔۔۔ ہانی اگر تم نے کباب نہیں کھانا تو
مجھے دے دیتی۔۔۔ وہ شرارت سے بولا۔۔۔ سب کا مشترکہ قہقہہ گونجا تھا۔۔۔ ہانی نے میز کے نیچے سے
شیری کا پیر کچل ڈالا۔۔۔ وہ بیچارہ سی کر رہ گیا۔۔۔ وہ الگ بات تھی کہ شہیر کے اس رویہ پر ہانی کے لئے لقمہ
نگلنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔ کہاں وہ کھڑوس شہیر اور کہاں یہ نئے روپ کا شہیر۔۔۔ خیر مجھے کیا۔۔۔ اسنے بے

Posted On Kitab Nagri

دیہانی مہس کندھے اچکائے۔۔۔ شہیر نے اسکا رویہ اچھے سے نوٹ کر لیا تھا۔۔۔۔۔ کچھ تو گڑبڑ تھی جسکی تہ تک اسے پہنچنا تھا۔۔۔۔۔

انکی شادی کو ایک مہینہ ہونے کو تھا۔۔۔ ہانی کا رویہ شہیر کے ساتھ ویسا ہی تھا۔۔۔ جسکو شہیر نے بہت اچھے سے نوٹ کیا تھا۔۔۔ مگر شاید یہ نکاح کے دو بولوں کا اثر تھا کہ وہ شہیر کو اچھی لگنے لگی تھی۔۔۔ اسکے دل میں ہانی کے لئے نرم گرم جذبات جنم لے رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب ہانی کے ساتھ ایک نئی زندگی کا آغاز کرے گا۔۔۔ لیکن ابھی ایک اور طوفان آنا باقی تھا۔۔۔۔۔



ہانی یار سر میں درد ہے پلیر ایک کپ چائے لے او۔۔۔۔۔ شہیر نے کچن میں کھڑی ہانی کو آواز لگائی۔۔۔ جی لاتی ہوں۔۔۔۔۔ ہانی نے منہ بنا کر جواب دیا۔۔۔۔۔ وہ شہیر کے سارے کام خود کرتی تھی مگر اس سے دور رہتے ہوئے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

یہ لیں چائے۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔ جبھی ہانی کی آواز پر اسنے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔ انگوری کلر کا جوڑا پہنے نکھری نکھری وہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔ شہیر نے ایک نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔۔ اسکا دل اسے چھونے کے لئے مچلنے لگا۔۔۔۔۔ اپنے دل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسنے اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا۔۔۔۔۔ ہانی کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ میں پانی لے کراتی ہوں۔۔۔۔۔ اسنے جلدی سے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اور جانے کے لئے مڑی۔۔۔۔۔ مجھے اس وقت پانی کی نہیں تمہاری ضرورت ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر کی بوجھل آواز پر اسے اپنی ہتھیلیاں بھیگتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔ شہیر کے ساتھ جتنا عرصہ وہ رہی تھی۔۔۔ اس نے آج تک نہ ایسی کوئی بات تھی۔۔۔ اور نا کوئی حرکت۔۔۔!!! مگر آج۔۔۔؟؟؟ ہانی کا دل باہر نکلنے کو تھا۔۔۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔ مگر شہیر اس سے پہلے ایک جست میں دروازے کے آگے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔ کام کرنا ہے۔۔۔ اس نے سر جھکائے کپکپاتی آواز میں کہا۔۔۔ مگر وہ مطمئن سا کھڑا اسکے چہرے کے رنگوں کو بدلتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔ ہانی نے اسے سائیڈ پر کر کے باہر چاہا۔۔۔ مگر اسکی کلائی اسکی گرفت میں آگئی۔۔۔ دور بھاگنے کی وجہ۔۔۔؟؟ وہ سخت لہجے میں بولا۔۔۔ وہ یہ سب کچھ اسی لئے کر رہا تھا۔۔۔ تاکہ ہانی دباؤ میں آکر سچ بتادے۔۔۔ ورنہ وہ اتنا کمزور مرد نہیں تھا۔۔۔ کہ ایک لڑکی کو وہ بھی جو اس سے دور بھاگتی ہو اپنے اعصاب پر حاوی کر لے

آیاں۔۔۔!!! ہانی نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا۔۔۔ شہیر نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔ اسے لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔۔ ہانی۔۔۔؟؟؟ سچ کہ رہی ہوں میں شہیر۔۔۔ سچ کہ رہی ہوں۔۔۔ وہ چلا ٹھی۔۔۔ کس قدر سنگ دل ہو چکی تھی وہ ایک غیر مرد کی محبت میں۔۔۔ اسکا اندازہ آج اسے خود بھی ہو گیا تھا۔۔۔

ہانی نے اسے ایک ایک حرف سچ بتا دیا۔۔۔ اتنے دن کا دباؤ۔۔۔ ٹینشن۔۔۔ اور شہیر کی وہ حرکت۔۔۔ اس سب نے اسے اپنے دل کا وہ بوجھ اتارنے کا موقع دے دیا۔۔۔ سب کچھ سچ بتانے کے بعد اب وہ نظریں جھکائے مجرموں کی طرح کھڑی تھی۔۔۔ دل اس خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔ کہ کیا وہ سب کو اسکے بارے میں بتادے

Posted On Kitab Nagri

گا۔۔۔؟؟؟ ہانی نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ مگر اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر خوف سے دروازے کے ساتھ چپک گئی۔۔۔

اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر ہانی خوف سے دروازے کے ساتھ چپک گئی۔۔۔ شہیر نے ایک نظر آنکھیں بند کئے کھڑی ہوئے ہانی پر ڈالی۔۔۔ اسکی آنکھیں ضبط سے لال ہو رہی تھیں۔۔۔ ایک جھٹکے سے ہانی کا بازو پکڑ کر وہ بیڈ کی طرف لایا۔۔۔

ہانی کا جسم خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔ شہیر کے اس انداز نے اسکی بولتی بند کروادی تھی۔۔۔۔

شہیر نے اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔ اور خود گہرے گہرے سانس لے کر خود کو کنٹرول کرنے لگا۔۔۔۔۔ پھر اسنے سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا جگ اٹھایا۔۔۔ تین گلاس پانی پینے کے بعد اسے اپنا آپ کچھ کنٹرول ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ "تم آیاں سے بہت محبت کرتی ہو۔۔۔؟؟؟" اسنے ہانی کے سامنے بیٹھتے ہوئے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔ جیسے اسے اس بات سے کچھ فرق ہی نا پڑا ہو۔۔۔ اسکے باوجود ہانی کا چہرہ شرمندگی سے جھک گیا تھا۔۔۔ "وہ کتنے بڑے ظرف کا مالک تھا۔۔۔ کوئی اور مرد ہوتا تو دو تھپڑ لگا کر گھر سے نکال چکا ہوتا" "ہاں بہت پسند کرتی ہوں اور وہ بھی۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ پہلے والی ہانی بن گئی۔۔۔ صرف اپنی خوشیوں کو پانے والی ہانی۔۔۔۔ شہیر ایک لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" میں ایسا مرد نہیں ہوں جو کسی عورت کو اپنے ساتھ زبردستی باندھ کر رکھے۔۔۔ میری زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی تھی تم اور آخری بھی

تم۔۔۔۔۔!!!! "اب میری زندگی میں عورت کے لئے کوئی جگہ نہیں بچی۔۔۔ میں خود تمہاری شادی آیاں سے کرواؤں گا۔۔۔ ہانی نے جھٹکے سے سراٹھایا۔۔۔ آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔۔۔ مگر وہ

Posted On Kitab Nagri

بولے جارہا تھا۔۔۔ میں تمہیں اسکے پاس خود لے کر جاؤں گا۔۔۔ اگر وہ تمہیں اپنانے کو تیار ہے۔۔۔ تو میں تمہیں طلاق دے کر تمہاری شادی اس سے کروادوں گا۔۔۔ چاہے اس میں کسی کی رضامندی ہو یا نہیں۔۔۔ " آخر تمہاری بھی تو اپنی لائف ہے نا۔۔۔؟ " اسنے بھنویں اچکا کر سوال کیا۔۔۔ ہانی لب کچلے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔ میں کسی پر زبردستی بوجھ نہیں بننا چاہتا۔۔۔ یہ کہ کروہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔ ہانی نے ایک نظر اپنے محسن کو دیکھا۔۔۔ وہ شخص ظاہری خوبصورتی کے ساتھ ساتھ دل کا بھی بہت پیارا تھا۔۔۔ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔



گاڑی ریسٹورنٹ کے آگے آ

رکی۔۔۔ ہانی دروازہ کھول کر باہر نکلی۔۔۔ اندر آیاں بیٹھا انک ویٹ کر رہا تھا۔۔۔ ہانی نے آیاں کے بارے میں جتنا شہیر کو بتایا تھا۔۔۔ شہیر نے اسی کے ذریعے اسکا پتا کروایا اور اسکو یہاں تک لایا تھا۔۔۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔ جب بات ہو جائے مجھے بلا لینا۔۔۔ شہیر نے اسکی طرف نگاہ ڈالے بغیر کہا۔۔۔ وہ تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ سامنے کونے والی ٹیبل پر وہ ظالم بیٹھا تھا۔۔۔ جسکے لئے وہ اتنا تڑپی تھی۔۔۔ گلاس ہاتھ میں پکڑے سلس کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرتا ہوا وہ ہانی کے دل میں مزید اپنے لئے دیوانگی پیدا کر گیا۔۔۔ آیاں۔۔۔!! ہانی نے وہیں سے اسے پکارا۔۔۔ آیاں نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ اور وہیں سے ہاتھ ہلایا۔۔۔ ہانی جو یہ امید لگائے بیٹھی تھی کہ آیاں تو اسے دیکھ کر بھاگتا ہوا اسکے پاس ہے گا مگر یہ کیا۔۔۔ بجھے بجھے قدموں

Posted On Kitab Nagri

سے چلتی ہوئی وہ اسکے پاس گئی۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔؟؟ آیاں نے دوستانہ انداز میں پوچھا۔۔ کہاں وہ محبت کے نرم گرم جذبات جنکی ہانی نے امید کی تھی یہاں تو نارمل انداز تھا۔۔ جیسے انکے بیچ کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔ تمہارے بغیر کیسی ہوں گی۔۔۔؟ ہانی نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے الٹا اس سے سوال کر ڈالا۔۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی آیاں نظریں چرا گیا۔۔۔ آیاں آج میں اپنی ساری کشتیاں جلا کر تمہارے پاس ای ہوں۔۔۔۔۔ تمہاری بننے کے لئے۔۔۔ کیا تم مجھ سے شادی کرو گے۔۔۔۔۔؟؟؟ اسنے آیاں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سوال کیا۔۔۔ مگر اسکی آنکھوں میں اترتی سرد مہری اور غصے کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے سہم گئی۔۔۔۔۔ "میں کیسے یقین کر لوں کہ تمہیں شاہ نے اغوا کیا تھا۔۔۔ یا۔۔۔۔۔!! تم اسکے ساتھ خود گئی تھی۔۔۔۔۔؟؟؟؟ اسنے جو س کاسپ لیتے ہوئے ہانی کے سر پر بم پھوڑا۔۔۔۔۔ ہانی کو لگا وہ پتھر کی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ زبان تالو سے چپک گئی۔۔۔۔۔ ہونٹ سل گئے تھے۔۔۔۔۔ آیاں۔۔۔۔۔؟؟؟ کچھ لمحے بعد وہ اتنا ہی کہ سکی۔۔۔ کیا نہیں تھا اسکی آواز میں۔۔۔۔۔ "مان ٹوٹنے کا درد، دل کے چھلنی ہونے کی جلن۔۔۔۔۔ "آہ۔۔۔۔۔!! آج اسے اپنی بے بسی پر سچ میں رونا آیا۔۔۔۔۔ "جن سے ہم وفا کی امید کرتے ہیں اگر وہی بے وفائی کریں تو درد زیادہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اپنوں کی بے وفائی کا درد تو زیادہ ہوتا ہے نا۔۔۔۔۔!!

www.kitabnagri.com

آج اسے بھی وہ درد ملا جو اسنے اپنے کسی خاص چاہنے والے کو دیا تھا۔۔۔۔۔ درد دل۔۔۔۔۔!!

جواب دو ہانی۔۔۔۔۔؟ آیاں نے اسے سکتے کی حالت میں دیکھ کر پھر سے سوال کیا۔۔۔۔۔ ہانی نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔ الفاظ سب ختم ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ بچی تھی تو اسکی بے

Posted On Kitab Nagri

بسی۔۔۔!! تمہاری خاموشی میرے شک کو سہی ثابت کر رہی ہے۔۔۔ آیاں نے بڑی بے رحمی سے کہا۔۔۔ ہانی کی آنکھوں سے آنسو سرحد پھلانگ چکے تھے۔۔۔ جن کو دیکھ کر آیاں نے سر جھٹکا۔۔۔ آیاں کے فون کی رنگ نے دونوں کے درمیان خاموشی کو توڑا۔۔۔ ہانی نے آنسو صاف کرتے ہوئے ایک نظر فون پر ڈالی تو اسکی آنکھیں مارے صدمے کے کھلی کی کھلی رہ گئی۔۔۔ وہ آیاں کی بے رخی۔۔۔ نفرت۔۔۔ اور شک کی وجہ اچھے سے سمجھ گئی۔۔۔ ہیلو جان۔۔۔!! بس ابھی آیا۔۔۔ وہ کال پک کرتا ہانی کو اکیلا چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔ اور ہانی کو لگا وہ ساری دنیا میں اکیلی رہ گئی ہے۔۔۔



رشیدہ بوا آپ کھانا ٹیبل پر رکھ دیں۔۔۔ ہانی گھٹنوں میں سر دیے رونے کا شغل کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ تبھی دروازہ کھلنے اور شہیر کی آواز سے اسکے اندر خوف کی لہر دوڑ گئی۔۔۔ اب کوئی راستہ نہیں تھا اسکے پاس۔۔۔ ہر طرف سے وہ پھنس چکی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

اب میں شہیر کو کیا جواب دوں گی۔۔۔ اسنے جلدی سے چہرہ صاف کر کے سامنے دیکھا۔۔۔ جہاں شہیر دروازہ لاک کر رہا تھا۔۔۔ اسکے اندر ایک سرد لہر دوڑ گئی۔۔۔ خوف کی۔۔۔!!!

Posted On Kitab Nagri

تھا۔۔۔۔۔ شہیر کو اس روپ میں پہلی بار جو دیکھا تھا۔۔۔ وہ تو بہت نرم اور دھیمے سے لہجے میں بولنے والا انسان تھا۔۔۔۔۔

شہیر نے اسے کلائی سے پکڑ کر آگے کیا۔۔۔۔۔ اور جو الفاظ کہے۔۔۔ ہانی کو یقین ہو گیا کہ واقعی ہی آیاں سے محبت ایک فریب کے سوا کچھ نا تھی۔۔۔ اس کے حقیقی محافظ تو یہی شخص تھا۔۔۔ نامحرم ہو کر بھی اور محرم ہو کر بھی۔۔۔۔۔

"کوئی مرد عورت کے ساتھ کتنا ہی مخلص کیوں نا ہو مگر بغیر کسی رشتے کے اسکا محافظ نہیں ہوتا ہانی بیگم" وہ ہانی کی کلائی بے دردی سے موڑے لال آنکھوں اسے گھورتا ہوا کہ رہا تھا۔۔۔۔۔ اسکی بات سن کر ہانی مزید خود میں سمٹ گئی۔۔۔۔۔ شہیر۔۔۔۔۔ پپ۔۔۔۔۔ پلینز۔۔۔۔۔ درد۔۔۔۔۔ درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ اسنے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اسکی بات سن کر شہیر استہزائیہ انداز میں ہنسا تھا۔۔۔۔۔ درد۔۔۔۔۔؟ درد کی بات کیا کرو ہانی بیگم۔۔۔۔۔ جتنا درد تم نے یہاں دیا ہے وہ اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ اسنے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ ہانی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔۔۔ شہیر نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا۔۔۔۔۔ اور باہر جانے کے لئے مڑا۔۔۔۔۔ جبھی ہانی اس کے پیروں میں گر گئی۔۔۔۔۔ پلینز مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔ شہیر وہیں سن ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

شہیر اسے اپنے پیر پکڑے دیکھ ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔ خدا کا واسطہ مجھ پر رحم کرو۔۔۔۔۔ مجھے مت چھوڑنا۔۔۔۔۔ میں کہاں جاؤں گی۔۔۔۔۔ میرے ساتھ ایسا مت کرو۔۔۔۔۔ ہانی نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اس کے الفاظ سن کر شیر

Posted On Kitab Nagri

ایک لمحے کے لئے رکا۔۔۔ دل میں رحم کا جذبہ ابھرا تھا۔۔۔ لیکن جیسے ہی ہانی کی وہ باتیں۔۔۔ اس قدر بے باکی سے آیاں اور اور اپنی محبت کا ذکر کرنا۔۔۔ اس سب نے اسے انتقام کی آگ میں پھر سے دھکیل دیا۔۔۔ ایک جھٹکے سے اسنے ہانی کو خود سے الگ کیا۔۔۔ اور بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا۔۔۔ آئندہ کے بعد میرے ساتھ ایسی حرکت مت کرنا۔۔۔ اسکا اشارہ پاؤں پکڑنے والی بات کی طرف تھا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ میں وہی کروں گی جو تم کہو گے۔۔۔ پر پلیر میرے ساتھ ایسا مت کرو۔۔۔ وہ روتے ہوئے اسکی منتیں کرنے لگی۔۔۔ شہیر نے قدرے حیرت اور غصے کے ملے جلے جذبات سے اسے دیکھا۔۔۔ تم کیسی لڑکی ہو۔۔۔؟ ہاں۔۔۔؟ ایک مرد نے ٹھکرا دیا تو دوسرے کے پاس چل پڑی ہو۔۔۔ ذرا سالحاظ اور شرم نہیں تم میں۔۔۔؟ وہ خود جانتا تھا۔۔۔ کہ وہ کتنے سخت الفاظ استعمال کر رہا تھا۔۔۔ مگر جان بوجھ کر انجان بنا ہوا تھا۔۔۔

ہانی اتنے سخت الفاظ سن کر کنگ ہو گئی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم مجھے آیاں کے پاس لے کر جاؤ۔۔۔ یا اس سے شادی کرنے کے لئے کہو۔۔۔ میں تو اپنے ماں باپ کی مرضی پر راضی ہو کر اپنے محبت کو دبائے آگئی تھی۔۔۔ پر اس جذبے کو بھڑکانے والا کون تھا۔۔۔؟ ہاں۔۔۔؟ اس غیر مرد کے پاس شادی کا پیغام لے کر بھیجنے والا کون تھا۔۔۔؟ تم یا میں۔۔۔؟ مگر نہیں غیرت تو صرف عورت کے معاملے میں جاگتی ہے۔۔۔ مگر کوئی سمجھتا نہیں۔۔۔ کیوں کہ کوئی سمجھنا نہیں چاہتا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد وہ اتنا بولنے کے قابل ہوئی۔۔۔ اور کہتے ہی وہ کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

شہیرا اسکی باتیں سن کر ساکت رہ گیا۔۔ جہاں اتنا بڑا ظرف دکھا کر اسنے ہانی کو بھیج تو دیا تھا۔۔۔ اس غیر مرد کے پاس۔۔۔۔!!

تو یہاں اسکی اعلیٰ ظرفی کہاں گئی تھی۔۔

"مگر وہ کیا ہے نا۔۔۔ ٹھکرائے جانے کا غم بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔۔۔ جس سے وہ دونوں گزر رہے تھے۔۔۔۔۔"



رات کافی گزر چکی تھی۔۔۔ نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔ ہانی ابھی تک کمرے میں نہیں آئی تھی۔۔۔ کافی دیر سائیڈیں پلٹنے کے بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ نا جانے وہ بے وقوف لڑکی کہاں چلی گئی ہے۔۔۔ "دل ذرا سا فکر مند ہوا تھا اس لڑکی کے لئے اسکا۔۔۔۔!!"

Posted On Kitab Nagri

پیروں میں چپل پہنے وہ باہر نکل گیا۔۔۔ پورے گھر میں دیکھنے کے بعد وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی۔۔۔ تو اسے
فکر نے آگھیرا۔۔۔ باہر نکل کر اسنے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔ تو وہ اسے لان میں بیٹھی ہوئی نظر آئی۔۔۔ اسکی کمر
شہیر کی طرف تھی۔۔۔ شیریں نے بے اختیار سکون کی سانس لی۔۔۔

اسکے دھیمے لہجے میں بڑبڑانے کی آواز سن کر اسکے قدم خود بخود اسکی طرف بڑھنے لگے۔۔۔

قریب جا کر اسنے جو کچھ سنا۔۔۔ اسکی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔ اسے لگا اسکی دماغ کی شریانیں پھٹ جائیں
گی۔۔۔ اب بھی۔۔۔؟ مطلب حد ہو گئی تھی۔۔۔ ابھی تک اسکا خیال رکھے بیٹھی تھی وہ۔۔۔۔۔
ادھر وہ بولے جارہی تھی۔۔۔

"آیاں تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔ میں نے تو صرف تم سے محبت کی تھی۔۔۔ تم نے پھر کیوں ایسا
کیا میرے ساتھ۔۔۔ تم بہت برے ہو۔۔۔ وہ روتے ہوئے کہ رہی تھی۔۔۔ ارد گرد سے بے
نیاز۔۔۔۔۔!!!"

مگر شہیر سے برداشت کرنا مشکل ہو گیا۔۔۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اسکے سر پر جا کر دھاڑا۔۔۔

ہانی۔۔۔۔۔!!!

Posted On Kitab Nagri

ہانی-----!!

وہ غصے سے دھاڑا۔۔۔۔۔ اسکی آواز سن کر ہانی ڈر کر اچھلی۔۔۔۔۔ جسم خوف سے کپکپانا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ ایک اور غلطی۔۔۔۔۔!! پھر سے سزا۔۔۔۔۔!!!

اسکا دل یہ سوچ کر سہم سا گیا تھا۔۔۔۔۔

کھڑی ہو جاؤ۔۔۔۔۔ وہ پھر سے دھاڑا۔۔۔۔۔

ایک منٹ کی دیری کے بغیر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔ جھکا ہوا چہرہ اور ٹانگوں کی کپکپاہٹ اسکے خوف زدہ ہونے کا پتا دے رہی تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنی صفائی دیتی۔۔۔۔۔ شہیر نے بازو سے اسے پکڑا۔۔۔۔۔ اور کھینچتا ہوا اندر لے گیا۔۔۔۔۔

وہ بے بسی سے پیچھے کھینچتی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



او کے مہمیں اب چلتی ہوں سونے۔۔۔۔۔ گڈنائٹ۔۔۔۔۔ ماہی کافی دیر سے مہم سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔
اب اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ او کے بیٹا گڈنائٹ۔۔۔۔۔ مہم نے اسکا ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئی اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں آکر وہ ڈریسنگ کے سامنے بال برش کرنے لگی اسکی عادت تھی رات کے وقت بال برش کرنے کی۔۔۔۔۔

مسیح کی رنگ پر اسنے پلٹ کر فون اٹھایا۔۔۔۔۔ سامنے کسی انجان نمبر سے مسیجز آئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ کون ہو سکتا ہے۔۔۔؟ اسنے سوچتے ہوئے ان باکس کھولا۔۔۔۔۔ ہیلو میں سارم!! تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے اگر اجازت ہو تو۔۔۔۔۔

اوووو۔۔۔ اسکا مسیج پڑھ کر اسکے لب سیٹی کے انداز میں ہوئے۔۔۔۔۔ تو یہ وہ جناب ہیں شیریں بھائی کے دوست۔۔۔۔۔ جسکے ساتھ ڈانس کیا تھا۔۔۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئی سوچنے لگی۔۔۔۔۔ اسے وہ ڈیسنٹ ساسارم بہت اچھا لگا تھا۔۔۔۔۔ اسنے اوکے کا مسیج کیا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دومنٹ بعد ہی کال آگئی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔ کیسی ہو ماہی۔۔۔۔۔

ٹھیک آپ سنائیں۔۔۔۔۔

اسنے رسمی انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔ اور بس تم سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اسکے علاوہ ابھی کوئی اور بات نہیں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی کہیے۔۔۔۔؟

ماہی میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔۔۔ اور اپنے پیرنٹس کو تمہارے گھر بھیجنا چاہتا ہوں۔۔۔ وہ تو آج ہی آرہے تھے۔۔۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ تمہاری رائے جان لوں۔۔۔ وہ شائستہ لہجے میں اپنی بات کرتا ماہی کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر گیا۔۔۔۔

دونوں کے بیچ معنی خیزی خاموشی چھا گئی۔۔۔۔

جسے تھوڑی دیر بعد سارم کی آواز نے توڑا۔۔۔۔

میں اس خاموشی کو ہاں سمجھوں۔۔۔۔؟

وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔۔

جو دل چاہے۔۔۔۔ وہ تیزی سے شرمیلے لہجے میں کہتی کال کاٹ گئی۔۔۔۔ اس کے اس انداز پر سارم کے چہرے پر

مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

شہیر نے کمرے میں داخل ہو کر جھٹکے سے ہانی کا بازو چھوڑا۔۔۔ وہ خوف زدہ سی دیوار سے جا لگی۔۔۔۔۔ شہیر دروازہ لاک کر کہ واپس پلٹا۔۔۔۔۔ آگ برساتی آنکھوں سے اس نے ہانی کو دیکھا۔۔۔۔۔ جو اسے دیکھ کر خوف سے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔۔۔ جیسے کہ رہی ہو کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔

کیا چاہتی ہو تم۔۔۔۔۔؟؟ کیوں بار بار اسکا نام لے کر میرا خون جلاتی ہو۔۔۔۔۔ مت بھولو ہانی میں ایک مشرقی مرد ہوں۔۔۔۔۔

اور تم ہو کہ اسکا نام لے کر بار بار میرا صبر آزمانے کی کوشش کر رہی۔۔۔۔۔ تمہارا وجود کتنی مشکل سے برداشت کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

تم جان جاؤ۔۔۔۔۔ تو اس گھر میں ایک لمحہ بھی نارو کو۔۔۔۔۔

اس نے ہانی کا ذلت سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

وہ بھی تو آخر شہیر تھا۔۔۔۔۔ اپنا بدلہ لینا اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔۔ جو کچھ ہانی اس کے ساتھ کر رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ اسی کا حساب لے رہا تھا۔۔۔۔۔ دوبارہ اسکا نام ناسنوں تمہارے منہ سے۔۔۔۔۔ یہ رشتہ ویسے بھی ٹکنے والا نہیں ہے زیادہ دن تک۔۔۔۔۔ وہ سفاکیت سے مسکرایا۔۔۔۔۔ ہانی کا دل دہل گیا تھا۔۔۔۔۔ اسکی بات سن کر۔۔۔۔۔!!!



Posted On Kitab Nagri

وہ آفس میں بیٹھا فائل پڑھنے میں مصروف تھا۔۔۔ کچھ امپورٹنٹ کیس چل رہا تھا۔۔۔ وہ اسی میں بزی
تھا۔۔۔

جبھی کال آنے پر اسنے فائل سے سراٹھایا۔۔۔ اور بے زاری سے فون کی طرف دیکھا۔۔۔ ہانی کی ماما کی کال آ
رہی تھی۔۔۔ وہ ایک دم سیدھا ہو گیا۔۔۔

سلام دعا اچھے سے کرنے بعد انہوں نے بتایا۔۔۔ کہ ماہی کے رشتے کے لئے کچھ لوگ آرہے ہیں۔۔۔
تو وہ اور ہانی آج شام کو انکے گھر آجائیں۔۔۔

جی آئی ہم آجائیں گے۔۔۔ وہ مصنوعی خوش دلی سے بولا۔۔۔

چلو بیٹا اپنا دیہان رکھنا۔۔۔ وہ خوش دلی سے خدا حافظ کہ گئیں۔۔۔

اسنے ہانی کو کال کرنے کا سوچا۔۔۔ جبھی کسی سوچ پر ایک زہریلی مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی تھی۔۔۔

اسنے ہانی کو کال ملائی۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

ہانی تیزی سے الماری سے اپنے لئے کوئی اچھا سا ڈریس سلیکٹ کر رہی تھی۔۔۔ اب یہی راستہ بچا تھا۔۔۔ وہ بس شہیر کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔۔۔ پرانی باتوں کو بھلا کر۔۔۔ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ فریش ہونے کے لئے واشروم کی طرف بڑھی ہی تھی۔۔۔ کہ کال آنے پر واپس مڑی

شہیر کا نام دیکھ کر اسے لگا وہ حیرت سے بیہوش ہو جائے گی۔۔۔

وہ کھڑوس اسے بھلا کیوں کال کرنے لگا تھا۔۔۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے کال پک کی۔۔۔

سنو ہانی۔۔۔ تیار ہو جانا شام کو تمہیں اپنے گھر جانا ہے۔۔۔

شہیر نے اپنے لہجے کو خوف ناک بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ ہانی کے جسم میں ایک سرد لہر دوڑ گئی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کک۔۔۔ کیوں۔۔۔؟

اس نے کی خدشات کے تحت پوچھا۔۔۔

کیا تم نہیں جانتی۔۔۔؟ جب کہ وجہ تم خود ہو۔۔۔۔۔ وہ سختی سے بولا۔۔۔

نہیں پلیز۔۔۔ اس کا رونا شروع ہو چکا تھا۔۔۔ بس اب ڈرامہ شروع نہیں کرنا۔۔۔ ورنہ تمہارے گھر والوں

کو ساری حقیقت بتا دوں گا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ناگواری سے کہتا کال کاٹ گیا۔۔۔۔

ہانی خوف سے سن ہو گئی تھی۔۔۔۔

شہیر نے سٹائل سے اپنے بال پیچھے کئے۔۔۔ اور مسکراتا ہوا اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔

بدلہ لینا تو ضروری تھا نا اسکے لئے۔۔۔۔۔

اور تیر عین نشانے پر لگا تھا۔۔۔۔

ہانی تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔۔

وہ شام کو گھر آیا تو ہانی کو گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھا دیکھ کر غصے سے بولا۔۔۔۔۔

اسکی آواز پر ہانی نے اپنی سوجی ہوئی سرخ آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں ایسا کچھ تھا۔۔۔ جس

سے شہیر کا دل دہل گیا تھا۔۔۔۔

کوئی مشابہت تھی جس نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

وہ یک تک اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ جب ہی ہانی کی آواز پر اسکا سکتا ٹوٹا۔۔۔۔

""کیا ہے۔۔۔ میرے حلے کو۔۔۔؟؟ کیا وہ عورت جس کا گھرا جڑ رہا ہو۔۔۔ جس کے جینے کی امید ہی چھینی

جا رہی ہو۔۔۔۔ وہ گھر میں ایسے تیار ہو کر بیٹھے گی۔۔۔۔۔""

Posted On Kitab Nagri

وہ بے تاثر انداز میں بولی۔۔۔

اسکی بات پر شہیر ایک لمحے کے لئے چپ ہو گیا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اسکے تیز دماغ نے ایک اور پلان بنا ڈالا تھا۔۔۔۔

وہ الماری کی طرف بڑھا۔۔۔۔

اور اپنے پسندیدہ جوڑا نکال کر ہانی کی طرف بڑھایا۔۔۔۔ جلدی سے اسے پہن کراؤ۔۔۔۔

اسنے آرڈر دیا۔۔۔۔ ہانی بغیر چوں چراں کئے جوڑا پکڑے فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔

شہیر باقی کے کام سوچنے لگا۔۔۔۔۔



www.kitabnagri.com



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ماہی۔۔۔ بیٹا ہانی کو کال کرو۔۔۔ ابھی تک اے نہیں وہ لوگ۔۔۔

آمنہ بیگم نے ماہی کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔۔۔ www.kitabnagri.com

پنک شارٹ شرٹ اور سفید پاجامہ پہنے وہ بلاشبہ بہت پرکشش لگ رہی تھی۔۔۔

کرلی کٹے ہوئے بال کندھے کی سائڈ پر ڈالے ہوئے تھے۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہے میری گڑیا۔۔۔ اللہ پاک نظر بد سے بچائیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب جلدی سے فون کروہانی کو۔۔۔۔۔

زندگی میں کوئی ایسا کام نہیں جو اس لڑکی نے سیدھا کیا ہو

وہ بڑبڑاتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔۔۔

ماہی نے سیل اٹھایا۔۔۔ اورہانی کو کال کرنے لگی۔۔۔۔



شہیر صوفے پے بیٹھاہانی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ جو نہانے کی بجائے شاید پانی سے جنگ کر رہی تھی۔۔۔

وہ یہی سوچ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔ کہ فون رنگ کرنے پر اسکی توجہ ٹوٹی۔۔۔

ماہی کی کال تھی۔۔۔ اسنے اٹینڈ کی۔۔۔

ہیلو۔ ماہین کیسی ہو۔۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ میں ٹھیک بھیا آپ سناؤ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

حال چال پوچھنے کے بعد اسنے ہانی کا پوچھا۔۔۔

وہ تیار ہو رہی ہے۔۔۔

بس ہم ابھی نکلتے ہیں۔۔۔ شہیر نے جلدی سے جواب دیا۔۔۔ اوکے ہم انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔

خدا حافظ۔۔۔!!!

وہ کال کاٹ گئی۔۔۔

شہیر تیزی سے اٹھا۔۔۔ اور واشروم کا دروازہ بجایا۔۔۔۔۔

ہانی فوراً سے پہلے باہر نکلو

اسنے سختی سے کہا۔۔۔

مگر بے سود۔۔۔۔۔

ہانی۔۔۔۔ میں آخری بار کہہ رہا ہوں نہیں تو اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

اس بار اسنے دھمکی دی۔۔۔

جسکا اثر فوراً ہوا تھا۔۔۔

ایک لمحے میں دروازہ کھل گیا۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

نیوی بلیو کلر کے ڈریس میں گیلے بکھرے بال لئے وہ سوگوار ساحسن لئے کھڑی تھی۔۔۔

شہیر نے بامشکل اسکا ہوش رباحسن سے نگاہیں چرائیں۔۔۔

اور کلائی سے پکڑ کر اسے ڈریسنگ کے سامنے لے گیا۔۔۔

میں نے سوچا کہ اپنی بیوی کو آخری بار تو دیکھ رہا ہوں تو کیوں نا اچھے سے تیار ہوا دیکھ لوں۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔

جلادینے والی مسکراہٹ۔۔۔۔۔!!

ہانی کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔

اسکے بالوں میں نرمی سے برش کرتے ہوئے وہ مزے سے گنگنا رہا تھا۔۔۔۔۔

گہرے گہرے سانس لے کر وہ خود کو بامشکل کمپوز کئے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اب یہ لپسٹک لگاؤ۔۔۔

اسنے لائٹ پنک لپسٹک اسکی طرف بڑھائی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جسے ہانی نے خاموشی سے تھام کر اسکے حکم کی تائید کی۔۔۔

پرفیکٹ۔۔۔۔۔!!!!

اسے تنقیدی نظروں سے دیکھتے ہوئے اسنے مسکراتے کہا۔۔

تمہیں دیکھ کر سچ میں لگ رہا ہے۔۔۔

کہ تمہارا شوہر تم سے خوش نہیں اور تمہیں اپنے ماما بابا کے گھر واپس چھوڑنے جا رہا ہے۔۔۔

وہ باز نا آیا۔۔۔۔

ہانی پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔ ضبط کے سارے باندھن ٹوٹ گئے تھے۔۔۔

چلو اب یہ ڈرامے نہیں چلیں گے۔۔۔۔

وہ اسے کھینچتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

السلام و علیکم۔۔۔۔۔!!!

شہیر نے گھر میں داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں سوال کیا۔۔۔

ارے و علیکم السلام۔۔۔۔۔!!!!

پیٹاندر او۔۔۔ احمد صاحب نے آگے بڑھ کر اسے گرم جوشی سے گلے سے لگا لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پچھے سر جھکائے ہانی بھی کھڑی تھی۔۔۔

ارے گڑیا۔۔۔ کیا بات ہے بابا سے نہیں ملو گی۔۔۔

انہوں نے بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہانی تیزی سے انکے سینے سے لگ کر رونے لگ گئی۔۔۔

ارے ہانی میری بیٹیاں کیوں رہی ہو۔۔۔۔

انہوں نے حیرانی سے اسکا سر تھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آنکل۔۔۔ وہ یہ کافی دنوں سے آپکو مس کر رہی تھی۔۔۔ اور مجھے ٹائم نہیں مل رہا تھا اسے یہاں لانے کا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شہیر گڑ بڑا گیا۔۔۔۔

اس بیوقوف لڑکی کا کوئی پتا نہیں تھا۔۔۔

معافیاں مانگنا شروع کر دیتی۔۔۔۔

چلو کوئی نہیں بیٹا اب تو مل لیا نا۔۔۔

انہوں نے نرمی سے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی کچھ حیرانی خوف اور ناراضگی بھری نظروں سے شہیر کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

جواسے سخت نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

پتا نہیں اب اسکا کیا پلان ہے۔۔۔۔۔

اسنے سوں سوں کرتے ہوئے سوچا۔۔۔۔۔

اور ماما اور ماہی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

جن سے وہ ظالم دشمن مل رہا تھا۔۔۔۔۔

ماہی اسے دیکھتے ہی لپٹ گئی۔۔۔۔۔

یہ تم کس خوشی میں اتنا تیار ہوئی ہو۔۔۔۔۔

اسنے تنقیدی نظروں سے ماہی کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

کچھ تو گڑ بڑ اسے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب یار پاگل تو نہیں ہو گئی تم۔۔۔۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

ماہی نے حیرانی سے دیکھا۔۔۔۔

ہانی نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

یار بتا بھی دو۔۔۔۔

شہیر بھائی تمہیں یہاں کیا کہ لے کر آئے ہیں۔۔۔۔؟

ماہی نے بہت ہی غلط سوال کر ڈالا۔۔۔۔

ہانی کی سٹی گم ہو گئی۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ مجھے ملوانے لائے ہیں۔۔۔۔

وہ اٹک اٹک کر بامشکل کہ پائی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اوو۔۔۔۔ اچھا شہیر بھائی

تمہیں سر پرانز دینا چاہتے تھے۔۔۔۔

ماہی نے خود ہی سے نقطہ نکال لیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یار آج میرے رشتے کے لئے آرہے ہیں سارم اور اسکی فیملی-----

ماہی نے شرماتے ہوئے ہانی کے سر پر بم پھوڑا-----

کیا----- وہ ششدر رہ گئی-----

پھر نگاہ شیریں پر پڑی-----

جس نے ہانی کو دیکھ کر ایک بھرپور سائل پاس کی-----

اور اپنے سٹائل سے بالوں کو پیچھے کرتا احمد صاحب سے باتیں کرنے میں مصروف ہو گیا-----

ہانی نے دل پر ہاتھ رکھا-----

جو پوری رفتار سے دھڑک رہا تھا-----

اففففف----- اسکا دل چاہا وہ دھاڑیں مار مار کر روئے-----

www.kitabnagri.com

مگر ہائے مئے مئے-----

اسکی بے بسی-----!!!!



انکل آپ نے لڑکے کے بارے میں تو بتایا نہیں-----

Posted On Kitab Nagri

شہیر احمد صاحب سے شکوہ کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

ارے بیٹا۔۔۔۔ بس کچھ دیر صبر کر لو۔۔۔۔

لڑکا بھی دیکھ لینا۔۔۔۔ اور سرپرائز بھی۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔۔

سرسپرائز۔۔۔۔؟؟؟

وہ حیران ہوا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔ سرسپرائز۔۔۔۔ وہ مسکرا کر اسکا کندھا تھکتے ہوئے بولے۔۔۔۔

چلیں ویٹ۔۔۔۔ کر لیتے ہیں۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ کندھے اچکا کر بولا۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔!! ہانی ہاتھ میں کیک پکڑے احمد صاحب کو بلاتی ہوئی ای۔۔۔۔

جی بابا کی جان۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بابا دیکھیں۔۔۔ آج فرسٹ ٹائم مجھ سے کیک اچھا بنا ہے۔۔۔ ورنہ تو ہمیشہ جل ہی جاتا ہے۔۔۔۔۔

اسکی انداز میں بچوں جیسی خوشی تھی۔۔۔

ارے واہ۔۔۔ بابا کو ٹیسٹ کرواؤ۔۔۔

یہ لیں۔۔۔ ہانی نے ایک پیس اٹھا کر انکے منہ میں رکھا۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ می۔۔۔۔۔ وہ مزے لے کر کھاتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔

ہانی خوشی سے ہنس پڑی۔۔۔ کچھ دیر پہلے والے خوف کا شائبہ تک بھی اسکے چہرے پر نہیں تھا۔۔۔۔۔

ارے ہمیں بھی کوئی ٹیسٹ کروائے گا یا ہم مظلوم محروم رہ جائیں گے۔۔۔۔۔

کیوں انکل۔۔۔۔۔؟؟

شہیر کی بات پر جہاں احمد صاحب کا قہقہہ گونجا۔۔۔۔۔

وہاں ہانی کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

ارے پیٹا۔۔۔ آپ شہیر کو بھی دو میں ابھی آیا۔۔۔۔۔

وہ دامن بچا کر نکل گئے۔۔۔۔۔

ہانی نے کیک اسکے سامنے رکھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور بھاگنے والی کرنے لگی تھی۔۔۔۔

کہ شہیر کی بات پر اسکے قدم روک گئے۔۔۔

جس طرح اپنے بابا کو اپنے ہاتھ سے کھلایا۔۔۔

ہمیں بھی یہ اعزاز بخشیں نا۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

بڑے ہی سکون سے کہ کروہ ٹانگ پر ٹانگ دھرے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

ہانی نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔۔

ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔

چھری اور کانٹا اٹھا کر وہ اب اس کام میں جت گئی تھی۔۔۔۔۔

ارے اور سناؤ پر خود ار۔۔۔

جواب کیسی جارہی ہے۔۔۔ احمد صاحب نے محبت سے اپنے وجیہ داماد کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

انگل ایک دم پرفیکٹ۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

اسکے انداز پر احمد صاحب مسکرا اٹھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب لاؤنچ میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔ ہانی اور ماہی اپنی باتوں میں مصروف تھیں۔۔۔

شہیر احمد صاحب سے باتوں میں مصروف تھا۔۔۔

آمنہ بیگم کچن میں کھڑی اپنی نگرانی میں پکوان تیار کروا رہی تھیں۔۔۔

سرجی مہمان آگئے ہیں۔۔۔

ملازم نے آکر اطلاع دی۔۔۔

ماہی کے چہرے پر لالی دوڑ گئی۔۔۔

ہانی اسے چھیڑتے ہوئے اندر لے گئی۔۔۔

چلو بیٹا۔۔۔



احمد صاحب نے شہیر کے کندھے پر پھیلا یا۔۔۔ جی انکل www.kitabnagri.com

وہ مسکراتے ہوئے انکے ساتھ چل پڑا۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

اب شرافت سے یہاں بیٹھ جاؤ اور اپنی بتیسی کو اسکی جگہ پر رکھو۔۔۔۔۔

ہانی نے ماہی کے سر پر چیت لگائی۔۔۔

جس کے دانت ہی اندر نہیں جارہے تھے۔۔۔۔

اسکو خوش دیکھ کر ہانی نے دل میں بہت سکون محسوس کیا۔۔۔۔۔

اللہ پاک تمہیں ہمیشہ ایسے ہی مسکراتا ہوا رکھیں۔۔۔۔۔

ہانی نے اسے دیکھ کر دل میں دعادی



السلام و علیکم !!! انکل۔۔۔۔۔

جانی پہچانی سی آواز پر شہیر نے نگاہیں اٹھا کر تیزی سے آواز کی سمت میں دیکھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ کسی کام سے واپس اندر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

تب تک احمد صاحب مہمانوں کا استقبال کر چکے تھے۔۔۔۔۔

وہ جو بھی تھا اسکی شہیر کی طرف مڑ گئی۔۔۔۔۔

احمد صاحب اسے گلے لگا رہے تھے۔۔۔۔۔

ارے شہیر بیٹا ملنا نہیں ہے کیا مہمانوں سے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمد صاحب نے آواز لگائی۔۔۔۔

وہ تیزی سے انکی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

سارم۔۔۔۔۔۔؟

شہیر کی طرف جیسے ہی اس لڑکے نے منہ موڑا۔۔۔۔

شہیر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔۔

ہاں یار اب منہ بند کر مکھی چلی جائے گی۔۔۔۔

سارم شرارت سے کہتا ہے گرم جوشی سے گلے لگا گیا۔۔۔۔ کیسا لگا سر پرانز۔۔۔۔ احمد صاحب

مسکراے۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مگر شہیر کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

تم نے بتایا کیوں نہیں کہ ماہی کے لئے سارم کا رشتہ آیا ہے۔۔۔ شہیر نے ہانی کو کمرے میں لاتے ہی نہایت ہی بے تکہ سوال کیا۔۔۔

ہانی نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔

تم شاید بھول رہے ہو کہ تم مجھے کیا ڈرامہ کر کہ یہاں لے کر ہے تھے۔۔۔

جس بات کی میرے فرشتوں کو بھی خبر نہیں۔۔۔

تم وہ مجھ سے کیسے پوچھ سکتے ہو۔۔۔

وہ طنز کرتے ہوئے بولی۔۔۔

زیادہ زبان مت چلاؤ۔۔۔

وہ بھڑک اٹھا۔۔۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا جو تم غصے سے اپنے حواس ہی کھونے لگو۔۔۔

وہ پھر بھی باز نا آئی۔۔۔

اپنی حد میں رہ کر زبان چلاؤ۔۔۔

اور ہاں میں یہ رشتہ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

سارم میرے بھائیوں کو طرح ہے اسکی زندگی برباد نہیں کروں گا میں ----

جو کچھ تم نے کیا ---- کل کو تمہاری بہن ----

وہ الفاظ ادھورے چھوڑتا ہانی کے سر پر بم پھوڑ چکا تھا ----

نہیں شہیر ---- خدا کہ لئے رحم کرو ----

ایسا مت کرو میری بہن کی خوشیاں مت برباد کرو ----

ہانی روتے ہوئے اسکے آگے ہاتھ جوڑ گئی ----

میں کیسے یقین کر لوں کہ جو کچھ تم نے کیا ---- کیا تمہاری بہن ----

اس سے آگے وہ الفاظ کو روک گیا ----

اتنا سنگ دل تھا نہیں جتنا اسے حالات نے بنا دیا تھا ----

وہ بہت معصوم ہے شہیر ---- وہ ایسی نہیں ہے ----
www.kitabnagri.com

وہ درد کی انتہا پر پہنچ گئی تھی ---- ایک غلطی کی اتنی بڑی سزا ----

یہاں پر غلطی شہیر کی بھی تھی ----

جہاں اسے لگا تھا کہ اسکی سانسیں روک جائیں گی ----

Posted On Kitab Nagri

شہیر نے تنفر بھری نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔

اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

ہانی آنسو صاف کرتی بے بسی سے اسے دیکھتی رہ گئی

بھی ہمیں تو یہ رشتہ منظور ہے۔۔۔۔

اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ منگنی کی رسم آج کر لی جائے۔۔۔۔

سارم کے والد نے ہاتھ کھڑا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مگر اتنی جلدی۔۔۔۔؟

احمد صاحب نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں بھلا سوچنا کس بات کا۔۔۔۔

سارم اپکا دیکھا بھالا بچہ ہے۔۔۔۔ اپنا بزنس سنبھالا ہوا ہے۔۔۔۔

ماشائے اللہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے۔۔۔۔



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تو اعتراض کیسا۔۔۔۔۔

انہیں کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے آمنہ بیگم کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

انہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں رضامندی ظاہر کر دی۔۔۔۔۔

انہوں نے جوں ہی شہیر کی طرف نگاہ موڑی۔۔۔۔۔

ہانی کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔۔۔۔

شہیر نے ایک کٹیلی نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔۔

اور احمد صاحب کو ہاں کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

ہانی نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔۔

احمد صاحب کی اجازت پر منگنی کی رسم شروع ہوئی۔۔۔۔۔

پتا نہیں اسکی خاموشی کیا طوفان لائے گی۔۔۔۔۔

ہانی نے سارم کے ساتھ خوشی سے سرخ چہرہ لئے بیٹھی ماہی کو دیکھ کر سوچا۔۔۔۔۔



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مگر کبھی ایسا ہوتا ہے۔۔۔۔

کہ انسان کو جس چیز سے خوف آتا ہے۔۔۔۔

وہ اسکے لئے خوشی کا باعث بن جاتی ہے۔۔۔۔

یہ تو قدرت کے فیصلے ہیں۔۔۔۔

اور اسکے فیصلوں کی حکمت تک ہماری سوچ کی رسائی ممکن نہیں۔۔۔۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی جیولری اتار رہی تھی۔۔۔۔

چہرے پر دھیمی سی مسکان پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

ماہی کو خوش دیکھ کر اسے اپنا ہر غم بھول گیا تھا۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے اسے اتنا پیار کرتی تھی۔۔۔۔

وہ وہی تو تھیں۔۔۔۔

ساتھی کی کمی ہانی کو ہمیشہ محسوس ہوتی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر جب ماہی اس دنیا میں ای۔۔۔۔

اسے لگا وہ مکمل ہو گئی۔۔۔۔

ہر وقت اسے پیار کرنا۔۔۔۔ اسکی ہر خواہش پوری کرنا اس کے لئے گویا فرض تھا۔۔۔۔

مگر شہیر کی اس بات نے اسکا دل دہلا دیا تھا۔۔۔۔

اگر اسکی طرح ماہی کی محبت اس سے چھین گئی تو۔۔۔۔؟

چلو اسکے ساتھ تو فریب ہوا تھا۔۔۔۔

مگر ماہی۔۔۔۔؟ اسے تو عزت کے ساتھ محبت ملی تھی۔۔۔۔

چھوٹی ہو کر بھی وہ بڑا فیصلہ کر گئی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اپنے بڑوں کو راز میں شریک کیا۔۔۔۔

کاش میں بھی ایسا کر لیتی۔۔۔۔

یا کاش میں محبت ناکرتی۔۔۔۔

تو آج مجھے شہیر کے سامنے اتنی ذلت سے نار ہنا پڑتا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر یہ تو قسمت کی بات ہوتی ہے

اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتے ہوئے وہ زخمی سا مسکرائی ----

عین اسی وقت شہیر کمرے میں داخل ہوا ----

اس کی تیز نگاہوں سے ہانی کی مسکراہٹ پوشیدہ نہ رہ سکی ----

بہت ہنسی آرہی ہے نا تمہیں ----

ہانی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا ----

www.kitabnagri.com

میرا گھر تو برباد کیا ----

میری زندگی میں تو آگ لگائی ----

اب کسی اور کا گھر برباد کر کہ خوشیاں منا رہی ہو ----

وہ غصے سے دھاڑا ----

Posted On Kitab Nagri

امید ہے مجھے میرا رب مجھے معاف کر چکا ہو گا۔۔۔۔

مگر پتا نہیں اسکے بندے کس طاقت کا زور دکھاتے ہیں۔۔۔۔

اسنے شہیر کا لال چہرہ دیکھتے ہوئے بھنویں اچکا کر کہا۔۔۔۔

آج الگ روپ سے ہی وہ شہیر کے سامنے ای تھی۔۔۔۔

تم نے میرے ساتھ جو کرنا ہے کر لو۔۔۔۔

مگر میری بہن کی زندگی مت برباد کرو۔۔۔۔

بس اتنی التجا ہے۔۔۔۔

وہ اتنا کہتی تیزی سے کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

شہیر نے غصے سے ٹیبل کو ٹھوکر ماری تھی۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

وہ ہمیشہ ہی اسے غلط ثابت کر جاتی تھی۔۔۔۔ میرا کوئی قصور نہیں۔۔۔۔ کچھ غلط نہیں کیا میں نے۔۔۔۔

وہ بڑبڑایا۔۔۔۔

کسی کی غلطی کی سزا کسی اور کو دینا کیا غلط نہیں تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اسے کون سمجھاتا۔۔۔۔۔!!



شام کا وقت تھا ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔۔ موسم بہت خوبصورت تھا۔۔۔ کالے بادلوں نے آسمان کو گھیرا ہوا تھا۔۔۔

وہ لان میں کھڑی موسم سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ٹھنڈی ہوا سے اسکے گھنے بال اڑ رہے تھے۔۔۔۔۔

چند اوارہ لٹیں اسکے گلابی نرم رخسار کو چوم رہی تھی۔۔۔۔۔

اسی وقت شہیر جو کسی کام سے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

اسکی نظر آنکھیں بند کئے موسم کو محسوس کرتی ہانی پر پڑی۔۔۔۔۔

وہ اسے اس منظر کا حصہ لگی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے قدم بے اختیار رک گئے۔۔۔

مبہوت سا وہ اسے وہیں کھڑا دیکھے گیا۔۔۔

دل چاہا اسے جا کر چھو لے۔۔۔

مگر انا آڑے آگئی۔۔۔

کچھ سمجھ نا آیا اپنی کیفیت کے بارے میں

اور پھر

فون نکال کر اسنے کیمرہ کھولا۔۔۔

اور ہانی کو فوکس کیا۔۔۔

کلک کی آواز کے ساتھ وہ اسکے فون میں سیو ہو گئی۔۔۔۔۔

ہلکی ہلکی بوندیں زمین پر گرنا شروع ہو گئیں۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

وہ وہیں کھڑی تھی۔۔۔

شہیر پر اسکی نگاہ نہیں پڑی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ورنہ یہاں ٹھہرنا اسکے بس میں ناہوتا۔۔۔۔

اچانک بارش نے زور پکڑا۔۔۔۔

چند ہی لمحوں میں وہ پوری طرح بھیگ گئی تھی۔۔۔۔

شہیر نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جہاں اسکی آنکھوں سے گرتے آنسو بارش میں مل گئے تھے۔۔۔۔

ناجانے وہ کیسے پہچان گیا تھا۔۔۔۔

وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔

تاکہ اسے اندر جانے کو کہے۔۔۔۔ کہیں ٹھنڈ سے وہ بیمار نا پڑ جائے۔۔۔۔

بس کوئی تو بہانہ چاہئے تھا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

ایسے ہی سہی۔۔۔۔!!

ہانی۔۔۔۔

اسنے اسکے قریب جا کر اسے پکارا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عین اسی وقت ہوا کا تیز جھونکا آیا۔۔۔۔۔

ہانی کا دوپٹا تیزی سے پھڑ پھڑایا۔۔۔۔۔

اور شہیر سے لیٹ سا گیا۔۔۔۔۔

ہانی نے بے یقینی سے پلکیں جھپکیں۔۔۔۔۔

پانی موتیوں کی صورت میں ٹوٹا کہیں گم ہو گیا۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔؟

وہ حیران تھی۔۔۔۔۔

آ۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ وہ مم۔۔۔۔۔ میں نے سوچا۔۔۔۔۔ بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔۔۔ اسلئے اندر چلی جاؤ۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ گڑ بڑا کر جلدی سے بولا۔۔۔۔۔

ہانی نے ہلکی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اور خاموشی سے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔

پیچھے شہیر اپنی کیفیت پر حیران رہ گیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بھی ہمیں تو یہ رشتہ منظور ہے۔۔۔۔

اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ منگنی کی رسم آج کر لی جائے۔۔۔۔

سارم کے والد نے ہاتھ کھڑا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مگر اتنی جلدی۔۔۔۔؟

احمد صاحب نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں بھلا سوچنا کس بات کا۔۔۔۔

سارم اپکا دیکھا بھالا بچہ ہے۔۔۔۔ اپنا بزنس سنبھالا ہوا ہے۔۔۔۔

ماشاء اللہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

تو اعتراض کیسا۔۔۔۔

انہیں کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔۔۔۔

احمد صاحب نے آمنہ بیگم کی طرف دیکھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں رضامندی ظاہر کر دی۔۔۔۔

انہوں نے جوں ہی شہیر کی طرف نگاہ موڑی۔۔۔

ہانی کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔۔

شہیر نے ایک کٹیلی نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔

اور احمد صاحب کو ہاں کا اشارہ کیا۔۔۔

ہانی نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

احمد صاحب کی اجازت پر منگنی کی رسم شروع ہوئی۔۔۔

پتا نہیں اسکی خاموشی کیا طوفان لائے گی۔۔۔

ہانی نے سارم کے ساتھ خوشی سے سرخ چہرہ لئے بیٹھی ماہی کو دیکھ کر سوچا۔۔۔

www.kitabnagri.com

مگر کبھی ایسا ہوتا ہے۔۔۔

کہ انسان کو جس چیز سے خوف آتا ہے۔۔۔

وہ اسکے لئے خوشی کا باعث بن جاتی ہے۔۔۔

یہ تو قدرت کے فیصلے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اسکے فیصلوں کی حکمت تک ہماری سوچ کی رسائی ممکن نہیں۔۔۔۔۔



وہ ڈرینگ کے سامنے کھڑی جیولری اتار رہی تھی۔۔۔۔

چہرے پر دھیمی سی مسکان پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

ماہی کو خوش دیکھ کر اسے اپنا ہر غم بھول گیا تھا۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے اسے اتنا پیار کرتی تھی۔۔۔۔

وہ دوہی تو تھیں۔۔۔۔

ساتھی کی کمی ہانی کو ہمیشہ محسوس ہوتی تھی۔۔۔۔

مگر جب ماہی اس دنیا میں ای۔۔۔۔

اسے لگا وہ مکمل ہو گئی۔۔۔۔

ہر وقت اسے پیار کرنا۔۔۔۔ اسکی ہر خواہش پوری کرنا اس کے لئے گویا فرض تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر شہیر کی اس بات نے اسکا دل دہلادیا تھا۔۔۔

اگر اسکی طرح ماہی کی محبت اس سے چھن گئی تو۔۔۔۔؟

چلو اسکے ساتھ تو فریب ہوا تھا۔۔۔۔

مگر ماہی۔۔۔۔؟ اسے تو عزت کے ساتھ محبت ملی تھی۔۔۔۔

چھوٹی ہو کر بھی وہ بڑا فیصلہ کر گئی۔۔۔۔

اپنے بڑوں کو راز میں شریک کیا۔۔۔۔

کاش میں بھی ایسا کر لیتی۔۔۔۔

یا کاش میں محبت ناکرتی۔۔۔۔

تو آج مجھے شہیر کے سامنے اتنی ذلت سے نارہنا پڑتا۔۔۔۔

مگر یہ تو قسمت کی بات ہوتی ہے

اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتے ہوئے وہ زخمی سا مسکرائی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عین اسی وقت شہیر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

اس کی تیز نگاہوں سے ہانی کی مسکراہٹ پوشیدہ نہ رہ سکی۔۔۔

بہت ہنسی آرہی ہے نا تمہیں۔۔۔۔۔

ہانی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

میرا گھر تو برباد کیا۔۔۔

میری زندگی میں تو آگ لگائی۔۔۔۔۔

اب کسی اور کا گھر برباد کر کہ خوشیاں منار ہی ہو۔۔۔۔۔

وہ غصے سے دھاڑا۔۔۔

تم جو دیکھنا چاہتے ہو تمہیں وہی نظر آیا۔۔۔

جس چیز سے تمہیں جلن محسوس ہوتی ہے۔۔۔۔۔ مطلب کہ میری مسکراہٹ۔۔۔۔۔!!!

شہیر کی توقع کے برعکس ہانی کا لہجہ انتہائی مطمئن تھا۔۔۔۔۔

!!_

Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ کہنے لگا تھا۔۔۔۔

جبھی ہانی کے ہاتھ اٹھا کر اسے روکنے پر اسکی زبان کو بریک لگی۔۔۔۔

ہاں تو میں کہ رہی تھی۔۔۔۔

کہ تم سے میری خوشی برداشت نہیں ہوتی۔۔۔۔

میں روؤں یا ہنسوں تمہیں صرف میری ہنسی نظر آتی ہے۔۔۔۔

ورنہ شاید تمہیں یہ میرے بہتے ہوئے آنسو نظر آجاتے۔۔۔۔

اسنے اپنی پوروں میں آنسوؤں کو چنا۔۔۔۔

جتنے آنسو میرے اب تک بہہ چکے ہیں۔۔۔۔ اپنے گناہ کی سزا میں۔۔۔۔

امید ہے مجھے میرا رب مجھے معاف کر چکا ہو گا۔۔۔۔

مگر پتا نہیں اسکے بندے کس طاقت کا زور دکھاتے ہیں۔۔۔۔

اسنے شہیر کا لال چہرہ دیکھتے ہوئے بھنویں اچکا کر کہا۔۔۔۔

آج الگ روپ سے ہی وہ شہیر کے سامنے ای تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے میرے ساتھ جو کرنا ہے کر لو۔۔۔۔۔

مگر میری بہن کی زندگی مت برباد کرو۔۔۔۔۔

بس اتنی التجا ہے۔۔۔۔۔

وہ اتنا کہتی تیزی سے کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔

شہیر نے غصے سے ٹیبل کو ٹھوکر ماری تھی۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ ہی اسے غلط ثابت کر جاتی تھی۔۔۔۔۔ میرا کوئی قصور نہیں۔۔۔۔۔ کچھ غلط نہیں کیا میں نے۔۔۔۔۔

وہ بڑبڑایا۔۔۔۔۔

کسی کی غلطی کی سزا کسی اور کو دینا کیا غلط نہیں تھا۔۔۔۔۔

مگر اسے کون سمجھاتا۔۔۔۔۔!!

www.kitabnagri.com



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

شام کا وقت تھا ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔۔ موسم بہت خوبصورت تھا۔۔۔ کالے بادلوں نے آسمان کو گھیرا ہوا
تھا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

وہ لان میں کھڑی موسم سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔۔۔
ٹھنڈی ہوا سے اسکے گھنے بال اڑ رہے تھے۔۔۔۔۔

چند ادارہ لٹیں اسکے گلابی نرم رخسار کو چوم رہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسی وقت شہیر جو کسی کام سے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔

اسکی نظر آنکھیں بند کئے موسم کو محسوس کرتی ہانی پر پڑی۔۔۔

وہ اسے اس منظر کا حصہ لگی تھی۔۔۔

اسکے قدم بے اختیار رک گئے۔۔۔

مبہوت سا وہ اسے وہیں کھڑا دیکھے گیا۔۔۔

دل چاہا اسے جا کر چھو لے۔۔۔

مگر انا آڑے آگئی۔۔۔

کچھ سمجھ نا آیا اپنی کیفیت کے بارے میں

اور پھر

فون نکال کر اسنے کیمرہ کھولا۔۔۔

اور ہانی کو فوکس کیا۔۔۔

کلیک کی آواز کے ساتھ وہ اسکے فون میں سیو ہو گئی۔۔۔۔۔



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہلکی ہلکی بوندیں زمین پر گرنا شروع ہو گئیں۔۔۔۔

وہ وہیں کھڑی تھی۔۔۔۔

شہیر پر اسکی نگاہ نہیں پڑی تھی۔۔۔۔

ورنہ یہاں ٹھہرنا اسکے بس میں نا ہوتا۔۔۔۔

اچانک بارش نے زور پکڑا۔۔۔۔۔

چند ہی لمحوں میں وہ پوری طرح بھیگ گئی تھی۔۔۔۔

شہیر نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جہاں اسکی آنکھوں سے گرتے آنسو بارش میں مل گئے تھے۔۔۔۔

نا جانے وہ کیسے پہچان گیا تھا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔

تاکہ اسے اندر جانے کو کہے۔۔۔۔ کہیں ٹھنڈ سے وہ بیمار نا پڑ جائے۔۔۔۔

بس کوئی تو بہانہ چاہئے تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایسے ہی سہی ----- !!

ہانی -----

اسنے اسکے قریب جا کر اسے پکارا -----

عین اسی وقت ہوا کا تیز جھونکا آیا -----

ہانی کا دوپٹا تیزی سے پھڑ پھڑایا -----

اور شہیر سے لپٹ سا گیا -----

ہانی نے بے یقینی سے پلکیں جھپکیں -----

پانی موتیوں کی صورت میں ٹوٹا کہیں گم ہو گیا -----

آپ ----- ؟

وہ حیران تھی -----

آآآ ----- ہاں ----- ہاں ----- وہ مم ----- میں نے سوچا ----- بیمار پڑ جاؤ گی ----- اسلئے اندر چلی جاؤ -----

وہ گڑ بڑا کر جلدی سے بولا -----



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہانی نے ہلکی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔۔

اور خاموشی سے اندر چلی گئی۔۔۔۔

پچھے شہیر اپنی کیفیت پر حیران رہ گیا۔۔۔۔

وہ وہیں کھڑا بارش میں بھگتا رہا۔۔۔۔

بارش تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

اسکی تھوڑی سے پانی ٹپک رہا تھا۔۔۔۔

گلابی لب سردی سے اب ہلکے ہلکے نیلے پڑنے لگے تھے۔۔۔۔ جسم پر کپکپاہٹ سی طاری ہو رہی تھی۔۔۔۔

ہانی سے میری شادی مرضی کے مطابق نہیں ہوئی۔۔۔۔ پر پھر بھی میں نے اسے اپنی بیوی مانا۔۔۔۔

اور اس رشتے کو ایک نام بھی دینا چاہا۔۔۔۔

بجلی کی چمک نے خوف ناک سا منظر پیش کیا۔۔۔۔ www.kitabnagri.com

اپنے نام سے عزت تو اسے دے چکا تھا۔۔۔۔

مگر اسنے میری قدر نہیں کی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے اس غیر مرد کا نام لے کر مجھے ٹھکرا دیا۔۔۔

بادل زور سے گرجے تھے۔۔۔

اسکی آنکھوں میں لالی اترائی۔۔۔

جب اس نے ٹھکرایا۔۔۔ تو میں کیوں اسے اپناؤں۔۔۔

بارش کی رفتار ماند پڑ گئی تھی۔۔۔

اس کے اندر مشرقی مرد کی غیرت انا اور زد نے زوردار انگڑائی لی۔۔۔

جسم کی کپکپاہٹ میں اضافہ ہوا۔۔۔

شاید یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا۔۔

مگر اس بار نفس جیت گیا۔۔۔

ایسے نہیں۔۔۔

اس بار پہل میں نہیں وہ کرے گی۔۔۔

فیصلہ کرتا وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



www.kitabnagri.com



Posted On Kitab Nagri

ہانی کو کال کر لوں۔۔۔۔۔

ماہی نے فون اٹھاتے ہوئے سوچا۔۔۔۔۔

یہ سوچتے ہوئے اسے جھجک سی ہوئی۔۔۔۔۔

کہ سارم کی کال کا انتظار کر کر کہ وہ تھک گئی تھی۔۔۔۔۔

اور اب سوچا کہ ہانی کو کال کر لے۔۔۔۔۔

جیسے ہی اس نے فون اٹھایا۔۔۔۔۔

اسی وقت فون نے وا بیریٹ کیا۔۔۔۔۔

سارم کا مسیج تھا۔۔۔۔۔

اسکا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔۔۔۔۔

اس نے مسیج کھولا

سامنے اسکا محبت بھرا پیغام تھا۔۔۔۔۔

♥"Hum bhulain b to kaisy tujhe apne dil sy"♥

Posted On Kitab Nagri

♥"Jo soye to khawab tumhara or jagein to khayal tmhara"♥

اسکے چہرے پر لالی پھیل گئی۔۔۔۔

اچھا بھی تو مجھے بھولے بیٹھے تھے آپ۔۔۔۔؟

مسیح ٹائپ کرتے ہوئے وہ شکوہ کرنا بھولی۔۔۔۔

ارے کیا کوئی سانس لینا بھی بھول سکتا ہے۔۔۔۔؟؟

سارم کا جواب اسکے خلوص محبت کو ظاہر کر رہا تھا۔۔۔۔

چلیں مان لیتے ہیں۔۔۔۔

مسکراہٹ دبائے اسنے رپلائے دیا۔۔۔۔

وہ دونوں باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔

رات دھیرے دھیرے سے گزر رہی تھی۔۔۔۔
www.kitabnagri.com



کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر سب سے پہلے ہانی پر پڑی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نیچے کارپٹ پر صوفے سے ٹیک لگائے ہلکے نم بال کھولے وہ بے خبر سوی پڑی تھی۔۔۔۔

گردن پیچھے کی طرف ڈھلکی ہوئی تھی۔۔۔

گھٹنوں کو سینے سے لگے وہ سوتی ہوئی اتنی معصوم لگ رہی تھی۔۔۔

کہ شہیر کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔

مگر پھر اپنے عزائم کو یاد کرتے ہی اسکے چہرے پر سنجیدگی آگئی۔۔۔۔

ہانی۔۔۔۔!!

اسکے سر پر کھڑا ہو کر وہ زور سے بولا۔۔۔۔

مگر ہانی کے اندر ذرا سی ہلچل نہیں ہوئی۔۔۔۔

ہانی۔۔۔۔ اٹھو۔۔۔۔

اور اوپر صوفے پر سو جاؤ۔۔۔۔

اس بار اسنے ہانی کو جھنجھوڑ ہی ڈالا۔۔۔۔

ہانی گھبرا کر اٹھی۔۔۔۔



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔

وہ گھبرا کر جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔

یہ کیا بے وقوفوں کی طرح زمین پر سو رہی ہو۔۔۔۔۔

اپنی جگہ پر سوؤ۔۔۔۔۔

بات کرنے کے دوران وہ ہلکا ہلکا کھانس بھی رہا تھا۔۔۔۔۔

ہانی نے بغور اسے دیکھا۔۔۔۔۔

ناک بھی اسکی سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور آواز زکام زدہ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

اس طرح ٹھنڈ میں بھیگنا شاید اسے اس نہیں آیا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔؟؟

ہانی نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

جو خاصا گرم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔

اسکے ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہ بے زاری سے بولا۔۔۔۔

ہانی نے اسکے بھگے لباس پر نظر ڈالی۔۔۔۔

اگر زیادہ تک ایسے کھڑے رہے تو ٹھیک نہیں رہو گے۔۔۔۔

اسنے وارڈروب سے اسکے لئے سیٹ نکالتے ہوئے اسکے بھگے لباس کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا مجھے۔۔۔۔

اسنے اسکے ہاتھ سے کپڑے لیتے ہوئے وہ درشتی سے بولا۔۔۔۔

اور میری فکر کرنے کا ڈرامہ مت کرو۔۔۔۔

میں سب جانتا ہوں۔۔۔۔

ناگواری سے کہتا وہ کپڑے لئے چیلنج کرنے چلا گیا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

پیچھے اسکے رویے پر وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔۔۔۔

پتا نہیں یہ حالات کب تک رہیں گے۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

صبح آذانوں کے وقت اسکی آنکھ کھلی۔۔۔

انگڑائی لے کر اسنے اٹھنا چاہا۔۔۔۔

مگر جسم میں درد اور نقاہت نے واپس لیٹنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

یہ اب کیا تکلیف ہو گئی۔۔۔

وہ غصے سے بڑبڑایا۔۔۔۔

اس لڑکی کی وجہ سے بیمار ہوا ہوں میں۔۔۔۔

لمحے بھر میں کمزور بنا ڈالا۔۔۔۔

اسنے سارا ملبہ ہانی پر ڈالا۔۔۔۔

جو صوفے پر ان سب باتوں سے انجان سوئی پڑی تھی۔۔۔۔

بامشکل اپنے درد کرتے وجود کے ساتھ وہ اٹھا۔۔۔

اور فریش ہونے کے لئے واش روم میں گھس گیا۔۔۔۔

واش روم کا دروازہ ٹھاہ کی آواز سے بند ہوا۔۔۔ (شہیر کا بیمار ہونے پر غصہ 😊)



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جس سے ہانی کی آنکھ کھل گئی۔۔۔

مندی مندی آنکھوں سے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے اسکی نظر واشروم کے بند دروازے پر پڑی۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔!

تو جناب اٹھے ہیں۔۔۔

اسنے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکل آیا۔۔۔

ٹاول سے بال رگڑ کر وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو کر بال سنوارنے لگا۔۔۔

اس سب کے دوران وہ ہانی کو مسلسل اگنور کئے ہوئے تھا۔۔۔

Kitab Nagri

اس کام سے فارغ ہو کر وہ فون اٹھاتا مسجد نماز کی ادائیگی کے لئے روانہ ہو گیا۔۔۔

ہانی اس قدر اگنور ہونے پر جلی بھنی پیر پٹختی رہ گئی۔۔۔۔



ہیلو۔۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

سارم یار میرے گھر آجا۔۔۔

شہیر نے سارم کے کال اٹینڈ کرتے ہی اپنا آرڈر جاری کر دیا۔۔۔

پر کیوں یار۔۔۔۔

وہ بے زار ہوا۔۔۔

یار کیسا دوست ہے تو۔۔۔ تیرا یار بخار سے تپ رہا ہے اور تو ہے کہ کوئی پرواہ ہی نہیں۔۔۔

اس نے جذباتی ہو کر کہا۔۔۔

پر ہانی بھا بھی۔۔۔؟

سارم نے کہنا چاہا ہی تھا۔۔۔



www.kitabnagri.com کہ شہیر نے صلواتیں سنا کر فون بند کر دیا۔۔۔

سارم نے ایک نظر فون کو دیکھا۔۔۔۔

حد ہے بھی۔۔۔

گھر میں بیوی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور خدمات کے لئے یار کو فون کھڑکا ئے جارہے ہیں۔۔۔۔
گاڑی کی کینز اٹھائے وہ بڑبڑاتا ہوا گھر سے نکل گیا۔۔۔۔



www.kitabnagri.com

شہیر تھوڑا سا سوپ پی لو تم نے کچھ بھی نہیں کھایا۔۔۔۔
اس طرح طبیعت زیادہ بگڑ جائے گی۔۔۔۔
ہانی پچھلے پندرہ منٹ سے کھڑی شہیر کی منتیں کر رہی تھی۔۔۔۔
مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔!

ہانی بے بسی سے بولی

السلام و علیکم۔۔۔۔!!!

سارم کی آواز سن کر ہانی کی زبان کو بریک لگ گئی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی سلام کا جواب دے کر سوپ ٹیبل پر رکھتی سارم کو مدد کرنے کا اشارہ کرتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔
آگئی یاد دوست کی۔۔۔

یا کسی نے موت کی خبر دی جو تو آخری بار چہرہ دیکھنے کی رسم پوری کرنے چلا آیا۔۔۔
ایک تو اسکے طنز۔۔۔

سارم نے ایک تھپڑا سے جڑا۔۔۔

بکواس کرنے کے لئے تیری زبان قینچی کی طرح چلتی ہے۔۔۔

ہاں تجھ سے جو سیکھا ہوں۔۔۔

اس نے دو بدو جواب دیا۔۔۔

بک نا۔۔۔



اور یہ بتا تیرے اور بھابھی کے بیچ کیا چل رہا ہے۔۔۔

تیرے خزرے میں اچھے سے سن اور دیکھ رہا تھا دروازے میں کھڑا ہو کر۔۔۔

اسنے ایک اور تھپڑا اسکو جڑا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ تو میری خدمت کرنے آیا ہے یا مار مار کر قبر پہنچانے ----
شہیر نے اپنا بازو سہلاتے ہوئے اسے گھورتے ہوئے پوچھا --
بک بک نا کر جو پوچھا ہے وہ بتا ----

ناہی پوچھ تو بہتر ہے ----
شہیر نے جان چھڑوانی چاہی ----
بتاتا ہے یا ----

اسنے ایک اور تھپڑ دکھایا ----
میں نہیں چاہتا تیرا گھر بھی برباد ہو ----
کیا مطلب ----؟



سارم چونک گیا ----
جب کہ سارم کے لئے جو سلاقی ہوئی ہانی کے قدم وہیں رک گئے ----
دل کانپ گیا تھا ----

Posted On Kitab Nagri

شہیر میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔۔

کیا ہوا ہے تم دونوں کے بیچ اور میرا اور ماہی رشتہ کیوں خراب ہو گا۔۔۔۔

ہانی نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد شہیر کی درد سے لبریز آواز نکلی۔۔۔۔

یہ جو بیوفائی کا غم ہوتا ہے نایہ انسان کے درد کو باہر نکالے بغیر خاموش نہیں رہنے دیتا۔۔۔۔

مگر اپنے ساتھ ہوئی بے وفائی کے قصے مشہور کر دینا بھی تو اچھی بات نہیں ہوتی۔۔۔

یہ تو عاشق اور اسکے بے وفا محبوب کے درمیان کا ایک دردناک راز ہوتا ہے۔۔۔۔

اگر اسے فاش کر دیا جائے تو بہت سے رقیب پیدا ہو جاتے ہیں۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com وہ تو کوئی قسمت والا ہوتا ہے جسے "ناصح" مل جاتا ہے۔۔۔۔۔

کیوں کہ ہر ایک کا نصیب ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔!!

شہیر نے اپنا راز کھول دیا۔۔۔۔

سارم شاک زدہ سا اسکی باتیں سنتا رہا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر تم نے اچھا نہیں کیا آج مجھے تم سے نفرت محسوس ہو رہی ہے۔۔۔۔

ہانی دل میں سوچتی روتی دھوتی دروازے سے نکل گئی۔۔۔

اب یہ شہیر کی قسمت تھی کہ اسے اس میدان میں رقیب ملتا تھا یا نا صح۔۔۔۔۔۔۔!!!

وہ تقریباً بھاگتی ہوئی کچن میں آئی۔۔۔

آنسو تیزی سے پلکوں کی سرحد پھلانگ رہے تھے۔۔۔

جسم کانپ رہا تھا۔۔۔

بے جان ٹانگوں کے ساتھ وہ دھم سے زمین پر گر گئی۔۔۔

دل چاہ رہا تھا دھاڑیں مار مار کر روئے۔۔۔

Kitab Nagri

اپنے گھٹنوں کو سمیٹ کر بیٹھتے ہوئے وہ کپکپاتے لبوں سے بڑبڑائی۔۔۔

شہ۔۔۔ شہیرت۔۔۔ تم نن۔۔۔ نے اچھا۔۔۔ نہیں کک۔۔۔ کیا مم۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔

الفاظ با مشکل ٹوٹ ٹوٹ کر اسکے لبوں سے نکلے تھے۔۔۔۔۔

تم نے میری محبت دیکھی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب تم میری نفرت بھی دیکھو گے۔۔۔

وہ بے دردی سے آنسو صاف کرتی نفرت سے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔!!

عاشق اور محبوب کے راز فاش ہونے کا انجام۔۔۔۔۔۔۔۔!!!



یہ سب کیا ہانی نے میرے ساتھ۔۔۔۔

بات کے اختتام پر شہیر نے سارم کو دیکھا۔۔۔۔

جو کسی گہری سوچ میں گم تھا۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں جانتا ہوں تیرے لئے ماہی کو چھوڑنے میں مشکل ہوگی۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔؟؟

سارم اسکی بات پر چونکا۔۔۔۔

یار اب بھلا تو کسی ایسی لڑکی کی بہن سے شادی کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ غیرت کا معاملہ ہے نا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر لاپرواہی مگر سنگ دلی سے بولا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔!!

تو تجھے میرے معاملے میں غیرت یاد آگئی ہے۔۔۔

اور اپنی باری۔۔۔۔؟

سارم کے طنز بھرے لہجے پر شہیر نے تڑپ کر اسے دیکھا۔۔۔

میں بابا کی وجہ سے مجبور ہوں نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔

میں چھوڑنے کی بات نہیں کر رہا۔۔۔۔

"عورت کو اپنا کر اپنا نام دے کر بیچ راہ میں غیرت کے نام پر چھوڑ دینے والے سے بڑا بغیرت کوئی نہیں ہو سکتا"

سارم نے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

کیا بکواس ہے یار۔۔۔۔

شہیر غصے میں آگیا۔۔۔۔

بکواس میں نے نہیں تو نے کی ہے۔۔۔۔

سارم پر اس کے غصے کا ذرا سا بھی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سب سے پہلے تو نے شادی کے بعد اس سے روکھا رویہ رکھا
پھر اسے اپنے ماضی کو دوبارہ سے کھولنے کے لئے مجبور کیا۔۔۔
اور تیری سب سے بڑی بے غیرتی یہ ہے کہ۔۔۔

"ظرف کے نام پر تو نے اپنی بیوی کو ایک غیر مرد کے پاس بھیج دیا شادی کا پیغام لے کر۔۔۔ اس سے بڑی
بغیرتی کیا ہو گی شاہ۔۔۔"

شہیر کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔۔۔

اگر تو اسے محبت دیتا۔۔۔

کچھ دن تجھ سے دور بھاگتی۔۔۔

مگر ایک دن تیری محبت کو مان جاتی۔۔۔

"کیوں کہ عورت صرف عزت اور محبت چاہتی ہے۔۔۔"

جب تو نے ہی اسے دھتکار دیا۔۔۔ تو وہ کہاں جاتی۔۔۔

مت بھول کہ اس لڑکے کے پاس وہ "محبت" کے نام پر گئی تھی۔۔۔

اور تجھے ساتھ لے کر وہ اپنی "عزت" محفوظ کر گئی تھی۔۔۔

یہاں دیکھنا۔۔۔ ان دو الفاظ کا بہت تعلق ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور ہاں دوسری بات ----

سارم بغور اسے دیکھتا ہوا بولا ----

جسکا جھکا ہوا چہرہ اسکے پشیمیاں ہونے کی نشان دہی کر رہا تھا ----

ماہی میری منگیتر ہے ---- اور جلد ہی بیوی بنا کر بھی لاؤں گا ----

یہ دیکھ رہا ہے ----

اسنے شہیر کے آگے اپنا ہاتھ کیا ----

جس میں اسکی منگنی کی انگوٹھی تھی ----

یہ جب سے ہمارا تعلق قائم ہوا ہے نا ----

پتا نہیں کیا ہے ---- لیکن ایک اعتبار کا مضبوط رشتہ ہمارے درمیان پیدا ہو گیا ہے ----

کیوں کہ اس رشتے میں اعتبار سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہوتا ----

مگر تو ----؟

نگاہ کے بول قبول کر لینے کے بعد بھی اتنی بے اعتباری ----؟

تھوکتا ہوں تیری اس غیرت پر ----

Posted On Kitab Nagri

وہ جانے اٹھ کھڑا ہوا

شہیر کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔

مانا کہ بھابھی کی غلطی بھی ہے مگر انھیں بہت سزا مل چکی۔۔۔

اب تیری باری۔۔۔۔۔

اور ہاں۔۔۔ ہو سکے تو کسی اور کے لئے نا سہی مگر اپنی بہن زارا کا سوچ کر معافی مانگ لینا۔۔۔

اس سے بڑا گناہ تو نہیں کیا نا تیری بیوی نے۔۔۔۔

اللہ پاک اسکی مغفرت فرمائیں۔۔۔۔

مگر سوچنا ضرور۔۔۔۔

وہ ایک نگاہ اس پر ڈالتا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

شہیر نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا۔۔۔

وہ ہر بات سارم سے شئیر کیا کرتا تھا۔۔۔

اسکا ایک ہی اچھا اور جگری دوست تھا وہ۔۔۔۔

آج وہ سچ میں اچھے دوست کا حق ادا کرتا ہوا اسے حقیقت کا آئینہ دکھا گیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کافی وہ سر تھامے سوچتا رہا۔۔۔

اب سارا معاملہ آئینے کی طرح صاف تھا۔۔۔

تو بہت سی اپنی غلطیاں اسے نظر آئیں۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ایک فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔



وہ کچن میں داخل ہوا۔۔۔۔

جہاں وہ گھٹنوں میں سر دیے سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔۔

اوہ! مطلب وہ سب سن چکی ہے۔۔۔۔ اسے مزید افسوس نے آگھیرا۔۔۔۔

ہانی۔۔۔۔۔!

اسنے بوجھل آواز میں اسے پکارا۔۔۔۔

اسکی آواز سن کر وہ گویا کرنٹ کھا کر اٹھی۔۔۔۔

آنکھوں میں نفرت درای تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عُصّے سے وہ وہاں سے جانے لگی

کہ شہیر نے اسکا پلو پکڑ کر اسے ایسا کرنے سے روک دیا۔۔۔

ہانی نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔۔۔

اسے شہیر جیسے کھڑوس سے اتنے سے رو مینس کی بھی امید نہیں تھا۔۔۔

دل کی دھڑکن کو قابو میں کرتی وہ پھر سے دوپٹا چھڑاتی جانے لگی۔۔۔

جب ہی اسکا ہاتھ شہیر کی گرفت میں آگیا۔۔۔

ہانی نے بے یقینی سے گردن موڑ کر دیکھا۔۔۔

شہیر اسکا ہاتھ تھامے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ہانی نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا" 

اسکے کانوں میں شہیر کی آواز گونجی۔۔ جو وہ سارم کو کہہ رہا تھا۔۔۔

نفرت کی لہر اسے اسے اپنے اندر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

ایک جھٹکے سے اسنے اپنا ہاتھ چھڑوا یا۔۔۔

دوبارہ ہاتھ مت لگانا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

انگلی اٹھا کر وہ اسے وارن کرتی ہوئی بولی۔۔۔

شہیر اسکے انداز پر ہلکے سے مسکراتا ہوا اسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

بیوی ہو تم میری۔۔۔

نہیں ہوں میں تمہاری بیوی۔۔۔ اور نفرت ہے مجھے تم جیسے خود غرض انسان سے۔۔۔

اور ہاں۔۔۔

بڑی جلدی یاد آ گیا۔۔۔ کہ میں تمہاری بیوی ہوں۔۔۔

وہ طنز کرتے ہوئے بولی۔۔۔

تو تم چاہتی تھی۔۔۔ کہ مجھے پہلے یاد کرنا چاہئے تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں اب آتو گیانا۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ تپانے والے انداز سے مسکرایا۔۔۔

بد تمیز۔۔۔ وہ غصے سے لال پیلی ہوتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

پیچھے شہیر سر تھام کر رہ گیا۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

یار سارم اب مجھے بتائیں کیا کروں۔۔۔۔

اسکے غصے کو کیسے ختم کروں۔۔۔

شہیر فون پر اب سارم سے مشورہ لے رہا تھا۔۔۔

ویسے شہیر شرم نام کی چیز تو تجھ میں پائی نہیں جاتی۔۔۔

خود اسے اتنے دن ذلیل اور خوار کیا۔۔۔۔

ہر وقت طنز طعنے۔۔۔

اور خود تو جناب پانچ منٹ میں صلح چاہتے ہیں۔۔۔۔

بک بک کرنا تو تیری بچپن سے عادت ہے۔۔۔۔

پیدا ہوتے ہی نرس کو دیکھ کر بکواس کرنا شروع کر دی تھی کہ مجھے اٹھاؤ۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

یہاں میں کس چیز کی امید رکھوں۔۔۔

شہیر نے حساب برابر کر دیا۔۔۔۔

اب مشورہ سن۔۔۔۔

سارم کو کچھ ناسو جھا تو سر کھجاتے ہوئے بول پڑا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی جی ضرور ----

شہیر اسکے مشورے کو سننے لگا



تمہیں صوفے پر سونے کی کوئی ضرورت نہیں ---- بیڈ پر سو جاؤ ----

شہیر نے کمرے میں آکر اسے صوفے پر سونے کی تیاری کرتا ہوا دیکھ کر کہا ----

ہانی نے طنزیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا ----

اور سر جھٹکتی صوفے پر لیٹ گئی ----

تمہیں سمجھ نہیں آئی میری بات؟

وہ اسکے سر پر کھڑا آرام سے پوچھنے لگا ----

بیڈ پر سو جاؤ ---- اسنے اسے کلائی سے تھام کر کھڑا کرتے ہوئے کہا ----

نہیں سونا مجھے ----

وہ غصے سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر چلائی ----

Posted On Kitab Nagri

چپ کر کہ سو جاؤ۔۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔

وہ دھمکیوں پر اتر آیا۔۔۔۔۔

نہیں سوؤں گی۔۔۔۔۔

وہ غصے سے ضدی انداز میں کہتی کمرے سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔

رکوبانی۔۔۔۔۔

شہیر بوکھلا کر اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔۔۔

وہ پھرتی سے بھاگتی دوسرے کمرے کا رخ کر رہی تھی۔۔۔۔۔ جب ہی سامنے سے آتی رشیدہ آپا (نوکرانی) سے

زوردار ٹکرائی۔۔۔۔۔

ہاے اور بابا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپا کو دن میں بھی تارے نظر آگئے۔۔۔۔۔

رکوبانی۔۔۔۔۔

پیچھے سے شہیر بھی پہنچ گیا۔۔۔۔۔

اسکو آواز سنتے ہی ہانی نے تیزی سے آپا کو آگے کر دیا۔۔۔۔۔

آگے مت بڑھنا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے شہیر کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں نابڑھوں۔۔۔

ہمت ہے تو روک کہ دکھاؤ۔۔

اسنے چیلنج کیا۔۔۔۔۔

میں ڈرپوکوں کے چیلنج قبول نہیں کرتی۔۔۔

اسنے بے نیازی سے کہا۔۔۔۔۔

آپاہو نقوں کی طرح کھڑی انکے منہ دیکھ کر رہی تھیں۔۔۔

اسکی بات سن شہیر کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔۔

وہ غصے سے دانت

پیستا ہوا اسکی طرف بڑھا۔۔۔

آپا۔۔۔ ہانی آیا کواد ہر اد ہر کرتی اپنی ڈھال بنا کر بچنے لگی۔۔۔

ارے۔۔۔۔۔ ارے



Posted On Kitab Nagri

خدا کا خوف کرو کیا بچوں والی حرکت ہے۔۔۔

آپا گھبرا گئی۔۔۔

آپا سے کہیں شرافت سے میری بات مان لے۔۔۔

کبھی نہیں۔۔۔

ہانی جھٹکے سے آپا کو چھوڑتی تیزی سے بھاگ کر دوسرے کمرے میں گھس گئی۔۔۔

اسکے اچانک چھوڑنے سے آپا بیچاری کا بیلنس برقرار نہ رہ سکا۔۔۔

وہ گرنے ہی والی تھیں۔۔۔

کہ شہیر نے تیزی سے انھیں سہارا دیا۔۔۔

اسکی نظرین بند دروازے پر تھیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

جہاں وہ دشمن چھپی ہوئی تھی۔۔۔

آپا کے چہرے پر شرمگین مسکراہٹ آٹھری۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں آپا۔۔۔

اسنے بات کرتے ہوئے آپا کو ایک نظر دیکھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر انکے تاثرات دیکھ کرنا سمجھی سے انھیں دیکھا۔۔۔

سمجھ آنے پر وہ جھر جھری لیتا لٹے قدموں بھاگتا اپنے کمرے میں غائب ہو گیا۔۔۔۔

آپا نے دونوں بند دروازوں کو دیکھا۔۔۔

اور بے نیازی سے اپنی چوٹی کو گھماتی گنگناتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

اسے اب گھر جانا تھا۔۔۔۔



وہ پر سکون سی کمرے میں بیڈ پر سوئی پڑی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نیند میں اسے محسوس ہوا جیسے

کوئی دروازے کھٹکھٹا رہا ہے۔۔۔۔ اور پھر دروازہ زوردار جھٹکے سے کھلا۔۔۔۔

سامنے کھڑے شہیر کو دیکھ کر ایک دم اس نے زوردار چیخ ماری تھی۔۔۔۔

کہ۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جھٹکے سے وہ اٹھ بیٹھی۔۔۔ جسم پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔۔۔ کانپتے ہاتھوں سے اس نے گلاس میں پانی ڈال اور ایک سانس میں چڑھا گئی۔۔۔

ابھی اسکی کچھ حالت سنبھلی ہی تھی کہ اسے آہٹ محسوس ہوئی۔۔۔

اور پھر جیسے دروازہ کے لاک کھلنے کی آواز۔۔۔

ہانی کا سارا خون چہرے پہ سمٹ آیا۔۔۔

ٹانگوں کی جان نکل گئی تھی۔۔۔

خوف زدہ نظروں سے دروازے کو دیکھتے ہوئے وہ بالکل ساکن بیٹھی تھی۔۔۔

اور پھر جھٹکے سے دروازہ کھلا۔۔۔

سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر ہانی کی بے اختیار چیخ نکل گئی۔۔۔

سیاہ چادر میں لپٹا وجود اور خوفناک بگڑا ہوا چہرہ۔۔۔۔۔!!!
www.kitabnagri.com

ہانی کی آنکھیں خوف سے وہیں ٹھہر گئیں۔۔۔۔

جسم کی حرکت بالکل رک گئی تھی۔۔۔

نظرین اس وجود پر تھی۔۔۔ جو اسکی طرف دھیرے دھیرے بڑھ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اتنی خوف زدہ تھی کہ اسے سانس لینا بھول گیا تھا۔۔۔

مدد کے لئے کسی کو بلانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر زبان خشک اور لب گویا سل گئے تھے۔۔۔

ہانی تیرا آخری دن ہے کلمہ پڑھ لے۔۔۔

اسکے بند ہوتے دل نے آواز لگائی۔۔۔

وہ وجود اسکے سامنے آ بیٹھا۔۔۔

اسکے بیٹھتے ہی ہانی کو کرنٹ لگا۔۔۔

اسے سائلنٹ موڈ سے جیسے ہٹا دیا گیا۔۔۔



www.kitabnagri.com

آآآآآآآآآآآآآآآآ

مجھے بچاؤ۔۔۔

پلیز۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح چلانے لگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر۔۔۔۔۔ پلیر بچاؤ۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کے اسے مدد کے لئے پکار رہی تھی۔۔۔۔۔

جس سے وہ خوف زدہ تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں حاضر جان۔۔۔۔۔

اچانک وہ بھوت بول پڑا۔۔۔۔۔

ہانی نے چہرے سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔۔

ماسک اتارتے شہیر نے شرارت سے اسے آنکھ ماری تھی۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے دیکھ کر ہانی کا دماغ گھوم گیا۔۔۔۔۔

ہاں میں۔۔۔۔۔

وہ نہایت ڈھٹائی سے مسکراتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی کا منہ کھل گیا۔۔۔۔

چند لمحے وہ شاک کے مارے کچھ کہ ہی ناپائی۔۔۔۔

ہانی۔۔۔۔

شہیر نے اسکے آگے چٹکی بجائی۔۔۔۔

تمتم۔۔۔۔۔

اسنے دانت پیستے ہوئے تکیہ اٹھا کر اسے مارا۔۔۔۔

اور پھر برسات شروع کر دی۔۔۔۔

ارے۔۔۔۔۔ ارے یار کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔

وہ خود کو بچاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

تم اس قدر گھٹیا حرکت کر سکتے ہو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

تھک ہار کر وہ رونے لگی۔۔۔۔

اچھا سوری۔۔۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔

اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسو صاف کرنے چاہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

خبردار-----ہاتھ مت لگانا۔۔۔۔

وہ پیچھے ہٹتی ہوئی انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی ہوئی بولی۔۔۔

ورنہ کیا۔۔۔۔۔؟

شہیر مزید آگے ہو گیا۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ کک۔۔۔ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔

ہانی کا سانس رک گیا۔۔۔۔۔

کونسی بد تمیزی؟؟ کیسی بد تمیزی۔۔۔۔۔؟

وہ مصومیت سے بولا۔۔۔۔۔

تت۔۔۔ تم دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔

اگر ناسا جاؤں تو۔۔۔۔۔

وہ ڈھیٹ بنا بولا۔۔۔۔۔

[illegible]

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے تکیوں سے پیٹتی گلا پھاڑتی ہوئی چلائی۔۔۔۔۔

شہیر تکیوں سے بچتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ جاتا ہوں۔۔۔۔۔ پرواپس تمہیں میرے پاس آنا ہی ہو گا۔۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔ بد تمیز۔۔۔۔۔ وہ بڑ بڑائی۔۔۔۔۔

اس نے گھٹنوں کو سمیٹا۔۔۔۔۔

اور خوف زدہ نظروں سے کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔۔۔

ہر جگہ اسے وہ خوفناک شکل نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اچانک کھڑکی کے پاس کھڑکا ہوا۔۔۔۔۔

ہوا کی سرسراتی ہوئی آواز۔۔۔۔۔

ہانی کا دل حلق میں آگیا۔۔۔۔۔

خوف اس قدر تھا کہ اس میں ہلنے کی طاقت نہیں تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بامشکل اسنے نگاہیں اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔

کھڑکی سے لال رنگ کی ہلکی سی روشنی نظر آرہی تھی۔۔۔۔

ہانی کی پشت کے بال کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

ہو ہو۔۔۔۔ اچانک کہیں سے آواز ای۔۔۔۔ ہانی بری طرح سے خوف زدہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

دل ریس میں دوڑتے گھوڑوں کی طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ روشنی اچانک غائب ہو گئی۔۔۔۔

اسکے غائب ہوتے ہی ہانی کے اندر جیسے سپرنگ فٹ ہو گئے۔۔۔۔

دو تین چھلانگوں میں بھاگتی وہ کمرے سے
Kitab Nagri

باہر نکل گئی۔۔۔۔ پتھر بن جانے کے خوف سے اس نے پیچھے نہیں دیکھا۔۔۔۔۔

کھڑکی کے پاس چھپے شہمیر نے ایک ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے لائٹ نیچے کی۔۔۔۔۔

وہ اس مشن میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

السلام و علیکم ----- !!

کیسی ہو ----- ؟

سارم نے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی کا والیوم کم کرتے ہوئے پوچھا -----

میں ٹھیک آپ سنائیں -----

ماہی نے مسکراتے ہوئے اپنے بالوں کو پیچھے کی طرف جھٹکا -----

وہ ٹیرس پر کھڑی سارم کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے ٹھنڈی ہو سے لطف اندوز ہو رہی تھی -----

میں آپکے بنا کہاں ٹھیک ہو سکتا ہوں ----- بس یہ کہ لیں کہ زندہ ہوں -----

وہ شوخ ہوا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ بھی نا کبھی سیریس ہو جایا کریں -----

اسکے گال سرخ ہو گئے تھے سارم کی بات پر ----- !!

ارے آپکے بنا تو ہم سنجیدہ ہی ہیں -----

Posted On Kitab Nagri

یہ زمانہ بے رونق سا لگتا ہے۔۔۔

وہ شاعری کے انداز میں بولتا اس "انداز" کو فلاپ کر گیا۔۔۔۔

ماہی سرشار سی ہنس پڑی۔۔۔

اچھا سنو میں نے انکل سے اجازت لے لی ہے۔۔۔ کل ہم گھومنے جائیں گے۔۔۔

اور اولڈ کیل کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔۔۔۔

اولڈ کیل۔۔۔۔؟ وہ حیران ہوئی۔۔۔۔

ہاں ہے نا۔۔۔۔

شہیر اور ہانی کا کیل۔۔۔۔ دنیا کے بورترین انسان۔۔۔۔

بوڑھی روحیں۔۔۔

آج تک دونوں کونامیں نے کہیں گھومنے جانا دیکھا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

بس گھر پڑے ہیں۔۔۔۔ کل لے کر جائیں گے ہم۔۔۔۔ تو تھوڑا دماغ جگہ پر اے گا۔۔۔۔

وہ منہ بنانا ہوا بولا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر سے ماہی کا اسکی تقریر سن کر ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔

ہنسنا بند کرو بیگم مستقبل۔۔۔

تمہارے جیجو۔۔۔ اور بہن کے درمیان ویسے بھی جھگڑا چل رہا ہے۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟ کیا بات ہے۔۔۔ کیسا جھگڑا۔۔۔

وہ پریشان ہو گئی۔۔۔

آاا۔۔۔۔۔ کچھ نہیں یا ایسے ہی ملنے گیا تو محسوس ہوا۔۔۔۔۔

میاں بیوی میں یہ سب تو چلتا رہتا ہے۔۔

وہ تیزی سے بات پلٹ گیا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ یہ تو ہے چلو کل منالیں گے انھیں آپس میں۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ اب بے فکری سے بولی۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ چلو ہم اپنی باتیں کریں۔۔۔

بوڑھی روحوں کو انکے اصل مقام پر چھوڑاؤ کچھ دیر کے لئے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بے زاری سے بولا۔۔۔۔۔

چلیں بتائیں پھر کیا چل رہا ہے آج کل۔۔۔

وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن ہو گئے۔۔۔۔۔

دور چاند مسکراتا ہوا بادلوں کی اوٹ میں چپ گیا تھا۔۔۔۔۔



ہانی نے واپس کمرے میں آتے ہی سانس لیا۔۔۔۔۔

اف۔۔۔۔۔ اللہ تو نے

بچا لیا۔۔۔۔۔ ورنہ تو آج میں نے مر ہی جانا رہا۔۔۔۔۔

وہ دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

یہ شہیر کہاں ہے۔۔۔۔۔

خوف کی وجہ سے اسکے ذہن سے ہی وہ نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

ہوش ٹھکانے آتے ہی اسے اسکا خیال آیا۔۔۔۔۔

اسی وقت شہیر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹارچ کو کہیں چھپانے کا سوچ کر اسنے نگاہیں ادھر ادھر دوڑائیں۔۔۔

وہ ہانی کے آنے سے پہلے ہی چھپا دینا چاہتا تھا۔۔۔

نگاہ سامنے اس پر پڑی۔۔۔ جس کی آنکھوں کی رنگت غصے سے اس لائٹ جیسی ہو گئی تھی۔۔۔

آااااااااا۔۔۔۔۔ وہ غصے سے چلائی۔۔۔۔

شہیر کے ہاتھ سے ٹارچ نیچے گر گئی۔۔۔۔

وہ وہ۔۔۔۔۔ میں نے تو بس۔۔۔۔

وہ اپنے بچاؤ کا کوئی طریقہ ڈھونڈنے لگا تھا۔۔۔۔

میں تمہیں آج نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔

وہ غصے سے اپنے ہی بال نوچتے ہوئے بولی۔۔۔۔

حد ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ بے بسی کی انتہا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

اسکی شرارت نے اسکی جان ہی لے لینی تھی۔۔۔۔

تم رکو ذرا۔۔۔۔۔

وہ ٹیبل پر پڑا گلدان اٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عصے کی شدت نے اسے پاگل کر دیا تھا۔۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہانی یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔

وہ گھبرا ہی گیا۔۔۔۔۔

میں جو کر رہی ہوں سہی کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

وہ قدم آگے بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

شہیر نے آؤدیکھانا تاؤ۔۔۔۔۔

سپیڈ پکڑتا وہ کمرے سے غائب ہو گیا۔۔۔۔۔

ہانی تلملاتی ہوئی اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔


www.kitabnagri.com

اسکا ارادہ اسے مارنے کا نہیں تھا۔۔۔۔۔

بلکہ وہ اسے بھگا بھگا کر اپنا بدلہ لینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

لان میں وہ ایک دوسرے کے نیچے بھاگتے صحرا میں دوڑتے اونٹوں کی طرح لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

جیتنے کا جوش۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم مجھے نہیں پکڑ سکتی۔۔۔۔۔ شہیر نے اسے چڑھا کر کہتے ہوئے لان کے سائیڈ میں بنے سوئمنگ پول میں چھلانگ لگادی۔۔۔۔۔

تم رکوز را۔۔۔۔۔ وہ قریب آنے ہی لگی تھی۔۔۔۔۔

کہ اسکا پیر پھسلا۔۔۔۔۔

گلدان اچھل کر دور جا گرا۔۔۔۔۔ وہ خود پول میں جا پڑی۔۔۔۔۔

اب وہ پانی میں چیختی چلاتی مدد کے لئے پکار رہی تھی۔۔۔۔۔

شہیر مجھے بچاؤ۔۔۔۔۔ مجھے تیرنا نہیں اتا۔۔۔۔۔

شہیر اطمینان سے پول سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

اپنے بالوں کو ایک سٹائل سے جھٹکتے ہوئے وہ جاندار انداز میں مسکرایا۔۔۔۔۔

مجھے مارو گی تو نہیں۔۔۔۔۔؟

معصومیت سے سوال کیا گیا۔۔۔۔۔

ہانی نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جواسے بچانے کی

بجائے اس سے ڈیل کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

اگلے لمحے ہانی کی غصے سے بھری چیخ پوری کالونی نے سنی تھی۔۔۔۔۔

میں ابھی آیا۔۔۔۔۔

شہیر گھبرا کر اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

جو پانی میں اچھلتی ہوئی خود کو بچاتی ہوئی غضب ناک شیرنی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

آرام سے۔۔۔ یار پھر نا گر جانا۔۔۔ ہانی کو سہارا دے کر باہر نکالتے ہوئے شہیر نے مزید اسے تپایا۔۔۔ اس

نے لب بھیج کر بامشکل خود کو کچھ غلط کہنے سے روکا۔۔۔

چلو اب کمرے میں چلیں۔۔۔ تمہیں ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔

اسنے ہانی کا بازو چھوڑتے ہوئے اسکے حلیے سے نظریں چرا کر کہا۔۔۔۔۔

ہانی مسکراتے ہوئے بازو سینے پر باندھے اسکے سامنے آکھڑی ہوئی۔۔۔

بہت جلدی ہے تمہیں اندر جانے کی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔۔۔

تمہارے ساتھ تو کہیں بھی جانے کے لئے مجھے بہت جلدی ہوگی۔۔۔

چاہے وہ اوپر ہی کیوں ناہو۔۔۔ وہ حد درجہ ڈھیٹائی سے بولا۔۔۔

بد تمیز۔۔۔ ہانی نے عرصے میں آکر اسے سینے پر ہاتھ رکھ کر دھکے دیا۔۔۔

سنجھنے سے پہلے ہی اسکا پیر پھسلا۔۔۔ وہ واپس پول میں جاگرا۔۔۔

انجوائے۔۔۔۔۔ ہانی مسکرا کر ہاتھ ہلاتی اسے کہ کروہاں سے جانے لگی۔۔۔

جب ہی اسکی آواز پر اسکے بڑھتے قدم تھم گئے۔۔۔

یہ سن لو جب تک تم مجھے یہاں سے خود لینے نہیں اوگی۔۔۔ میں یہاں سے نہیں نکلوں گا۔۔۔

وہ مزے سے کہتا پانی کے اندر گھس گیا۔۔۔

میری بلا سے ساری عمر پڑے رہو۔۔۔ وہ منہ بنا کر کہتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔



واشر روم سے فریش ہو کر وہ باہر نکلی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایک نظر خالی کمرے پر ڈالی۔۔۔ ابھی تک وہ نہیں آیا تھا۔۔۔

مجھے کیا۔۔۔۔۔

سر جھٹکتے ہوئے وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہو کر بال سلجھانے لگی۔۔۔

اس کام سے فارغ ہو کر اسنے بیڈ شیٹ کو اٹھا کر اچھے سے جھاڑا۔۔۔ سلیقے سے اسے سیٹ کر کہ وہ کھڑکی کے پاس

ای۔۔۔ اور ایک نظر باہر لان میں ڈالی۔۔۔

جہاں وہ ضدی انسان اپنی ضد پوری کرنے میں لگا تھا۔۔۔۔۔

اسے پانی مزے سے تیر تادیکھ کر وہ صوفے پر آئی۔۔۔ اور اسے اچھے سے جھاڑا۔۔۔ پتا نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ وہ

ان کاموں کو کر رہی تھی جسکی ضرورت بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

کمرے پر طائرانہ نظر ڈالتی وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ رات کافی ہو چکی تھی۔۔۔ مگر اسکی آنکھوں میں نیند کا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شائبہ تک نہیں تھا۔۔۔۔۔

پتا نہیں یہ ڈھیٹ انسان اندر اے گا بھی یا نہیں۔۔۔۔۔

دل سے آواز ای۔۔۔۔۔

خیر مجھے کیا اے یا نا آے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

انانچ میں آگئی۔۔۔۔

وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

وہ پہلے ہی بیمار تھا۔۔۔۔ بخار بھی تھا اسے۔۔۔۔ دل ایک بار پھر بول پڑا۔۔۔۔

ہاں تو کس نے منتیں کی ہیں کہ پڑا رہے۔۔۔۔

اناتو پھر انا تھی نا۔۔۔۔

پردھکا تو میں نے دیا سے غلطی میری تھی۔۔۔۔

دل نے بھی ہمت نہیں ہاری۔۔۔۔

گہری سانس بھرتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

گلابی آنچل کو اچھے سے سر پر ٹکاتے ہوئے اسنے خود کو تیار کیا۔۔۔۔ اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

وہ کافی دیر سے پانی میں ڈبکیاں لگاتا ہانی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔ جسم پر اب کپکپی سی تاری ہو رہی تھی۔۔۔۔ مگر اسکی ضد کو توڑنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے کی آواز پر وہ کھل اٹھا۔۔۔۔۔ مسکان چہرے سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اندر چلو۔۔۔۔۔ ہانی کی آواز پر اسنے خوش گوار مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔۔۔۔۔
اور دیکھتا ہی چلا گیا۔۔۔۔۔ نروس سی انگلیوں کو مروڑتی وہ شہیر کے دل کو چھو گئی۔۔۔۔۔
باہر نکلنے کو کہا ہے۔۔۔۔۔
تکتنے کو نہیں۔۔۔۔۔
وہ چڑ کر بولی۔۔۔۔۔
اسکی بات سن کر شہیر مسکراتا ہوا باہر نکلا۔۔۔۔۔
وہ خاموشی سے واپس مڑ گئی۔۔۔۔۔
جب کہ اسکے پیچھے اتے شہیر کے انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔۔۔۔۔
وہ اس سے نفرت نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔ صرف دعا کرتی تھی۔۔۔۔۔
اس بات نے اسے باغ باغ کر ڈالا تھا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com



وہ ادھر ادھر دیکھتی کانپتے ہاتھ سے اسکے بال ٹاول سے خشک کر رہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر اسے تنگ کرنے کے لئے نگاہیں اس پر جمائے بیٹھا تھا۔۔۔

اففف۔۔۔ خدا یا۔۔۔ کونسا برا وقت آپڑا تھا مجھ پر جو اس چھچھورے کا احساس کر لیا۔۔۔

وہ دل ہی دل میں خود کو کوستی ہوئی بولی۔۔۔

برداشت جواب دے گئی تھی۔۔۔ اسکی تپش دیتی نگاہوں سے وہ پزل ہو رہی تھی۔۔۔

نیچے دیکھو۔۔۔ اسنے تانگ آکر اسکا سر نیچے کی طرف جھٹکا۔۔۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔

وہ اچانک سنجیدہ ہو گیا۔۔۔ ہانی کا دل زور سے دھڑک اٹھا۔۔۔ وہ اسکی نرمی ہی تو تھی کہ وہ اتنی جسارت کر گئی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مم۔۔۔ میں تمہارے لئے گرم دودھ لاتی ہوں۔۔۔۔۔
وہ جلدی سے پلٹنے لگی۔۔۔ جب ہی شہیر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روک دیا۔۔۔

سو جاؤ۔۔۔ اس نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

اور خود اٹھ کر اپنی سائیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی مضطرب سی انگلیاں مروڑتی وہیں کھڑی رہی۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں اسے اندازہ ہوا۔۔۔ کہ شہیر سو گیا ہے۔۔۔ اسکی سانسوں سے محسوس ہو چکا تھا۔۔۔

بغیر کسی آہٹ کے وہ آگے بڑھی۔۔ اور اپنی سائیڈ سے تکیہ اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

اسی لمحے اسکا ہاتھ شہیر کے ہاتھ میں آ گیا۔۔۔

ابو۔۔۔۔ وہ اچانک ڈر گئی۔۔۔۔

میرے ساتھ چالاکیاں نہیں چلیں گی۔۔۔ شرافت سے یہیں سو جاؤ۔۔۔

اسکے ہاتھوں کی سختی اور گرماہٹ سے ہانی کا سانس رک گیا۔۔۔

خاموشی سے وہ وہیں لیٹ گئی۔۔۔۔

تمہیں بخار ہے۔۔۔۔؟؟

تھوڑی دیر بعد وہ اچانک بول اٹھی۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

انداز میں ہلکی سی ناراضگی کا عنصر تھا۔۔۔

تمہیں کیسے پتا چلا۔۔۔ وہ رخ موڑ کر پورا کا پورا اسکی طرف پلٹا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب۔۔۔ جب۔۔۔ تب۔۔۔ تم نے ہا۔۔۔ ہاتھ پپ۔۔۔ پکڑا۔۔۔ تب فیل ہوا۔۔۔
وہ گھبرائی سی اتنا کہ پائی۔۔۔

اچھا۔۔۔ تو تم مجھے محسوس بھی کرتی ہو۔۔۔؟ وہ دل کش مسکراہٹ لئے بولا۔۔۔
اف۔۔۔ ایک تو ظالم کی مسکراہٹ۔۔۔ میرے منہ سے کچھ اور ہی نکل جائے۔۔۔
وہ تلملا کر دل میں سوچتی ہوئی بولی۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ تو۔۔۔ میں ایسا کچھ نہیں سوچتی۔۔۔ غلط فہمی ہے تمہاری۔۔۔
وہ کچھ جتا کر بولی۔۔۔
ویسے ہانی۔۔۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اچانک وہ بولا۔۔۔
ہانی نے صرف اسکی طرف دیکھنے پر اکتفا کیا۔۔۔
www.kitabnagri.com

تم بھی کہتی ہو گی۔۔۔ عجیب انسان ہے۔۔۔ کبھی اتنا سخت۔۔۔ کبھی اتنا نرم۔۔۔
عجیب ہے نا۔۔۔؟

یہ بات تم مجھ سے تب پوچھ سکتے تھے۔۔۔ اگر تمہیں یقین ہوتا کہ تم میری سوچوں میں رہتے ہو۔۔۔ میرے
خیالوں میں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تلخ لہجے میں کہتی وہ لحاف سینے تک تان گئی۔۔۔۔

اگر میں تمہارے خیالوں میں ناہوتا۔۔۔ تو تم میرے ایک بار کہنے پر یہاں میرے ساتھ ناہوتی۔۔۔

کھڑکی سے ہوا کا جھونکا آیا۔۔۔ ہانی کے چہرے پر آے بال ایک ادا سے پیچھے ہٹے تھے۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔ وہ تلملا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ واپس صوفے پر جاتی۔۔۔۔۔

شہیر نے اسکا پلو پکڑ لیا۔۔۔۔۔

دوپٹا ریشمی ہونے کے باعث اسکے کندھوں سے سرکنا زمین پر گر گیا۔۔۔۔۔ ہانی چند لمحے تو ساکت رہ گئی۔۔۔۔۔

اور اسے اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔ سرخ چہرے کے ساتھ وہ پلٹی۔۔۔۔۔ اور تیزی سے پلٹی۔۔۔۔۔

تیزی سے دوپٹا اپنے سر پر ڈالتے ہوئے اس نے ایک تیز نظر شہیر پر ڈالی۔۔۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر سر جھٹک کر مسکرایا۔۔۔۔۔

بیوی ہو تم میری۔۔۔۔۔ حق ہے میرا تم پر۔۔۔۔۔

خبردار۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو۔۔۔۔۔ اس حق کی بات مت کرنا۔۔۔۔۔

وہ غصے سے لال ہو گئی۔۔۔۔۔

شہیر نے اداس مسکراہٹ سے سر جھٹکا۔۔۔۔۔

اوکے اوکے۔۔۔۔۔ ریلیکس۔۔۔۔۔

تم سو جاؤ۔۔۔۔۔ لیکن بیڈ پر۔۔۔۔۔

وہ تنبیہ کرتا لیٹ گیا۔۔۔۔۔

اسکے رخ موڑتے ہی ہانی نے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

جوزور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

صوفے پر جانے کی ہمت اسکی نہیں تھی۔۔۔۔۔

خاموشی سے بیڈ کے کونے پر سکڑ سمٹ کر وہ سو گئی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی جانب پشت کئے شہیر کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

آگے کا سفر اتنا مشکل نہیں تھا۔۔۔۔۔

تم تیار ہو گئی۔۔۔؟ سارم اور ماہی آگئے ہیں۔۔۔ شہیر نے کمرے میں جھانکا۔۔۔ جہاں وہ ڈریسنگ کے سامنے
کھڑی چوڑیاں پہننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اسکے پاس چلا آیا۔۔۔۔۔

اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے تعریف کی۔۔۔ ہانی کا دل چاہا۔۔۔ کہ دے۔۔۔ کیا صرف
اچھی۔۔۔؟

میں نے نہیں پوچھا۔۔۔ سڑے ہوئے لہجے میں کہ کروہ رخ موڑ گئی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

پر میں نے تو بتایا ہے نا۔۔۔۔۔

وہی اطمینان بھر انداز۔۔۔۔۔

تم یہاں سے چلے جاؤ پلیز۔۔۔۔۔

وہ اکتائے لہجے میں کہتی چوڑی کو ہاتھ سے گزارنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر نے ایک نظر اسکے ہاتھوں پر ڈالی۔۔۔
جو بار بار کی کوشش کے باعث سرخ پڑ گئے تھے۔۔۔
اچھا سنو۔۔۔ اسنے ہانی کو بلایا۔۔۔
اگر یہ پہننا چاہتی ہو تو میں مدد کروں۔۔۔
ہانی کا دل زور سے دھڑک اٹھا۔۔۔ شاید وہ خود پہنانے کی بات کر رہا تھا۔۔۔
بامشکل اپنے چہرے کے تاثرات کو ظاہر کئے بغیر وہ پلٹی۔۔۔ کیسی مدد۔۔۔؟
اسنے وائٹ شرٹ کے نیچے بلیو جینز پہنے خوب رو سے شہیر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔
دیکھو۔۔۔ سوپ کو ہلکا سا گھیلا کر وارا سکی جھاگ کو اپنے ہاتھوں اور بازوؤں پر لگاؤ۔۔۔
پھر اوپر سے چوڑیاں پہنو۔۔۔ آرام سے گزر جائیں گی۔۔۔
اوکے۔۔۔ اب میں جارہا ہوں۔۔۔ ذرا جلدی تیار ہو جاؤ۔۔۔
وہ ہلکی سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالے وہاں سے چلا گیا۔۔۔
ہانی کی شک زدہ نگاہوں سے نے دور تک اسکا پیچھا کیا۔۔۔
وہ کھڑوس اسکی سوچ سے بڑھ کر فضول تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی بات سن کر اسے اپنا دماغ گھومتا ہوا محسوس ہو رہا رہا۔۔۔
پیر پٹختے ہوئے وہ دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ہانی ---- کیسی ہو ----؟ جوں ہی اسنے ڈرائنگ روم میں قدم رکھا ---- ماہی اسے دیکھ کر والہانہ انداز میں
اسکی طرف لپکتی ہوئی بولی ----

میں ٹھیک . تم سناؤ ہانی نے اسے گرم جوشی سے گلے لگالیا

بیٹھو ---- وہ اسے صوفے پر بیٹھا کر خود اسکے ساتھ بیٹھ گئی ----

وہ دونوں آپس میں باتوں میں مگن ہو گئیں ----

شہیر اور سارم بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہے تھے ----

ان دونوں کی باتیں ختم ہونے کو نہیں آرہی تھی ----

ارے یار تمہیں شاکا پتا ہے ---- تو بہ اسکے تو خنجرے ہی نہیں ختم ہوتے ---- تھوڑی دیر بعد انہوں نے انکی
ایک اور سہیلی کی برائی سنی ----

ماہی، ہانی کو ان دونوں کی مشترکہ دوست کے بارے میں بتا رہی تھی ----

سارم نے بیچارگی سے شہیر کو دیکھا ---- جو ہاتھوں کی مٹھی بنائے اس پر چہرہ ٹکا کر ہانی کی چلتی زبان پر غور و فکر کر
رہا تھا ----

Posted On Kitab Nagri

میرا خیال ہے ہم دونوں چلتے ہیں۔۔۔ سارم نے شہیر کو زبردستی کھڑا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کہاں۔۔۔؟ ماہی تھوڑی پریشان سی بولی۔۔۔

خود کشی کرنے۔۔۔۔

وہ بیزاری سے بولا۔۔۔۔

شہیر نے ہنسی چھپانے کے لئے چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔

ارے سارم کبھی تو سیریس ہو جایا کریں۔۔۔ ماہی نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔

کیا۔۔۔؟ سارم کا دل اسکی بات پر جل کر خاک ہو گیا۔۔۔۔

یہی عزت ہے ہماری۔۔۔ سارم نے شہیر کو ٹھو دیا۔۔۔ مگر کوئی جواب ناپا کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

جسکا چہرہ ہنسی روکنے کی شدت سے لال ہو رہا تھا۔۔۔۔
www.kitabnagri.co

میں جارہا ہوں۔۔۔ وہ منہ بنا کر اٹھتا ہوا باہر کی طرف لپکا۔۔۔

ارے کہاں جارہے ہو۔۔۔ وہ تینوں چونک کر اسکے بھاگے تھے۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

منحوس انسان یہ کیا مشورہ دیا تھا تو نے مجھے۔۔۔ وہ راضی ہونے بجائے ناراض ہو گئی ہے۔۔۔

شہیر نے تو تین چپیرا اسکو دے مارے۔۔۔

نام مجھے بتا تو سہی تو نے ایسا کیا عمل کر لیا میرے مشورے پر۔۔۔

سارم نے بازو سہلاتے ہوئے ایک نظر ان دونوں بہنوں پر بھی ڈال لی۔۔۔ جو ان سے نے خبر اپنی باتوں میں مصروف تھیں۔۔۔

شہیر کا اس مشورے پر عمل بتاتے ہی سارم کا دماغ گھوم گیا۔۔۔

ابے سالے۔۔۔ اب کی بار دو تین چپیرا اسکو بجی تھیں۔۔۔

کیا تکلیف ہے۔۔۔ میں نے کیا کیا۔۔۔؟ شہیر نے غصے سے اسے گھورا۔۔۔

وہ سارم کو ضروری بات کا بہانہ کر کہ ان بہنوں سے یہاں لایا تھا۔۔۔

تجھے میں نے کہا تھا۔۔۔ بھابی لے ساتھ شرارتیں کرنا۔۔۔ ہنسی مذاق۔۔۔ تاکہ وہ پچھلی باتوں کو بھول کر آگے

کی زندگی کے بارے میں سوچیں۔۔۔ تو انکو ڈرا کر ان کے گھر سے بھاگنے کا سامان کر رہا ہے۔۔۔ تاکہ کل کو سارا

واقعہ سرسری اور سا سو ماں کے ہاں گوش فرما دیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اپنے ساتھ ساتھ تو میرا گھر بھی اجاڑ دے۔۔۔

سارم نے مستقبل کے نہایت ہولناک مناظر پیش کر دئے۔۔۔

تیرے منہ میں خاک۔۔۔ کبھی اچھا بھی بک لیا کر۔۔۔

اور اب کوئی اچھا مشورہ دے۔۔۔ اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو سچی میں جان نکال دوں گا۔۔۔

میں نہیں دے رہا۔۔۔ سارم رونے والا منہ بنا کر بولا۔۔۔

دیتا ہے یا۔۔۔؟ شہیر نے آنکھیں دکھائیں۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔ پر یہ سین میری شادی والے دن ہی ہو سکتا ہے۔۔۔

اب سن۔۔۔ وہ اس کے کان کے تقریباً اندر گھستے ہوئے بولا۔۔۔ ابھی تھوڑی سی ہی بات کی تھی کہ۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا ہو رہا ہے یہاں پر۔۔۔

ہانی کی آواز پر وہ دونوں تقریباً اچھلے۔۔۔

بھا۔۔۔ بھابی۔۔۔ کک۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ یہ مجھ سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ کہ وہ سامنے والی لڑکی کیسی

ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

واٹ۔۔۔۔۔؟ ہانی کو جھٹکا لگا۔۔۔۔۔ سارم اب اپنے منہ پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔۔۔۔۔ جلد بازی میں وہ کیا کہ گیا تھا۔۔۔۔۔

اور شہیر۔۔۔۔۔ وہ کبھی ہانی کو دیکھتا۔۔۔۔۔ اور کبھی اس فساد کی جڑ۔ سارم کو۔۔۔۔۔

چل کٹی ماریہاں سے۔۔۔۔۔ جوں ہی ہانی نے اس لڑکی کی تلاش میں نگاہیں دوڑائیں۔۔۔۔۔

سارم شہیر کو کھینچتا ہوا بھاگ گیا۔۔۔۔۔

کہاں ہے وہ ڈائن سارم بھائی۔۔۔۔۔

ہانی نے جوں ہی چہرہ موڑا۔۔۔۔۔

دونوں کو غائب پا کر۔۔۔۔۔ وہ انکی شرارت سمجھتی سر جھٹکتی مسکراہٹ چھپائے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

شہیر پر اسے اتنا بھروسہ تو تھا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



بھابی کھانا کیسا لگا آپکو۔۔۔۔۔ کھانا کھانے کے دوران سارم نے ہانی کو مخاطب کیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت اچھا۔۔۔ ہانی نے بامشکل مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

شہیر نے چائینیز رائس کھاتے بلکہ بامشکل نگلتے ہوئے ہانی کی طرف دیکھا۔۔۔

جو اسی کی طرح بڑی مشکل سے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھا رہی تھی۔۔۔

شہیر کو ہمیشہ سے دیسی ٹائپ کھانا پسند تھا۔۔۔ وہ ایسی پھکی غذا کو بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔

اب ہانی کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اسے اپنا اور ہانی کا معاملہ ایک جیسا لگا تھا۔۔۔۔۔

اپنی سوچ کو سچ ثابت کرنے کے لئے اسنے فون اٹھایا۔۔۔ اور مسیج ٹائپ کر کہ ہانی کو سینڈ کیا۔۔۔

کیا تمہیں میری طرح چائینیز فوڈ پسند نہیں۔۔۔؟

مسیج کی رنگ پر ہانی نے نے ایک نگاہ فون پر ڈالی۔۔۔ اسکا ارادہ اگنور کرنے کا تھا۔۔۔

مگر جوں ہی نگاہ اس نام پر پڑی۔۔۔

اسنے تیزی سے فون اچکا۔۔۔

ضرور کوئی دھمکی دی ہوگی۔۔۔

اسکے دل میں سب سے پہلے یہی بات آئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر نے اسکی جلد بازی پر بات ساختہ اپنے لبوں پر آنے والی مسکراہٹ کو روکا۔۔۔

ماہی اور سارم اپنی باتوں میں مگن تھے۔۔۔

مسیح بڑھ کر ہانی نے اپنی حیرت زدہ نگاہیں شہیر کی طرف اٹھائیں۔۔۔

شہیر نے بھنویں اچکا کر گویا اپنا سوال دوبارہ دوہرایا۔۔۔

ہانی نے بے چارگی سے سر ہلا کر گویا اسکے شک کو سہی ثابت کر دیا۔۔۔۔

ارے بھابی اس لنگور کو کیا دیکھ رہی ہیں۔۔۔ اسے دیکھیں۔۔۔ بلکہ ٹیسٹ کریں۔۔۔ بہت ہی ٹیسٹی

ہے۔۔۔ سارم نے سوپ کا باؤل ہانی کے سامنے کیا۔۔۔۔

Kitab Nagri

شہیر جو خود کو لنگور کہنے پر غصے سے سارم کو گھور رہا تھا۔۔۔

ہانی کی شکل دیکھ کر اسکے لئے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

ہانی نے میز کے نیچے سے اسکا کچل ڈالا۔۔۔

شہیر نے دانت پر دانت جما کر با مشکل اپنے منہ سے نکلنے والی "سی" کو کنٹرول کیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی نے منہ پر ہاتھ پھیر کر اسے گویا اپنی طاقت کا زور دکھایا۔۔۔

شہیر نے معنی خیز مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔۔

ارے ہانی تمہیں یہ سوپ پسند ہے۔۔۔ تو اور لونہ۔۔۔ بھی شرمنا کیسا۔۔۔؟ اسنے مزید سوپ ہانی کے باؤل میں انڈیلتے ہوئے کہا۔۔۔

ہانی نے ایک نظر اپنی بہن اور بہنوئی پر ڈالی۔۔۔ جو مسکراتے ہوئے انھیں دیکھ رہے تھے۔۔۔

ایک مسکراتی نگاہ ان پر ڈال کر اسنے ایک کاٹ دار نگاہ شہیر پر ڈالتے ہوئے اسے بدلہ لینے کی دھمکی دی۔۔۔
شہیر نے آنکھ مار کر گویا موسٹ ویلکم کر دیا تھا۔۔۔

ہانی نے بے بسی سے سر جھکا دیا۔۔۔ اسکے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

♥♥♥♥

اچھا بھی شہیر ہم چلتے ہیں۔۔۔ بہت رات ہو گئی ہے۔۔۔

سارم نے شہیر سے ملتے ہوئے کہا۔۔۔ ماہی مسکراتے ہوئے ہانی کے گلے لگ گئی۔۔۔

سارادن انہوں نے اکٹھے گزارا تھا۔۔۔ شاپنگ کے دوران ماہی نے تو سارم کی جیب خالی کر وادی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر ہانی نے کچھ خاص شاپنگ نہیں کی تھی۔۔۔

اسکے پاس ایک ہی بہانہ تھا۔۔۔ "میرے پاس شادی والے سارے ڈریس نیو پڑے ہیں" مجھے ضرورت نہیں ہے۔۔۔

شہیر جیسے کھڑوس انسان کو بھی اتنی توفیق نہیں ہوئی تھی کہ وہ اسے کچھ لینے کو کہہ دیتا۔۔۔

سارم نے شہیر کو اشاروں میں یا کہیں لے جا کر اسے مشورہ دینے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔

مگر کہیں نا کہیں سے ماہی ٹپک پڑتی اور اسے کھینچ کر لے جاتی۔۔۔

انکا پورا دن کچھ یوں ہی گزرا تھا۔۔۔

چلیں پھر ملاقات ہوگی۔۔۔

ماہی نے کار میں بیٹھے ہوئے کہا۔۔۔

ہانی نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلا کر اسے خدا حافظ کہا۔۔۔
www.kitabnagri.com

سارم کے کار بڑھاتے ہی وہ دونوں تیزی سے کار میں جا بیٹھے۔۔۔

اب ذرا تیز چلانا۔۔۔ شہیر کے گاڑی سٹارٹ کرتے ہی ہانی نے نیا حکم صادر کیا۔۔۔

وہ کیوں بھلا۔۔۔؟ شہیر نے سوال کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ارے اس پھیکے کھانے کو با مشکل نگلاتھا میں نے ----

گھر چلو۔۔۔ فرج میں خدا کرے کچھ پڑا ہو۔۔۔۔۔

ویسے تمہیں بھی تو بھوک لگی ہو گی نا۔۔۔؟

بولتے بولتے اچانک اسنے سوال کیا۔۔۔

شہیر نے دل فریب مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

تمہیں کیسے پتا۔۔۔۔۔؟

تت۔۔۔ تم خود ہی کہ رہے تھے کہ تمہیں نہیں پسند۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھانا۔۔۔ ایسا۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔

وہ اسکی نظروں سے پزل ہو کر اتنا ہی کہ پائی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اور کیا۔۔۔۔۔؟؟

شہیر کو اسے

تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور۔۔۔۔ اور۔۔۔ تم کھا بھی نہیں رہے تھے سہی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔!!!

مطلب تم کھانا کم اور مجھے زیادہ دیکھ رہی۔۔۔ تھی۔۔۔۔؟؟

شہیر نے مسکراہٹ دبائے پوچھا۔۔۔۔

ایسا۔۔۔۔ ایسا بالکل نہیں ہے۔۔۔۔ وہ تو بس۔۔۔۔

وہ جملہ ادھورا چھوڑ گئی۔۔۔۔

کیا بس۔۔۔۔؟ آگے بولونا۔۔۔۔

وہ اسے سننا چاہتا تھا۔۔۔۔

آگے یہ کے گھر چلووووو۔۔۔۔ مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔

اسنے تنگ آکر ایک تھپڑا سکی بازو پر مارا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

کیوں جو تمہیں اتنا سوپ دیا تھا۔۔۔ کیا تم نے اسے نہیں ختم کیا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ ہانی نے اسے نہیں پیا تھا

۔۔۔۔ مگر اسے تنگ کرنا تو گویا قومی فرضہ ہو گیا تھا اسکے لئے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر ---- !

ہانی کی بھرائی ہوئی آواز پر اسنے اسکی طرف دیکھا ----

مگر اسکی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو دیکھ کر بوکھلا گیا ----

چلو چلتے ہیں ----

اسنے گھبرا جلدی سے گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھادی ----

♡♡

ارے ارے ---- شہیر گاڑی روکو ----

وہ دیکھو گول گپے والا ----

ابھی انہوں نے آدھا سفر ہی طے کیا تھا ---- کہ ہانی کی جوشیلی آواز پر اسکے پیر خود بہ خود بریکس پر پڑ گئے ----

کیا یاد ---- اسنے اکتاہٹ سے سوال کیا ----
www.kitabnagri.com

سارے دن کی تھکاوٹ تھی ---- اور کچھ دن بخار رہنے کی وجہ سے ----

اسے اپنی طبیعت بوجھل سی محسوس ہو رہی تھی ----

ارے ---- کہ تو رہی ہوں کہ گول گپے چاہئیں ---- جاؤ لے کراؤ ----

Posted On Kitab Nagri

وہ آرڈر کرتی ہوئی بولی۔۔۔

پر رات کو۔۔۔؟ اسنے کہنا چاہا۔۔۔

جاؤ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔ اب کیا میں خود جاؤں۔۔۔

بلکہ کہنا کیا۔۔۔ میں چلی جاتی ہوں خود۔۔۔۔

وہ آرام سے کہتی یہ جاوہ جا۔۔۔۔

ارے ہانی رو کو یار۔۔۔۔

شہیر بھی اسکے پیچھے لپکا تھا۔۔۔۔

بھائی جلدی سے دو پلیٹس بنادیں۔۔۔۔

شہیر جب تک وہاں پہنچا۔۔۔ وہ آرڈر کر چکی تھی۔۔۔۔

دو کس لئے۔۔۔؟ شہیر نے بے چارگی سے سوال کیا۔۔۔۔

ارے۔۔۔ ایک میری ایک تمھاری۔۔۔ ہم ساتھ ہیں نا۔۔۔۔۔!!!

وہ بے دیہانی میں پتا نہیں کیا کہ گئی تھی۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

مگر اسکی بات سے شہیر کے دل کے تار بج اٹھے تھے۔۔۔۔

آس پاس کا ماحول جیسے خوش گوار سا ہو گیا تھا۔۔۔۔

طبیعت کا بو جھل پن جیسے دور ہو گیا تھا۔۔۔۔

پر میں تو گول گپے نہیں کھاتا۔۔۔۔

اسکے معصوم چہرے کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے اسنے کہا۔۔۔۔

تو آج کھا لینا بس۔۔۔۔ وہ مصروف سے انداز میں کہتی گول گپے والے کو مزید مصالحہ ڈالنے کی ہدایت کرنے لگی۔۔۔۔

شہیر ذراوائٹلٹ دینا اپنا۔۔۔۔ کہاں پر ہے۔۔۔۔ اسنے گول گپوں کی پلیٹس اسکے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

شہیر نے حیرانی سے اسے دیکھتے ہوئے آنکھوں سے اشارہ کر کہ بتایا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

اسکی جیب سے وائٹلٹ نکال کر اسنے پیسے پے کئے۔۔۔۔

اچھا بھائی اپکا بے حد شکریہ جو اتنی رات کو آپ کھڑے تھے۔۔۔۔ میں زندگی بھر آپکی احسان مند رہوں گی۔۔۔۔

ہانی نے مسکراتے ہوئے گول گپے والے کو الوداعیہ کلمات کہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔ جو بیچارہ اپنی ہنسی بامشکل ضبط کئے شہیر کو شیر نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

چلو اب۔۔۔

ہانی اسے لئے آگے بڑھ گئی۔۔



گاڑی گھر کے سامنے آرکی۔۔۔

ماہی نے شاپنگ بیگ سمیٹے اور اپنا بیگ اٹھا کر ایک الودائی نگاہ سارم پر ڈالی۔۔۔

اور مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

او کے اللہ حافظ۔۔۔!

رکو۔۔۔! سارم نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

جی۔۔۔۔۔ وہ شرم سے فقط اتنا ہی کہ پائی۔۔۔

میں کل ممی پاپا کو بھیج رہا ہوں ڈیٹ فکس کرنے۔۔۔۔

اب تمہارے بغیر گزارا ممکن نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔۔۔

سارم نے اسکا شرم سے گلابی چہرہ محبت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ماہی نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔ اور نفی میں سر ہلاتی گاڑی کا دروازہ کھول کر تیزی سے بھاگ کر گھر میں چلی گئی۔۔۔

جاتے ہوئے ایک بار مڑ کر اسے دیکھنا نہیں بھولی تھی۔۔۔

اسکے انداز نے سارم کے دل میں اسکی محبت کے جذبات کو گویا چھیڑ دیا تھا۔۔۔

مسکراتے ہوئے لمبی سانس بھر کر وہ گاڑی کو آگے بڑھا گیا۔۔۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کس قدر بدھو ہو تم۔۔۔ گول گپے بھی کھانے نہیں آتے۔۔۔

شہیر کی بد قسمتی کہ وہ جو بھی گول گپے کھانے کے لئے اٹھاتا۔۔۔

وہ اسکے منہ میں جانے سے پہلے ہی ٹوٹ کر جام شہادت نوش فرما جاتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب میں کیا کروں۔۔۔ کہا تو ہے مجھے ایسی چیزیں کھانے کی عادت نہیں۔۔۔

وہ بھی کافی دیر کی جدوجہد سے تنگ آچکا تھا۔۔۔

اچھا کو۔۔۔ میں بتاتی ہوں۔۔۔

منہ کھولو۔۔۔ بڑا والا۔۔۔

وہ اسے ماہر استاد کی طرح سمجھانے لگی۔۔۔

تھوڑا اور بڑا منہ کھولو۔۔۔

اب کیا اس چکر میں اپنا منہ ہی پھاڑ دوں۔۔۔

اسکی مزید منہ کھولنے کی ہدایات سن کر شہیر کا دماغ خراب ہو گیا۔۔۔

اچھا اب منہ کھولو میں ایک کھلاؤں گی تمہیں۔۔۔ تو سمجھ آ جائے گی۔۔۔

ہانی پر اسکے غصے کا ذرا سا بھی اثر نہیں ہوا۔۔۔

شہیر نے خاموشی سے اسکے حکم کی تعمیل کی۔۔۔

ہانی نے ایک گول گپہ اٹھا کر اسکے منہ میں ڈالا۔۔۔

ڈالتے وقت اسکی انگلیاں شہیر کے چہرے سے مس ہوئیں۔۔۔ کرنٹ سا تھا جو اسے لگا تھا۔۔۔ چہرہ سرخ پڑ

گیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم-----می-----بٹ اس میں بہت مرچیں ہیں-----وہ سی سی کرتا ہوا بولا-----

اسکے منہ سے یہ بات سن کر ہانی کو پہلے والی بات بھول گئی۔۔۔

ہیں نا۔۔۔ میں تو پہلے ہی کہہ رہی تھی۔۔۔ وہ خوشی سے بولی۔۔۔

چلو اب تو طریقہ آگیا نا۔۔۔ چلو اب کھاتے ہیں۔۔۔

وہ بچوں والے انداز سے بولی۔۔۔

ہمممم۔۔۔ چلو۔۔۔ شہیرا سکی خوشی میں خوش تھا۔۔۔

رات کے گیارہ بجے ویران سڑک پر وہ ارد گرد سے بے نیاز آپس میں مگن تھے۔۔۔

محبت کو بڑائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔ یہ تو کسی عام چیز سے بھی ہو جاتی ہے۔۔۔ محبت پالینے کا ہی نام نہیں

www.kitabnagri.com

ہوتا۔۔۔

یہ تو اس خوبصورت احساس کا نام ہوتا ہے۔۔۔ جس میں ایک دوسرے کی خوشی اور جذبات کا احساس کیا

جائے۔۔۔

ان دونوں کے درمیان بھی اس خوبصورت جذبے کا جنم ہو چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ نادان اسے سمجھ نہیں پائے تھے۔۔۔۔۔

آخر کار احساس اپنے آپ کو منوانے میں وقت تو لیتا ہے۔۔۔۔۔

انہیں بھی کچھ وقت کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔

تھوڑے سے وقت کی۔۔۔۔۔!!!

مما۔۔۔ اتنی جلدی بھی کیا ہے۔۔۔ ابھی کل تو سارم بھائی ہمارے ساتھ تھے۔۔۔ انہوں نے تب تو ایسی کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔۔ یہ انہیں اچانک کیا ہو گیا۔۔۔۔۔

صبح صبح ہی ہانی کو آمنہ بیگم کی کال آگئی تھی۔۔۔۔۔
تب ہی انہوں نے ہانی کو بتایا کہ لنچ پر سارم کے گھر والے ماہی اور سارم کی شادی کی ڈیٹ فکس کرنے آرہے تھے۔۔۔۔۔

تو ہانی اس قدر جلدی کرنے پر حیران تھی۔۔۔۔۔ کچھ خوف زدہ بھی۔۔۔۔۔

بس بیٹا۔۔۔ ماہی کو ایک دن تو جانا ہی ہے اپنے گھر۔۔۔ جلدی ہو یا دیر مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس تم اور شہیر لہجہ پر موجود ہو۔۔۔ لیٹ مت ہونا۔۔۔ میں ویٹ کروں گی۔۔۔

وہ جلدی سے بات سمیٹتی خدا حافظ کر گئیں۔۔۔۔

ہانی کندھے اچکانی کمرے میں آئی۔۔۔

جہاں شہیر چہرہ تک بلیںکٹ میں چھپائے سویا ہوا تھا۔۔۔

وہ آج جاب پر نہیں گیا تھا۔۔۔

صبح جب ہانی اسے اٹھانے گئی تھی۔۔۔ تو اسنے طبیعت خراب ہونے کا کہ منع کر دیا تھا۔۔۔

رات بھی اسنے ہانی کو بیڈ پر سونے کے لئے بھی نہیں کہا تھا۔۔۔

وہ آتے ہی سو گیا تھا۔۔۔

وہ اسکی طبیعت کا سوچ کر چپ رہی تھی۔۔۔
The logo for Kitab Nagri features a stylized stack of three books in shades of blue and green, with the text 'Kitab Nagri' in a pink, bubbly font below them.

شہیر۔۔۔۔!! اسنے اسکے قریب آکر آواز لگائی۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔۔۔

شہیر اٹھ جاؤ۔۔۔ پھر ماما کی طرف بھی جانا ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے دوبارہ سے آواز لگائی۔۔۔۔

مگر کوئی جواب نالنے پر تنگ آکر اسکا بلینٹ کھنچا۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔ وہ بلینٹ ایک طرف پھینک کر اسکی طرف دیکھتی کچھ کہنے ہی لگی تھی۔۔۔

جب ہی اسکا چہرہ دیکھ کر ایک دم چپ ہو گئی۔۔۔۔

ماتھے پر بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے بال اور سرخ پڑی ناک۔۔۔۔

اسے بے اختیار تشویش نے آگھیرا۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر اسکا ماتھا چھوا۔۔۔۔ تو وہ بخار کی شدت سے تپ رہا تھا۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔ اسنے بے اختیار اسکے چہرے پر ہاتھ رکھے اسے پکارا۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔؟

شہیر کی ہلکی سی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

اب شرمندگی سے نظریں چراتی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

پھر نگاہ شہیر کی طرف ڈالی۔۔۔۔ جو شریر نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

طبیعت خراب ہے۔۔۔۔؟ اسکے چہرے سے جلدی سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اسنے پوچھا۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔۔

وہ نقاہت سے مسکرایا۔۔۔۔ اسکی آواز بھی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

مجھے تو بیمار لگتے ہو۔۔۔۔

وہ کندھے اچکا کر بولی۔۔۔۔

تو تمہارا کہا سر آنکھوں پر۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا کہ کر بلینکٹ کو سہی سے اوڑھنے لگا۔۔۔۔

ہانی جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔ تم آرام کرو۔۔۔۔ میں تمہارے لئے کچھ کھانے کو لاتی ہوں اور ڈاکٹر کو

بھی بلاتی ہوں۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسنے اسے بلینکٹ اچھے سے اوڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا اور پھر ڈاکٹر کو بیماری کی وجہ کیا بتاؤ گی۔۔۔۔ اگر اسنے پوچھ لیا کہ تم نے اپنے شوہر نامدار کو کیا کھلایا۔۔۔۔

گول گپے۔۔۔۔!!

ہانی کی زبان سے پھسلا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیرا سکی بات سن کر بے اختیار مسکرا ہٹ چھپا گیا۔۔۔



کیسی ہوماہی۔۔۔۔؟

ہانی فون پر ماہی سے حال چال پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔

میں ٹھیک۔۔۔ تم سناؤ۔۔۔ آنا نہیں ہے کیا جو فون پر فون کئے جا رہی ہو۔۔۔

ہاں یار۔۔۔ نہیں آسکتی۔۔۔ شہیر کو بہت تیز بخار ہے۔۔۔

تم ایسے کرو میری ممانہ سے بات کرو اور۔۔۔ کب سے انکا نمبر پڑائے کر رہی ہوں۔۔ اٹھا ہی نہیں رہیں۔۔۔۔

ہاں وہ کھانا بنوانے میں بڑی ہیں۔۔۔۔۔ مگر تم۔۔۔۔۔

وہ ابھی کچھ کہنا ہی چاہ رہی تھی۔۔۔۔ جب ہی ہانی نے اسکی بات کو کاٹ دیا۔۔۔۔

پارا اگر مگر مت کرو ممما کو دو۔۔۔۔۔

او کے۔۔۔ وہ بد دلی سے بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد ہانی انھیں مناچکی تھی۔۔۔ کہ وہ یہ رسم اکیلے ہی کر لیں۔۔۔
آمنہ بیگم کسی اور دن کرنے کے لئے اصرار کر رہی تھیں۔۔۔
مگر ہانی نے انھیں منا کر دم لیا تھا۔۔۔



ہانی نے کپڑے کو ٹھنڈے پانی میں بھگوایا۔۔ اور اسے اچھے سے نچوڑ کر اسکے ماتھے پر رکھا۔۔۔
شہیر نیم بیہوشی کی حالت میں تھا۔۔۔ وہ صبح سے اسے پٹیاں رکھ رہی تھی۔۔۔
مگر شہیر کو کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر اسکاچیک اپ کر کے جا چکا تھا۔۔۔
گلے کے انفیکشن کی وجہ سے اسکی یہ حالت تھی۔۔۔
اور اسکے گلے کے انفیکشن کی وجہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

وہ شہیر کی طبیعت کے ساتھ ساتھ ماہی کی وجہ سے بھی افسردہ تھی۔۔۔ جسکی اتنی بڑی خوشی پر وہ اسکے ساتھ
نہیں تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر ایک خوف سا تھا اسکے دل میں ----

شہیر کا چانک سے بدل جانا ---- اگر وہ وہاں سب کے سامنے سب کچھ کہ دیتا ---- اسکے آگے اسکی سوچیں
رک جاتی تھیں ----

جھر جھری سی آ جاتی تھی ---- بس یہی ڈر تھا کہ وہ آج اپنی بہن کی اتنی بڑی خوشی میں اسکے ساتھ نہیں تھی
وہ نہیں جانتی تھی ---- کہ شہیر نے سارم کو کیا کچھ بتایا تھا ----

وہ تو بس ایک بات سن کر ہی ڈھ گئی تھی ----

"ہانی نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا"

اسنے بے اختیار جھر جھری لی ----

اور شہیر کے ماتھے پر ہاتھ رکھا ---- بخار کافی حد تک کم تھا ----
www.kitabnagri.com

بے اختیار پر سکون سانس اسکے سینے سے خارج ہوئی ----

ایک نظر محبت سے اسے دیکھتے ہوئے وہ کچن کی طرف بڑھ گئی ----

جہاں اسے شہیر کے لئے پرہیزی کھانا بنانا تھا ----



Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ارے بیٹا اور لونہا۔۔۔۔

میں دیکھ رہی ہوں۔۔۔ تم کچھ نہیں کھا رہے۔۔۔ کیا کھانا پسند نہیں آیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آمنہ بیگم نے کباب کی پلیٹ سارم کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

انکی آواز پر وہ چونکا۔۔۔

ارے آنٹی ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ کھانا بہت ٹیسی ہے۔۔۔ ریلی آپ سچ میں بہت اچھی کک ہیں۔۔۔

اسنے جلدی سے بات سنبھالتے ہوئے آخر میں مسکا لگایا۔۔۔۔

آمنہ بیگم مسکرا اٹھیں۔۔۔

بہن آپکی بڑی بیٹی ہانی اور شہیر نہیں اے۔۔۔؟

سارم کی والدہ نے کچھ اچھنبے سے پوچھا۔۔۔

سارم کے کان فوراً کھڑے ہو گئے۔۔۔
Kitab Nagri

وہ اسی بات سے ڈسٹرب تھا۔۔۔ کہ اسکا بھائیوں جیسا دوست اسکی خوشی میں شامل نہیں تھا۔۔۔ اور

ہانی۔۔۔۔ وہ بھی اپنی بہن کی خوشی میں شامل نہیں تھی۔۔۔

بہن وہ شیریں بیٹے کو بہت تیز بخار تھا۔۔۔ تو ہانی نے منع کر دیا۔۔۔۔

اووہ۔۔۔ اللہ پاک صحت دیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو آپ ہمیں بتا دیتیں۔۔۔ ہم پھر آجاتے۔۔۔

وہ تھوڑا حیران تھیں۔۔۔

کوئی بات نہیں بہن۔۔۔ بس ہانی نے خود منع کر دیا۔۔۔

آپ کچھ لیں نا۔۔۔ وہ بات سمیٹ کر انھیں جلدی سے چیزیں سرو کرنے لگیں۔۔۔

اسی وقت سارم کر سی گھسیٹ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ارے بیٹا کہاں چلے۔۔۔

احمد صاحب حیران ہوئے۔۔۔

بس انکل ابھی آیا۔۔۔ وہ فون نکالتا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر چلا گیا۔۔۔

ماہی کی ادا اس نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا۔۔۔

پہلے بہن کے اس رویے اور پھر سارم کا اپنی پریشانی میں اسے اگنور کر جانا۔۔۔

اسنے بے دلی سے چچھ گرا دیا۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

ہانی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

شہیر جاگ رہا تھا۔۔۔ اسکا بخار کافی حد تک اتر چکا تھا۔۔۔۔

طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔؟

ہانی نے اسکی دوائیاں اٹھا کر چیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ کسی صورت اپنی فکر مندی شہیر پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔ کہ شہیر اپنے لئے اسکے جذبات جان جائے۔۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔۔ اب۔۔۔۔ وہ تکیے سے ٹیک لگاتا ہوا بولا۔۔۔۔

چلو اٹھو فریش ہو جاؤ۔۔۔۔ اور پھر کچھ کھا کر دوالو۔۔۔۔

پانی لے آؤ۔۔۔۔ حلق میں کانٹے سے چبھ رہے ہیں۔۔۔۔

وہ بمشکل بولا۔۔۔۔

اچھا لاتی ہوں۔۔۔۔

وہ باہر نکل گئی۔۔۔۔

فون کے رنگ کرنے پر وہ چونکا۔۔۔ اور ہاتھ بڑھا کر اٹھایا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اٹینڈ کر کہ اسنے فون کان پر رکھا۔۔۔

کیا حال ہے۔۔۔ سارم؟

ٹھیک ہوں تو سنا۔۔۔

بس یار کچھ طبیعت خراب ہے۔۔۔ وہ بے زاری سے بولا۔۔۔

ایک ہی دن میں وہ اس بیماری اور بستر پر پڑے رہنے سے تنگ آ گیا تھا۔۔۔

میں اتا ہوں تیری طرف۔۔۔ پر یہ بتا۔۔۔ اگر تیری طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو منع کر دیتا۔۔۔

ہم آج نا آتے ڈیٹ فکس کرنے۔۔۔

یہ تو غیروں والی حرکت ہوئی یار۔۔۔

سارم خفا ہوا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا مطلب۔۔۔؟ میں سمجھا نہیں۔۔۔

شہیرا سکی بات سن کر حیران رہ گیا۔۔۔

اب اتنا معصوم نابن۔۔۔ بھابی نے آخر تیرے کہنے پر ہی منع کیا ہو گا۔۔۔

یار۔۔۔ ایک منٹ مجھے شروع سے بات بتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سخت حیران تھا۔۔۔

سارم کے سار اچھ بتاتے ہی وہ حیران رہ گیا۔۔۔

یار مطلب ہانی نے خود انٹی سے کہا۔۔۔ کہ بس وہ تاریخ طے کر لیں۔۔۔

ہاں تو اور۔۔۔۔۔ سارم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ وہ خود ہانی کی حرکت پر حیران تھا۔۔۔۔۔ اور کچھ کچھ سمجھ بھی چکا تھا۔۔۔۔۔

یار پر اسنے ایسا کیوں کیا ہو گا۔۔۔

اسی لئے کہ کہیں تو ماہی کی اس خوشی میں رکاوٹ نا ڈالے۔۔۔۔۔ انہوں نے اسی خوف سے بس جلدی کی۔۔۔

سارم اپنی بات مکمل کرتا شہیر کے سر پر بم پھوڑ گیا۔۔۔

کک۔۔۔ کیا۔۔۔؟ وہ شک زدہ رہ گیا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

جی ہاں۔۔۔ اور یہ خوف ڈالنے والا تو ہی ہے انکے دل میں۔۔۔۔۔

بھابی جس قدر ماہی سے محبت کرتی ہیں۔۔۔ میں ماہی کی باتوں سے جان چکا ہوں۔۔۔

اسلئے وہ تجھ سے خوف زدہ ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہتر یہی ہے۔۔۔ کہ تو انکے دل میں میں اپنے لئے اعتماد پیدا کر۔۔۔

میں فون رکھتا ہوں۔۔۔

میری والی بھی ناراض ہو گئی ہوگی۔۔۔ پھر آتا ہوں۔۔۔۔۔

خدا حافظ۔۔۔۔۔!!!

وہ کال کاٹ گیا۔۔۔ مگر شہیر ساکت بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ وہ کیا اتنا برا تھا۔۔۔ کہ وہ لڑکی اپنی بہن کی خوشیوں سے
اسکے سائے تک کو بھی دور رکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

پانی۔۔۔۔۔!!

آواز پر وہ چونکا۔۔۔۔۔ وہ پانی کا گلاس لئے اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

بامشکل ہاتھ بڑھا کر اسنے گلاس اٹھایا۔۔۔

گلاس لبوں سے لگاتے اسنے ایک نظر ہانی کو دیکھا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

جو پرچ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ رہی تھی۔۔۔

تم گئی نہیں آج اپنے گھر۔۔۔؟ ماہی کی ڈیٹ فکس ہو رہی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے اسنے ہانی کو غور سے دیکھتے ہوئے اطمینان سے سوال کیا۔۔۔ جسکے چہرے کا رنگ اسکی بات سن کر فق ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

شہیر بغور اسکے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ رہا تھا۔۔۔

وو۔۔۔ وہ مم میں نے سوچا۔۔۔۔۔ تت۔۔۔ تم بیمار ہو۔۔۔ اسلئے رک گئی۔۔۔ وہ اٹک اٹک کر بامشکل بولی۔۔۔۔

تو تم اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔ وہ کڑے تیور لئے بولا۔۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں بھلا کیوں ڈروں گی۔۔۔۔۔

میں تو ویسے ہی تمہیں بتا رہی ہوں۔۔۔۔۔

ہانی کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں تمہارے لئے سوپ لاتی ہوں۔۔۔۔۔

شہیر کے چہرے کے تاثرات ہی کچھ ایسے تھے۔۔۔ کہ ہانی وہاں سے جلد از جلد بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

رکو۔۔۔!!! ابھی وہ دو قدم ہی آگے بڑھی تھی جب ہی شہیر کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔۔۔۔۔

خوف سے وہ وہیں رک گئی۔۔۔۔۔ مگر مڑ کر اسے نہیں دیکھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چلتا ہوا خود اسکے سامنے آکھڑا ہوا۔۔۔

تم نے ایسا کیوں کیا۔۔۔؟ شہیر کے سوال پر ہانی نے تھوک نگلا۔۔۔

بتاؤ۔۔۔ کیوں کیا ایسا۔۔۔ اپنی بہن کو کیوں دکھی کیا۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی تمہارے علاوہ اسکی کوئی بہن کوئی اچھی دوست نہیں۔۔۔

وہ دھاڑا۔۔۔۔

اسکی آواز سن کر ایک لمحے کے لئے تو وہ کانپ گئی تھی۔۔۔

مگر غصے نے ایک زوردار انگڑائی لی۔۔۔۔

میں نے یہ ایسا سلئے کیا۔۔۔ تاکہ ایک چھوٹا سادھ دے کر اسے زندگی بھر کے دکھ سے بچا سکوں۔۔۔۔

اسے اس بات سے بے خبر رکھوں۔۔۔ کہ اسکا بہنوئی جسے وہ سگے بھائیوں سے بڑھ کر چاہتی ہے۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسکی خوشیوں کا دشمن ہے۔۔۔۔

میں اسے بے خبر رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

ہانی۔۔۔۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر۔۔۔۔۔!!!!

Posted On Kitab Nagri

ہاں --- شہیر --- ہاں --- میں سچ کہ رہی ہوں --- میں جانتی ہوں تم اسے خوش نہیں رہنے دو گے ---

وہ چلا چلا کر کہتی آخر میں پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی ---

ہانی میں --- !!

اسنے پھر کچھ کہنا چاہا ---

مگر اسکی بات کو ایک بار پھر کاٹ دیا گیا --- کوئی اہمیت نہیں دی گئی ---

نہیں شہیر --- وہ پھر سے چلائی --- تم کچھ مت کہو --- تم اسکے سب سے بڑے
دشمن ---

ہانی --- شہیر نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام لیا ---

ہانی کی زبان کو وہیں بریک لگ گئی --- آنسو تھم گئے تھے ---

میں اسکا دشمن نہیں ہوں ہانی --- میرا یقین کرو --- وہ اسکے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکائے بولا --- اسکی
آواز میں آنسوؤں کی نمی گھلی تھی ---

اسکا لمس محسوس کرتے ہی ہانی کو کرنٹ سا لگا ---

وحشت زدہ ہو کر اسنے اپنے آپ کو چھڑوانا چاہا ---

Posted On Kitab Nagri

مگر اسکی گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔۔

میں اتنا برا نہیں ہوں۔۔۔۔۔

ہانی حالات نے برابر بنا دیا تھا۔۔۔۔۔ کچھ میرے پیشے کا اثر۔۔۔۔۔ میں لوگوں کے لئے اتنی جلدی نرم نہیں پڑتا۔۔۔۔۔

میرا یقین تو کر کہ دیکھو۔۔۔۔۔

وہ التجائیہ انداز میں بولا۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ ہانی نے جھٹکے سے اسکے دونوں ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹائے۔۔۔۔۔

اور وہاں سے بھاگنے لگی۔۔۔۔۔

مگر شہیر کی اس بات پر اسکے بڑھتے قدم رک گئے۔۔۔۔۔ جیسے کسی نے اسکے قدموں میں بیڑیاں ڈال دی ہوں۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

میں نے کبھی کسی سے محبت نہیں کی۔۔۔۔۔ بابا اور زارا کے سوا۔۔۔۔۔

مگر شاید..... مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

شاید۔۔۔۔۔؟ ہانی نے سوچا۔۔۔۔۔

عصے کی ایک لہر اسے اپنے اندر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارا شاید ---- !! مائی فٹ ----! اسنے پیچھے مڑ کر ایک نظر تنفر سے اسے دیکھتے ہوئے
کہا ----

اور تیزی سے کمرے سے نکل گئی ----

پیچھے شہیر اپنا سر تھام کر رہ گیا ----

محبت اور اسکے اظہار کے معاملے میں وہ بہت نالائق تھا ----

ہانی دروازہ کھولو ----

رات کا وقت ہو گیا تھا ---- مگر ہانی کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی ----

ہانی ---- اس نے ایک بار پھر سے اسے آواز دی ----

مگر جواب نہ دراد ----

ہانی ----

دروازہ کھولو ---- ورنہ میں توڑ دوں گا ----

اس نے دھمکی دی ----



Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔۔ تم ایسا نہیں کرو گے۔۔۔

اندر سے ہانی کی چیختی ہوئی آواز آئی۔۔۔

اسکے چیخنے پر شہیر بے اختیار ہنس پڑا۔۔۔

او کے تمہاری مرضی۔۔۔

مگر ڈر لگے تو میرے پاس مت آنا۔۔۔ کیوں رات کے وقت میرے تابع جنات میرا بیان سننے آتے ہیں۔۔۔

وہ پھر سے شریر ہوا۔۔۔

وہ بھی سب کچھ بھول کر اسکی بات سن کر خوف سے کانپنے لگی۔۔۔

وہ بھول چکے تھے کہ کچھ دیر پہلے انکے درمیان کیا ہوا تھا۔۔۔

شاید ناچا ہتے ہوئے بھی انکا دل ایک دوسرے کے لئے صاف ہو چکا تھا۔۔۔

اچھا میں چلتا ہوں۔۔۔ میرے جن میرا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

وہ مطمئن سا کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

پیچھے ہانی کو پسینے سے شرابور چھوڑ کر۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم مجھے ڈرا نہیں سکتے۔۔۔ وہ چلا کر بولی۔۔۔ مگر زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔

اسکی بات سن شہیر نے بامشکل اپنے قہقے کا گلا گھونٹا تھا۔۔۔۔۔



پر سارم ہانی کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔۔۔ میں بہت سیڈ ہوں۔۔۔ اور آپ نے بھی مجھے بہت انور کیا۔۔۔۔۔
کوئی بھلا ایسے کرتا ہے۔۔۔۔۔

ماہی اداس سی فون پر سارم سے اپنا دکھ شیر کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ارے یار میرے ہوتے ہوئے تم کیوں سیڈ ہو رہی ہو۔۔۔۔۔

مجبوری تھی نا۔۔۔ جب لڑکی کی شادی ہوتی ہے۔۔۔ تو اس پر اپنے گھر والوں کے ساتھ ساتھ شوہر کے بھی
دکھ اور خوشی کا خیال رکھنا ہوتا ہے نا۔۔۔۔۔

جیسے اب تم میرے پاس جب آؤ گی۔۔۔ تو میرا بھی خیال رکھو گی نا۔۔۔ کیا مجھے چھوڑ کر آؤ گی ایسی حالت
میں۔۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔

اسکی بات سن کر ماہی کے گال بلش کر گئے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سارم نے ہمیشہ ہی طرح اپنی پر خلوص اور کھٹی میٹھی باتوں سے اسے بہلا لیا تھا۔۔۔۔



یا اللہ۔۔۔۔ میرے جتنے گناہ ہیں۔۔۔ انھیں معاف کر دے۔۔۔ یا اللہ میرے صغیرہ کبیرہ گناہوں کو معاف کر دے۔۔۔

میں آج نہیں بچنے والی۔۔۔

ایک تو کمرے میں وہ اکیلی۔۔۔ شہیر کی خوف ناک باتوں کا نہایت خوف ناک ترین اثر۔۔۔ اور رہی سہی کسر لان سے آتی ہو اسر سراتی آواز نے پوری کر دی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

ہانی کو اپنا آخری وقت نظر آ رہا تھا۔۔۔

یا اللہ کسی کو تو بھیج سے۔۔۔

چاہے وہ شہیر ہی کیوں نا ہو۔۔۔

اسکے دل سے بے اختیار دعا نکلی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاید قبولیت کا وقت تھا۔۔۔۔

اسی وقت فون کی بیل نے ہانی کے دل کو ایک لمحے کے لئے تو دھڑکا ڈالا تھا۔۔۔

کسی انجانے نمبر سے کال آرہی تھی۔۔۔

یہ کون ہو سکتا ہے۔۔۔؟ اسنے حیران ہوتے ہوئے سوچا۔۔۔

پھر کال ریسیو کر جوں ہی فون کان پر رکھا۔۔۔

ہوووو۔۔۔ پیہ پیہی۔۔۔ ہااااا۔۔۔

دوسری طرف سے اس خوف ناک آواز پر ہانی نے ایک خوف ناک چیخ مار کر فون اچھال دیا۔۔۔

اسکی حالت غیر ہو گئی تھی۔۔۔ دل برے طریقے سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔ دل کر رہا تھا دھاڑیں مار مار کر

روے۔

www.kitabnagri.com

مسیح کی ٹون پر ہانی نے وحشت زدہ نظروں سے فون کو دیکھا۔۔۔۔

مگر سامنے شہیر کا نام چمکتا دیکھ کر اسنے ڈرتے ڈرتے فون اٹھایا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جہاں اسکا مسیج پڑھ کر بے بسی کے مارے اسکی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں دواں ہو چکا تھا۔۔۔۔۔
سوری ہانی وہ بھی میرا نمبر تھا۔۔۔ اور میں جانتا ہوں تم ڈرتی بالکل نہیں ہو۔۔۔ ساتھ ہی دل جلا دینے والا
ایموجی۔۔۔!! اور ہاں۔۔۔ ایسی خوبصورت اور پرسوز وائسز کو میں ریکارڈ رکھتا ہوں۔۔۔۔۔ امید ہے تمہاری
رات اچھی گزرے گی۔۔۔۔۔

گڈ نائٹ۔۔۔۔۔!!!

آاااا۔۔۔۔۔ امی۔۔۔۔۔!!!

ہانی اب اونچی آواز سے رونے لگی تھی۔۔۔۔۔

دروازے سے کان لگا کر کھڑا شہیرا ایک دم گھبرا گیا تھا۔۔۔۔۔

ہانی کے رونے کی آواز سن کر شہیرا گھبرا گیا۔۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر اسنے دروازہ ناک چاہا۔۔۔۔۔

مگر ایک دم رک گیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر سوچا۔۔۔ اور پھر اپنے کمرے کی طرف پلٹ گیا۔۔۔۔۔

ہانی نے سوں سوں کرتے ہوئے اپنا ناک رگڑا۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

اور ایک وحشت زدہ نگاہ کمرے پر ڈالی۔۔۔۔

حقیقت جاننے کے باوجود وہ اتنی ہی خوف زدہ تھی۔۔۔۔

اسکا دل چاہ رہا تھا۔۔۔ کہ دوڑ کر اپنے کمرے میں چلی جائے۔۔۔ مگر اناج میں آگئی تھی۔۔۔۔

وہ منہ دھونے کے لئے ڈرتے ڈرتے مشکل سے اٹھنے لگی۔۔۔ ابھی اس نے زمین پر پیر نہیں رکھا تھا۔۔۔ جب

ہی باہر سے آتی آواز پر چونک گئی۔۔۔۔

ہائے اللہ۔۔۔!! ایک تو نیند ہی نہیں آرہی۔۔۔

کمرے میں گھٹن سی ہو رہی ہے۔۔۔ جو آکسیجن کا کام دیتی تھی۔۔۔ وہ کہیں اور ہے۔۔۔۔

آخر پر وہ ہانی کو جلانا نہیں بھولا تھا۔۔۔۔

ہانی نے دانت پیستے ہوئے پیر زمین پر مارا۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور پھر لبوں کو کچل کر بڑی مشکل سے چیخ کو کنٹرول کیا۔۔۔۔

اور اٹھ کر کھڑکی کے پاس کھڑی ہو کر باہر ٹی وی لاؤنچ میں جھانکنے لگی۔۔۔۔

جہاں شہیر تکیہ صوفے پر رکھ کر لیٹنے کی تیاری کر رہا تھا۔۔۔۔

اسکو وہاں دیکھ کر ہانی کے دل سے جیسے سارا خوف بھاگ گیا تھا۔۔۔۔ لبوں پر مسکراہٹ سی دوڑ گئی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پر سکون سی وہ بیڈ پر سونے کے لئے بڑھ گئی۔۔۔۔

کسی اور کے سکون کو برباد کر کہ۔۔۔۔!!!

یار یہ صوفہ چھوٹا ہو گیا ہے۔۔۔ یا میں بڑا۔۔۔

شہیر صوفے پر بیڈ والے اصول استعمال کرتے ہوئے چوڑا ہو کر سونے کی کوشش کرتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔

مگر اپنی غلطی کی سزا تو اسے بھگتنی تھی۔۔۔۔

اور حیرت کی بات تھی۔۔۔ اسے یہ سزا بری نہیں لگی تھی۔۔۔۔

اور وہ کیوں۔۔۔۔؟؟؟

یہ تو دل کے راز ہوتے ہیں۔۔۔ جنہیں اللہ اور خود انسان کے سوا کوئی نہیں جانتا۔۔۔ جنہیں انسان اپنی انا کے

باعث چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔۔

یہ ناجانتے ہوئے۔۔۔ کہ کچھ رازوں کا کھل جانا انکی راہوں کو کھول سکتا ہے۔۔۔۔

مگر انسان ہے نا۔۔۔۔

نا سمجھ۔۔۔ کم عقل۔۔۔۔!!!



Posted On Kitab Nagri

ہانی بی بی دروازہ کھولیں۔۔۔ دن چڑھ آیا ہے۔۔۔ صاحب بھی کب کہ چلے گئے ہیں۔۔۔۔۔
اب آپ باہر آجائیں۔۔۔۔۔

رشیدہ آپا نے بے چارگی سے دروازے کی سائیڈ میں کھڑے شہیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ آپا شہیر چلا گیا سچ
میں۔۔۔؟ اتنی جلدی؟؟؟ وہ حیران ہوئی۔۔۔ شہیر کے اشارے پر آپا جی نے کہا۔۔۔ جی بی بی۔۔۔!! تو میں آ
رہی ہوں۔۔۔ اسکی بات سنتے ہی آپا جی شہیر کے اشارے پر غائب ہو گئیں۔۔۔ ارے آپا۔۔۔ آج
شاہ۔۔۔!! اسکی بات سامنے کھڑے شہیر کو دیکھتے ہی لبوں میں دم توڑ گئی۔۔۔ وہ واپس بھاگنے کے لئے
مڑی۔۔۔ جب ہی شہیر نے اسکی کلائی کی پکڑ کر کھینچا تھا۔۔۔

کہاں جا رہی ہیں۔۔۔ بیگم۔۔۔؟؟

Kitab Nagri

شہیر نے اسکی کلائی پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اطمینان سے سوال کیا۔۔۔

چھ۔۔۔۔۔ چھوڑو

مجھے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی کا سانس ہی رک گیا تھا۔۔۔۔

اب بھلا میں اس ہاتھ کو کیوں چھوڑوں۔۔۔ جسے میں نے ہمیشہ کے لئے تھاما ہے۔۔۔۔

وہی اطمینان۔۔۔۔!!!

چھوڑو۔۔۔۔ وہ اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکالنے کی پوری کوشش کرتی ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ہانی۔۔۔۔!!!

شہیر نے اسے بلایا۔۔۔۔

ہانی نے رونے والا منہ بناتے ہوئے اپنی کوشش جاری رکھے اسے اگنور کیا۔۔۔

تمہیں میرے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔۔۔ میری محبت کو یوں نہیں ٹھکرانا چاہیے تھا۔۔۔ شہیر نے منہ بناتے ہوئے گلہ کیا۔۔۔

Kitab Nagri

تو تم کوئی ڈھنگ کا اظہار کر لیتے۔۔۔ وہ بس رو دینے کو تھی۔۔۔۔

جب ہی پیچھے سے کسی کے مشترکہ قہقہے کو سن کر وہ وہیں ساکت ہو گئے۔۔۔۔

قہقہے کی آواز سن کر ایک لمحے کے لئے تو وہ ساکت ہو گئے تھے۔۔۔۔

شہیر نے بھنویں اچکا کر گویا ہانی سے پوچھا۔۔۔ "کون ہے۔۔۔؟"

Posted On Kitab Nagri

اسکی کمرانگی طرف تھی جب کہ ہانی سامنے کھڑی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ ہانی اسے بتانے کی کوشش کرتی۔۔۔ پیچھے سے پڑتے تھپڑنے اسے بتا دیا۔۔۔

کہ یہ سارم کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔۔۔

منہ بناتے ہوئے وہ پیچھے کی طرف مڑا۔۔۔

اور سارم کو کچھ کہنا چاہا۔۔۔ مگر ساتھ میں ہنسی روکتی کھڑی ہوئی ماہی کو دیکھ کر اسکی زبان کو خود ہی بریک لگ گئی۔۔۔

ارے۔۔۔؟ کونسے اظہار ہو رہے تھے ہانی۔۔۔

ماہی نے ہانی کے گلے میں بازو جمائل کرتے ہوئے شرارت سے پوچھا۔۔۔

ہانی شرمندہ سی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

جب کہ شہیر بیچارہ سر کھجا کر رہ گیا۔۔۔
www.kitabnagri.com

کیوں بے۔۔۔؟ یار کو نہیں بتائے گا۔۔۔ سارم نے اسے پیٹ میں کہنی ماری۔۔۔

پہلے تو بتا دے۔۔۔ گھر والے جگہ نہیں دیتے جو ہر دوسرے دن میرے گھر ٹپک پڑتا ہے۔۔۔

شہیر نے منہ پر بے عزتی کر کہ حساب برابر کر لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اے یار کی بے عزت --- سر آنکھوں پر ---

سارم نے بھی ڈھٹائی میں پی ایچ ڈی کی ہوئی تھی ---

چلیں شہیر بھائی ---

ماہی نے ایک دم اسے پکارا ---

کہاں گڑیا ---؟

وہ حیران ہوا ---

شاپنگ پے --- !!

ارے مجھے پولیس اسٹیشن جانا ہے ---

پھر سہی ---



www.kitabnagri.com

اسنے جان چھڑوانا چاہی ---

ارے --- اس منتھ کے لاسٹ میں شادی ہے ---

تو آپ کب کریں گے شاپنگ ---

اور ویسے بھی آپ دونوں ڈیٹ فل سنگ میں نہیں اے تھے ---

Posted On Kitab Nagri

تو اب ساری شاپنگ آپکو ساتھ کروانی پڑے گی۔۔۔ اور ہانی کو بھی۔۔۔۔

وہ حتمی انداز میں بولی۔۔۔

اچھا میں بابا کو کال کر دوں۔۔۔ ان سے پوچھوں گا۔۔۔ اگر انکی اجازت ملی تو۔۔۔

اسنے فرار ہونے کا بہانہ گھڑا۔۔۔

اور فون نکال۔۔۔



www.kitabnagri.com

اس سے پہلے کہ وہ کال کرتا۔۔۔

حامد صاحب کی کال آنا شروع ہو گئی۔۔۔

دانت نکالتے سارم پر ایک کڑی نگاہ ڈالتے ہوئے اسنے کال اٹینڈ کی۔۔۔۔

یقیناً وہ پوری تیاری سے آیا تھا

Posted On Kitab Nagri

ادھر سے حامد صاحب کے آرڈر پر اسکا منہ لٹک گیا۔۔۔

اب بچنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔

میں چیخ کر کہ آتا ہوں۔۔۔ آپ لوگ گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔

سڑے ہوئے لہجے میں وہ کہ کر اندر چلا گیا۔۔۔

اسکے جانے کے بعد ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

اور ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔۔۔۔۔



دن پر لگا کر گزرتے گئے۔۔۔

شادی میں دو دن باقی تھے۔۔۔

شادی کی تمام شاپنگ دلہاد لہن نے ہانی اور شہیر کو خوار کروا کر کی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر کے بچنے کے لیئے کئے گئے تمام حربے ناکام کرنے کے لئے اسکا بچپن کا یار سارم خان موجود ہوتا تھا۔۔۔۔

ماہی کی ساری شاپنگ ہو چکی تھی۔۔۔۔

بس ہانی نے اپنے ڈریس لینے تھے۔۔۔

وہ دونوں اپنی شاپنگ کر رہی تھی۔۔۔۔

جب کہ سارم کے ساتھ کھڑا سوٹ سیلیکٹ کرنے میں اسکی مدد کر رہا تھا۔۔۔۔

ایک سیکنڈ یار۔۔۔ میں کال سن کر آیا۔۔۔

سارم ایکسکیوز کرتا سائیڈ پہ چلا گیا۔۔۔۔

شہیر کی نظر سامنے ایک لیڈیز ڈریس پر پڑی۔۔۔۔

گولڈن اور بلیک کمبہ مینیشن میں پیروں تک آتی نفیس سی میکسی۔۔۔۔

جسکی سائیڈ اور بیک پر سلور کلر کی ڈوریوں کا خوبصورت سا ڈیزائن بنا ہوا تھا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں ستائش ابھری۔۔۔۔

ایکسیوز می۔۔۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

اسنے سیلنز بوائے کو مخاطب کیا۔۔۔

جی سر۔۔۔؟

مجھے یہ سوٹ چاہئے۔۔۔۔۔

او کے سر پیک کرنا ہے۔۔۔؟؟

نہیں نہیں۔۔۔ ابھی نہیں۔۔۔

اور ایک نظر خود سے دور کھڑی ہانی پر ڈالی۔۔۔

وہ ماہی سے کچھ کہ رہی تھی۔۔۔۔

یار ادھر کوئی سوٹ نہیں پسند آرہا۔۔۔ شہیر سے کہتی ہوں کہیں اور چلتے ہیں۔۔۔۔

ہانی نے ماہی سے کہا۔۔۔۔۔ میں ابھی آئی۔۔۔۔۔

وہ شہیر کو ڈھونڈنے کے لئے نکلی۔۔۔۔۔

شہیر نے دوبارہ وہاں نگاہ ڈالی۔۔۔ ہانی نہیں تھی۔۔۔

جلدی کرویدار۔۔۔ وہ جھنجھلا یا۔۔۔

سورمی سر---

Posted On Kitab Nagri

سیلز بوائے معذرت کرتا ہوا جلدی سے سوٹ اتار لایا۔۔۔

پتا نہیں شہیر کہاں ہے۔۔۔

ہانی مال میں ادھر ادھر دیکھتی شہیر کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

مال میں بہت زیادہ بھیڑ ہونے کی وجہ سے وہ تھوڑا گھبرا رہی تھی۔۔۔

تھوڑا آگے بڑھ کر اسنے ادھر ادھر پھر سے نگاہ دوڑائی۔۔۔ کہاں چلا گیا۔۔۔

ابھی تو یہیں تھا۔۔۔

وہ بڑبڑائی۔۔۔

ارے کسے ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔

ہم سے بھی بات کر لو۔۔۔

کسی انجان آواز پر ہانی نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا۔۔۔

پھٹی ہوئی جینز پر ڈھیلی ڈھالی شرٹ۔۔۔

جس سے اسکا گریبان صاف جھلک رہا تھا۔۔۔ جس میں لاتعداد چیزیں لٹک رہی تھی۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

پان زدہ بتیسی نکالے وہ ہانی کو اپنی غلیظ نگاہوں کے حصّار میں لئے کھڑا تھا۔۔۔

ہانی کے جسم میں ایک سرد لہر دوڑ گئی۔۔۔

کسی کی خوفناک یاد نے دماغ پر دستک دی تھی۔۔۔

ارمغان شاہ۔۔۔!!

یہ بھی اسی جیسا لگا تھا اسے۔۔۔

وہ تیزی سے وہاں سے جانے کے لئے مڑی۔۔۔

مگر اس لڑکے نے ہانی کی کلائی کو پکڑ لیا۔۔۔

ہانی کی جان لبوں پر آگئی تھی۔۔۔

اسنے چیخنا چاہا۔۔۔

مگر آنسوؤں کا پھندا گلے میں پھنس گیا۔۔۔

لوگ اپنی شاپنگ میں مگن تھے۔۔۔



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ تھوڑی سائیڈ پر کھڑی تھی اسلئے کسی کو کوئی خاص نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

وہ غنڈہ ہنستا ہوا اسکے قریب ہو رہا تھا۔۔

چار قدم دور۔۔۔۔

شہیر۔۔۔ وہ پکارنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔!!

تین۔۔۔۔۔ دو۔۔۔۔۔ اور اس سے پہلے کہ وہ حد پار کرتا۔۔۔۔۔

پیچھے سے پڑتی لات نے اسے زمین بوس کر ڈالا تھا۔۔۔۔۔

ہانی خوف سے چیخ مار کر پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔

اسکا دوپٹا سر سے سرکتا کندھے پر آگیا تھا۔۔۔ اور کچھ حصہ زمین کو چھو رہا تھا۔۔۔۔۔

تیری اتنی جرات۔۔۔۔۔ شہیر غضب ناک ہو کر دھاڑا۔۔۔۔۔ ساتھ ہی اس غنڈے کو گریبان سے پکڑ کر کھڑا

www.kitabnagri.com

کیا۔۔۔۔۔

اور ایک مکلا اسکے منہ پر دے مارا۔۔۔۔۔

لوگ تماشا دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

ماہی ہجوم دیکھ کر اسکی طرف لپکی۔۔۔ مگر لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے اندر نہیں جا پارہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

خبیث انسان۔۔۔ لڑکی کو دو منٹ کے لئے اکیلا کیا دیکھ لیا۔۔۔

اپنی اوقات پر اتر آیا۔۔۔

شہیر اسے بری طرح سے پیٹ رہا تھا۔۔۔

کسی میں آگے بڑھنے کی جرات نہیں تھی۔۔۔

خود ہانی تھر تھر کانپتی شہیر کے غضب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

سر پلینز۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ آپ

کون ہوتے ہیں اسے کو اس طرح بیٹنے والے۔۔۔

شاپ کا مالک وہاں آگیا۔۔۔

میں یہ ہوتا ہوں۔۔۔ شہیر نے اپنا کارڈ اسکی طرف اچھالا۔۔۔

www.kitabnagri.com

جسکو دیکھ کر وہ گھبرا گیا تھا۔۔۔

اور یہ خبیث وہ ہے جس نے میری بیوی کو چھیڑا۔۔۔

اسنے اس لڑکے کو اسکے سامنے دھکا دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

س۔۔۔۔۔ سوری سر۔۔۔۔۔ آپ پلیز غصہ ٹھنڈا کریں۔۔۔۔۔ بہت معذرت۔۔۔۔۔ اوئے لے جاؤ اسے۔۔۔۔۔
اسنے وہاں کھڑے ملازموں سے کہا۔۔۔۔۔

وہ اس غنڈے کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے گئے۔۔۔۔۔

شہیر نے ہانی کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ جو اپنے دوپٹے سے بے نیاز آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لئے ہوئے
ہوئے لرز رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔۔ اور اسے اپنی اوٹ میں لے لیا۔۔۔۔۔

دوپٹا سہی سے لو۔۔۔۔۔

اسکے شانے سختی سے تھامے

اسنے چبا چبا کر کہا۔۔۔۔۔

جج۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ ہانی تو اسکی آواز سنتے ہی مزید کانپنے لگی تھی۔۔۔۔۔ دوپٹا سہی سے اوڑھنے لگی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

چلو اب۔۔۔۔۔ ہانی نے کلائی سے اسے پکڑا۔۔۔۔۔

اور کھینچتا ہوا لے گیا۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

او کے۔۔۔ شہیر تھوڑی دیر کے لئے باہر گئے تھے۔۔۔ اب آنے والے ہونگے۔۔۔ باقی باتیں بعد میں۔۔۔

ماہی انکے شاپ سے چلے جانے کے بعد سے اسے کالز پے کالز کئے جارہی تھی۔۔۔

مگر شہیر کے خوف سے ہانی نے فون ہی بند کر رکھا تھا۔۔۔

اب وہ کسی کام سے باہر گیا تھا۔۔۔ تب ہی ہانی نے اسے ساری صورت حال بتائی تھی۔۔۔

او کے اپنا خیال رکھنا۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔!!

کال کاٹ کر اس نے فون بیڈ پر اچھا لیا۔۔۔

بیڈ کی بیک سے ٹیک لگا کر وہ آج کے واقعہ کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔

شہیر کا اسے اپنے حصار میں لینا۔۔۔ اسے تحفظ کا احساس دلانا۔۔۔

اور پھر اسکی کلائی پکڑ کر لے جانا۔۔۔

ہانی کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔ اپنا چہرہ اس نے ہاتھوں میں چھپا لیا

اسے اپنی حالت خود سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

دروازہ لاک ہونے پر وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔۔



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

شہیر ایک شاپنگ بیگ اٹھائے داخل ہوا۔۔۔

ہانی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔

بیگ تو صوفے پر اچھال وہ بیڈ پر نیم دراز ہو گیا۔۔۔

ہانی سانس روکے سامنے دیکھے گئی۔۔۔

شہیر اس سے تھوڑا فاصلے پر تھا۔۔۔

بھاؤ وو۔۔۔۔

وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھی۔۔

جب ہی شہیر کی اس حرکت پر وہ برے طریقے سے ڈر گئی۔۔۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔۔۔

وہ اپنے موڈ میں واپس آچکا تھا۔۔۔۔

اسی کی کسر باقی تھی۔۔۔

ہانی نے منہ بنایا۔۔۔۔

بے بی غصہ ہو۔۔۔۔؟؟



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

شہیر نے اسے مزید بھڑکنے پر مجبور کر دیا۔

خبردار۔۔۔!! جو دوبارہ اس واہیات۔۔۔۔۔

شٹاپ۔۔۔!!!

اسکی بات لبوں میں ہی رہ گئی۔۔۔

شہیر نے اسکا ہاتھ سختی سے دبا کر اسے بولنے سے روک ڈالا تھا۔۔۔

کونسا واہیات۔۔۔؟ کیسا واہیات۔۔۔؟

ہاں۔۔۔؟ مت بھولو۔۔۔ کہ میری بیوی ہو تم۔۔۔

کوئی اغوا کر کہ نہیں لایا۔۔۔ جو ایسے الفاظ استعمال کر رہی ہو۔۔۔

میں عزت کرنا بھی جانتا ہوں۔۔۔ اور اپنی عزت کروانا بھی۔۔۔۔۔

اور اگر۔۔۔!!

اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتا۔۔۔

ہانی کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو پھر سے جمع دیکھ کر اسے مجبوراً خاموش ہونا پڑا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

او کے ---- پلیز ----

ڈونٹ کرائے ----

دیکھو میں تمہارے لئے کیا لایا ہوں ابھی ----

اسنے شاپنگ بیگ سے وہی میکسی نکالی ----

جسے لینے کے لئے وہ دوبارہ وہیں گیا تھا ----

کیسی ہے ----؟؟

بہتت پیاری ----

ہانی نے ناک پونچھتے ہوئے میکسی فور اسکے ہاتھ سے جھپٹ لی ----

شہیر اسکے انداز پر بے اختیار ہنس پڑا تھا ----
www.kitabnagri.com

ہانی نے نے خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے مکہ اسکے سینے پے دے مارا ---- شہیر کا زبردست قہقہہ کمرے میں
گونجا تھا ----

مہندی کا فنکشن سٹارٹ ہو چکا تھا ----

Posted On Kitab Nagri

محفل کی رونقیں عروج پر تھیں ----

دولہاد لہن کے چہرے کی خوشی اور مسکراہٹ دیکھنے کے لائق تھی ----

خوبصورت لباس زیب تن کئے پھولوں کا زیور پہنے ماہی بے انتہا حسین لگ رہی تھی ----

ہانی ادھر ادھر بھاگتی دوڑتی کام نمٹوا رہی تھی ----

اسے پیلا رنگ بالکل پسند نہ تھا ---- تو اسنے باقی لڑکیوں کی نسبت ریڈ اور گرین کمبینیشن میں ڈریس پہنا
تھا ----

دو لہے سمیت تمام لڑکوں نے سفید کرتے کے ساتھ گلے میں چنری والے دوپٹے ڈالے ہوئے تھے ----

شہیر کافی دیر سے بھاگتی دوڑتی ہانی کو دیکھ رہا تھا ----

جواسے مسلسل انور کئے جارہی تھی ----
www.kitabnagri.com

مگر وہ بھی شہیر تھا ----

اسے کونسافرق پڑنا تھا ----

اچھا تو مجنوں ---- بھابی کو گھورا جا رہا ہے کب سے ----

Posted On Kitab Nagri

سارم اسٹیج سے اتر کر اسکے سر پر سوار ہو چکا تھا۔۔۔

وہ جی بھر کر بے زار ہوا۔

سکون نہیں آ رہا تھا وہاں پر جو میرا سکون برباد کرنے آ گیا۔۔

اسنے دولہے صاحب کو بغیر لحاظ کے دھو ڈالا۔۔

ناکریار۔۔۔۔ تیرے لئے آیا ہوں۔۔۔۔ یاد ہے ناجب تو نے مشورہ مانگا تھا تو میں نے کہا تھا کہ شادی والے دن

دو گاہ۔۔۔۔

ہاں ہے یاد۔۔۔۔

تو پھر چل سن میرا مشورہ۔۔۔۔

سارم نے اسے کان سے پکڑ اپنے قریب کیا۔۔

اور ایک نئے مشورے سے نوازنے لگا تھا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

بھابھی۔۔۔ سارم نے اسے آواز لگائی۔۔۔
www.kitabnagri.com

آمنہ بیگم کے ساتھ کھڑی باتیں کرتی ہانی نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔ اور سر کے اشارے سے ایک
منٹ ویٹ کا کہا۔۔۔

سارم نے کنکھیوں سے شہیر کو دیکھا اور اشارہ کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر کے دماغ میں سارم کا پلان گھوما۔۔۔

دیکھ بھابی نے ہائی ہیلز پہنی ہوئی ہیں۔۔۔

اور اسٹیج کی ایک جگہ میں نے تھوڑی سے اونچی نیچی بنوائی ہے۔۔۔ بس میں بھابی کو وہاں بلاؤں گا۔۔

بھابی وہاں اٹک کر گرنے لگیں گی۔۔۔ اور تو جیسی ہیرو کی طرح آگے بڑھ کر انھیں تھام لینا۔۔۔ اور بھابی تیری محبت میں گوڈے گوڈے ڈوب جائیں گی۔

تو بتا کیسا لگا میرا آئیڈیا۔۔

واہ رے سالے۔۔۔۔ شہیر نے ایک تھپڑ دو لہے کو جڑ دیا۔۔۔۔

کیا یار۔۔۔۔؟

سارم نے منہ بنایا۔۔۔۔

یہ تھپڑ تیرے اس شیطانی دماغ کے لئے انعام کے طور پر۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

شہیر اطمینان سے بولا۔۔۔۔

خبیث ہے پورا تو۔۔۔۔

سارم صدمے سے اتنا ہی کہ پایا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چل کام پے لگ ----

یہ سب یاد کر کہ شہیر نے بے اختیار گہری سانس لی ----

اور خود کو اچھے سے تیار کرنے لگا ----



وہ تیزی سے اسٹیج کی طرف جا رہی تھی ---- عین پوائنٹ پر ----!

ہائی ہیلز ہونے کی وجہ سے اسکے قدم ڈگمگائے ---- بیلنس برقرار نہ رہنے کی وجہ سے وہ گرنے ہی والی تھی ----

جب ہی پیچھے سے شہیر نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے تھام لیا ---- اسکی پشت شہیر کے بازو پر ٹکی ہوئی

تھی ---- خوف کی شدت سے اسنے شہیر کی شرٹ کو سختی سے دبوچ رکھا تھا ---- ڈریں مت مسز شہیر ---- یہ

خادم آپکو عمر بھر نہیں گرنے دے گا ---- شہیر کی شوخ آواز پر ہانی نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں ----

سارم کے اشارے پر ہر طرف سے لائٹس آف کر دیں گئی ----

بس ایک لائٹ کی چمک میں وہ آمنے سامنے کھڑے تھے ----

Posted On Kitab Nagri

ڈی جے نے میوزک پلے کیا۔۔۔۔۔

شہیر نے ہانی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کندھے پر رکھا۔۔۔

وہاں پر لڑکے لڑکیوں کی ہوٹنگ سن کر ہانی کا چہرہ ٹماٹر کی طرح لال ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ کیا تم مجھے سب کے سامنے مارنا چاہتے ہو۔۔۔

ہانی نے بظاہر مسکرا کر مگر چبا چبا کر بولا۔۔۔۔۔

تمہیں دیکھ کر ابھی تک میں بھی تو زندہ ہوں نا۔۔۔۔۔ قاتل حسینہ۔۔۔!!

اسے ایک ہاتھ سے گھماتے ہوئے شہیر نے کہا۔۔۔۔۔

مووی میکرو پورے جوش و خروش سے انکی ویڈیو بنا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

شہیر کو دیکھ کر بہت سی لڑکیاں ہانی پر رشک اور حسد محسوس کر رہی تھی۔۔۔

شہیر میں مرنے والی ہوں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی چہرے پر مسکراہٹ سجائے مگر بے بسی سے بولی۔۔۔۔

شہیر نے صرف مسکرا نے پر اکتفا کیا۔۔۔

ورنہ اب تو حال بھی اسکا بھی ہانی جیسا ہو چکا تھا۔۔۔

آمنہ بیگم اور حسن صاحب مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

حامد صاحب کی خوشی عروج پر تھی۔۔

کیوں کہ شہیر نے جب ہانی سے شادی کے لئے انکار کیا تھا۔۔۔۔

تو وہ ڈر گئے تھے۔۔۔۔

مگر انکو خوش دیکھ دیکھ کر وہ جیسے جی اٹھے تھے۔۔

بے اختیار انکے ہاتھ اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لئے بلند ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

ہانی کہاں ہو۔۔۔۔؟

جلدی کرو یا ر۔۔۔ مت بھولو کہ دلہن کی بہن ہو۔۔۔ استقبال کے لئے ہمیں ہی ٹھہرنا ہے۔۔۔

اور تم ہو کہ لیٹ کروائے جارہی ہو۔۔۔ شہیر ہانی کو مسلسل بلانے میں مصروف تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس آرہی ہوں ----

ہانی نے جلدی سے آخری نگاہ شیشے میں خود پر ڈالی۔۔۔

خوبصورت ڈارک ریڈ فرائک میں وہ کھلتا ہوا ریڈ گلاب لگ رہی تھی۔۔۔

دوپٹا اٹھا کر وہ تیزی سے باہر نکل گئی۔۔۔

گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے شہیر نے ہیل کی ٹک ٹک پر نگاہ اٹھائی۔۔۔

جہاں ہانی اپنا فرائک سنبھالے سہج سہج کر سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر وہ ایک لمحے کو مبہوت رہ گیا۔۔۔

ہانی کے گال سرخ پڑ گئے تھے۔۔۔

اسکے کان اپنی تعریف سننے کے منتظر تھے۔۔۔

چلیں۔۔۔۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ جوں ہی وہ اسکے پاس کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔ شہیر فوراً اسے کہتا آگے بڑھ گیا۔۔۔

ہانی نے بے بسی سے اس ہینڈ سم کھڑوس کو دیکھا۔۔۔

اوہ۔۔۔ خدا یا۔۔۔!! وہ گہرے گہرے سانس بھرتی اپنے غصے کو کنٹرول کرتی پیر پٹختی اسکے پیچھے نکل گئی

Posted On Kitab Nagri



جی تو ماہین حسن ولد احمد حسن آپکو سارم خان ولد وسیم خان پانچ لاکھ روپے حق مہراپنے نکاح میں قبول
ہیں۔۔۔؟

قاضی صاحب نے تیسری بار ماہی سے پوچھا۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

ماہی کی دھیمی سی آواز آئی۔۔۔

ہر طرف مبارک کا شور مچ گیا۔۔۔

سب گلے لگا کر ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے۔۔۔

ہانی نے ماہی کو گلے لگا لیا۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔۔۔ اسکی بہن آج پرانی ہو گئی۔۔۔

www.kitabnagri.com

مرد حضرات کاروائی کے بعد جا چکے تھے۔۔۔ حسن صاحب نے ماہی کو پیار کر کیا۔۔۔ اور آنسو چھپاتے وہاں سے

چلے گئے۔۔۔ شہیر ماہی کو سر پر پیار کرنے کے بعد وہیں ٹھہر گیا۔۔۔

آنسو صاف کرتے ہوئے ہانی نے چہرہ اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جہاں شہیر اسے اپنی نگاہوں کے حصّار میں لئے کھڑا تھا۔۔۔

"میں زمین تو آسمان

میں داغ ہوں تو چاند سا

تو بارش ہے میں ریت ہوں

میں دھن کوئی تو راگ سا



www.kitabnagri.com

مینو اپنا بنالے میری ہیرے۔۔۔۔

مینو اپنا بنالے میری ہیرے۔۔۔۔"

پیچھے سے آتی گانے کی آواز اور شہیر کی کچھ بولتی نگاہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی کا سانس بند ہونے لگا۔۔۔

اففف۔۔۔ چھچھورا دیکھتا ہی رہے گا۔۔۔ منہ سے کبھی کچھ نہیں پھوٹے گا۔۔۔

وہ دل ہی دل میں سوچتی شہیر کو ایک زبردست گھوری سے نوازتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔

شہیر بیچارہ نے سر کھجایا اور ادھر ادھر دیکھ کر دو لہے میاں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



سر ہماری پکچرز بہت لے لیں آپ نے۔۔۔ اب یہ جو ساتھ میں کیل کھڑا ہے نا ان کی چوری چوری سے لے لیں کچھ پکچرز۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سارم نے ماہی کو شرارت سے دیکھتے ہوئے کیمرہ مین کو کہا۔۔۔

سارم۔۔۔ کبھی تو ان بچاروں کو چھوڑ دیا کریں۔۔۔

ماہی نے ایک تھپڑ اسکے کندھے پر مارا۔۔۔

جوا باوہ صرف ڈھیٹائی سے مسکرا دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی یار بات تو سنو۔۔۔

شہیر نے کوئی دسویں بار ہانی کو بلایا۔۔۔ جو اسکے آس پاس تو منڈلا رہی تھی۔۔۔ مگر کسی کام کا بہانہ کرتے ہوئے اسے اگنور کئے۔۔۔

ہانی۔۔۔!!

اب کی بار شہیر نے اسکی کلائی پکڑ لی۔۔۔

کمرے کا بٹن دبتے ہی یہ سین محفوظ ہو گیا تھا۔۔۔

اسکی طرف پشت کئے کھڑی ہانی کا سانس رک گیا۔۔۔ شاید آج۔۔۔ آج وہ اس سے کچھ کہنے والا تھا۔۔۔

ہانی کب سے بلارہا ہوں۔۔۔ کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔ مگر تم سنتی ہی نہیں ہو۔۔۔ تمہیں ذرا خیال نہیں ہے۔۔۔ اپنے شوہر کی فیلنگز کا۔۔۔

انکی باتیں کان لگا کر سنتے سارم نے تیزی سے کیمرہ کھولا۔۔۔ اس سین کو محفوظ ناکرنا بیوقوفی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ یہ بھول چکا تھا کہ وہ دولہا ہے۔ اسے بس یہی یاد تھا۔۔۔ کہ اس نے شہیر کو اظہار محبت کے بہت سے سبق یاد کروائے تھے۔۔۔ جن کہ اب امتحان کا وقت تھا۔۔۔

ہانی آہستہ سے واپس مڑی۔۔۔ کیا کہنا ہے۔۔۔ اسکی پلکیں یہ بات پوچھتے ہوئے لرز رہی تھیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ارے یار۔۔۔ تمہیں میری بھوک والی فیلنگز کا خیال رکھنا چاہیے۔۔۔ یہ مہمانوں کے چکر میں کیا میزبان بھوکے رہیں گے۔۔۔ عجیب مصیبت ہے۔۔۔ وہ ہانی کے تاثرات کو دیکھے بغیر نان سٹاپ شروع ہو چکا تھا۔۔۔

اوہ گاڈ۔۔۔۔۔ ہانی اپنے بالوں کو تقریباً نوچتے ہوئے بولی۔۔۔

کک۔۔۔ کیا ہوا ہانی۔۔۔۔۔ شہیر بیچارہ گھبرا ہی گیا تھا۔۔۔

تم۔۔۔ تم چپ ہی رہو ایڈیٹ۔۔۔ اسکا دماغ ہی گھوم گیا تھا۔۔۔

پیر پٹختے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

اسے کیا ہوا۔۔۔ وہ سوچتا ہی رہ گیا۔۔۔

پھر کسی چیز کے گرنے کی آواز پر اس سمت دیکھا۔۔۔

وہاں سارم غضب ناک نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

اسکا فون نیچے گرا ہوا تھا۔۔۔

ارے سارم تیرا فون۔۔۔۔۔ شہیر نے اسکے موبائل کے بارے میں فکر مندی ظاہر کی۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔!! سارم غرایا۔۔۔

ارے۔۔۔۔۔؟ شہیر حیران ہی رہ گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ثابت ہو گیا۔۔۔ کہ تو ایک فیلیئر انسان ہے۔۔۔ ایڈیٹ کہیں کے۔۔۔

وہ تن فن کرتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

اب اسے کیا ہو گیا۔۔۔

شہیر ایک بار پھر سے سوچ میں گم ہو گیا تھا۔۔۔



رخصتی کا وقت آپہنچا تھا۔۔۔ ماہی بابا کے سینے سے لگی بری طرح رو رہی تھی۔۔۔

آنسو تو ہانی کے بھی تھم نہیں رہے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ٹشو۔۔۔

سوں سوں کی مسلسل آواز پر شہیر نے اسکی طرف بڑھایا۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!! ہانی نے اسے گھورا اور ماہی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر کندھے اچکاتے ہوئے بڑ بڑایا۔۔۔

اور وہ بھی ماہی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ اسے رخصت کرنے۔۔۔

بڑے بھائی کی طرح اس نے شادی کی ہر ذمہ داری سنبھالی تھی۔۔۔

جو بات اس نے ماہی کے لئے اپنے غصے کے وقت کہ دی تھی۔۔۔

آج اسکا ازالہ وہ کر چکا تھا۔۔۔



Kitab Nagri

اگلے دن ولیمے کا فنکشن خیر خیریت سے ہو گیا۔۔۔

ہانی کے چہرے کی چمک اور مسکراہٹ اس کے بے انتہا خوش ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں انہیں دیکھ کر خوش تھے۔۔۔

مگر شہیر کو سارم کہ گھورنے کی وجہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

اب وہ واپس گھر کے لئے روانہ ہو رہے تھے۔۔۔

رات کا وقت تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی فرنٹ سیٹ پر منہ شیشے کی طرف کئے باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

شہیر پورے دیہان سے ڈرائیونگ میں مصروف تھا۔۔۔

جیسے اس کے علاوہ کوئی اور دنیا میں اہم کام ہو ہی نہ۔۔۔

ہانی بار بار پیچھے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

شہیر نے نوٹ تو کیا۔۔۔ مگر پوچھا نہیں۔۔۔

شہیر۔۔۔۔۔!!!!

تھوڑی دیر بعد ہانی کی کپکپاتی آواز نکلی۔۔۔

شہیر نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

اسکے چہرے پر خوف دیکھ کر شہیر کی چھٹی حسن نے خطرے کی گھنٹی بجادی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہانی۔۔۔؟؟

شہیر حیران ہوا۔۔۔

ساتھ ہی اسکا فون بج اٹھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی ابھی تک پھولی ہوئی سانسوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہیلو ہاں سارم۔۔۔

ایک نظر ہانی کو دیکھتے ہوئے اسنے کہا۔۔۔

شہیر کہاں پہنچا یار۔۔۔۔

ابھی کہاں سے۔۔۔۔ قریب ہی ہوں یار۔۔۔۔

تجھے میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں جا تیری بیوی انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔۔

جگہ کا نام بتانے کے ساتھ اسنے سارم کو لتاڑا۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔۔!!!

اچانک ہانی کی خوف زدہ آواز پر گھبرا کر اسکے ہاتھ سے فون چھوٹ کر گرا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

ادھر سے سارم بھی گھبرا گیا تھا۔۔۔

ہانی کیا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ ہانی سے پوچھتا۔۔۔۔ انکے برابر میں چلتی کار پر اسکی نظر پڑی۔۔۔۔

جہاں اسکی نظر سامنے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص پر پڑی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پان زدہ دانتوں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ مسکرایا۔۔۔

وہی مال والا غنڈہ!!!!

شہیر کے دماغ نے تیزی سے کام کیا۔۔۔ اپنے پیچھے اسے دیکھا۔۔۔

جہاں ایک اور گاڑی مزید اسکا پیچھا کر رہی تھی۔۔۔

اتنے سارے لوگ تھے وہ۔۔۔

وہ شاید انکا مقابلہ ناپاتا۔۔۔ اگر کر بھی لیتا۔۔۔ تو اسکی کمزوری اسکے ساتھ تھی۔۔۔

اسکی بیوی۔۔۔!!!

اسنے ایک جھٹکے سے گاڑی کی سپیڈ بڑھادی۔۔۔

ہانی مسلسل خوف سے رو رہی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com

ہانی۔۔۔!! ڈونٹ وری۔۔۔ یہ غنڈے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔

تم یہ چادر لے لو۔۔۔ اور خود پر اچھے سے لپیٹ لو۔۔۔

شہیر باہر سنسان سڑک پر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پوری پلاننگ سے اے تھے۔۔۔

رات کے اس پہر دور دور تک کوئی نہ تھا۔۔۔

ارد گرد جھاڑیاں اور عجیب سی وحشت تھی۔۔۔

وہ مسلسل انکا پیچھا کر رہے تھے۔۔۔

میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔

اسنے ہانی کو تسلی دیتے ہوئے فون اٹھانا چاہا۔۔۔

مگر سامنے کھڑی گاڑی کو دیکھ کر اسکے پیر بے اختیار بریکس پر پڑے۔۔۔ گاڑی کے ٹائر زور سے چرچرائے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انکے سر بے اختیار ڈیش بورڈ سے ٹکرائے تھے۔۔۔

اب انکے ہر طرف دشمن تھے۔۔۔

شہیر نے جھٹکے سے سراٹھایا۔۔۔ اسکی پیشانی سے ہلکا سا خون رس رہا تھا۔۔۔ جو اسکے لائے بے معنی تھا۔۔۔

ہانی وہیں جھکی ہوئی تھی۔۔۔

ہانی۔۔۔ اسنے بے اختیار تشویش سے اسے سیدھا کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے ماتھے سے خون بہ رہا تھا۔۔۔۔

سسکیوں کے ساتھ وہ مسلسل روے جا رہی تھی۔۔۔۔

ہانی۔۔۔۔ روؤ مت۔۔۔۔ اسنے جلدی سے اپنا رومال اسکے ماتھے پر رکھا۔۔۔۔

وہ درد سے سسکا اٹھی۔۔۔۔

اپنے درد کی پرواہ کئے بغیر وہ اسکے لئے پریشان تھا۔۔۔۔

ارے لیلیٰ مجنوں کا سین تو دیکھو۔۔۔۔

کیسے ایک دوسرے کی فکر کی جا رہی ہے۔۔۔۔۔

زہریلی آواز پر شہیر نے غضب ناک نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔

جہاں وہ غنڈا اسکی طرف کا دروازہ کھولے دانت نکالے ہنس رہا تھا۔۔۔۔

ہانی شہیر کے پاس مزید سمٹ گئی۔۔۔۔

کیا چاہتے ہو۔۔۔۔؟

شہیر نے خون اپنے ماتھے سے جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ارے ایس پی باہر تو نکل اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔۔۔

شہیر کو بازو سے پکڑ کر اسنے باہر نکلنا چاہا۔۔۔۔۔

چھوڑ مجھے۔۔۔۔۔

شہیر نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوا یا۔۔۔۔۔

اسکا چہرہ غصے کی شدت سے لال ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اس غنڈے نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا۔۔۔۔۔

دو تین آگے بڑھے۔۔۔۔۔ اور شہیر کو باہر نکالنے لگ گئے۔۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔۔ شہیر۔۔۔۔۔!!


ہانی اسے پکڑے خوف سے مسلسل چلا رہی تھی۔۔۔۔۔ جیسے اسے کھونے سے ڈر رہی ہو۔۔۔۔۔

ارے اسے بھی سنبھالو۔۔۔۔۔ اسنے ہانی کو غلیظ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ان دونوں کو گاڑی سے باہر نکال دیا۔۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی ان دو آدمیوں کی گرفت میں بری طرح مچلتی رو رہی تھی۔۔۔۔۔

ہے۔۔۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔۔۔ تمہاری دشمنی میرے سے ہے۔۔۔۔۔ میری بیوی کو چھوڑ دو۔۔۔۔۔

وہ اپنے آپ کو انکی گرفت سے چھڑواتا ہوا دھاڑا۔۔۔۔۔

ارے۔۔۔۔۔ ایس پی۔۔۔۔۔ مت بھول تیری اس دو ٹکے کی بیوی کی وجہ سے تو نے مجھے مال میں اتنا پیٹا تھا۔۔۔۔۔

تو پھر۔۔۔۔۔!!!!

وجہ تو یہ ہوئی نا۔۔۔۔۔

وہ ہانی کو دیکھ کر ہنستا ہوا بولا۔۔۔۔۔

جسکی بات سن کر ہانی کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

کیوں ٹھیک کہ رہا ہوں نا سالو۔۔۔۔۔؟

اسنے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کیا۔۔۔۔۔

جی جی۔۔۔۔۔ آپ کچھ غلط کہ ہی کب سکتے ہیں سرکار۔۔۔۔۔

انکا ایک ساتھی جو شہیر کو پکڑے ہوئے تھا۔۔۔۔۔ خوشامد کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

وہ سارے گلا پھاڑ کر ہنسنے لگے۔۔۔

شہیر نے ترچھی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

انکا دیہاں بٹا دیکھ کر شہیر نے موقع غنیمت جانا۔۔۔

اور ایک زوردار ٹانگ ساتھ والے کے پیٹ میں رسید کی۔۔۔

وہ درد سے دوہرا ہوتا زمین پر گر گیا۔۔۔

اپنے ایک ہاتھ کے چھٹتے ہی شہیر نے دوسرے پر حملہ کیا۔۔۔ اور لاقوں کی برسات کر دی۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ دونوں زمین بوس ہو چکے تھے۔۔۔

باقی سب کو سانس سونگھ گیا تھا۔۔۔

وہ غضب ناک ہو کر اس غنڈے کی طرف بڑھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس پر حملہ کرتا۔۔۔

پچھے سے کسی نے اسکے سر پر وار کیا۔۔۔

شہیر۔۔۔!!!

ہانی بے اختیار چلائی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہیر سر تھام کر بے اختیار لڑکھڑایا۔۔۔ خون کی ایک لکیر اسکے ماتھے سے بہتی جا رہی تھی۔۔۔

آنکھوں کے سامنے بس روتی چلاتی ہانی تھی۔۔۔

جسکی طرف اب وہ لڑکا بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

شہیر گھٹنوں کے بل گرا۔۔۔

وہ لکڑی کی ایک ہلکی سی سٹک تھی جس سے اسکے سر پر پیچھے زوردار طریقے سے وار کیا گیا تھا۔۔۔

بہر حال سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ اچانک خود کو سنبھال نہیں پایا تھا۔۔۔

وہ لڑکا مسلسل ہانی کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا۔۔۔

ہانی بری طرح ہچکیاں لیتی پیچھے کی طرف ہٹ رہی تھی۔۔۔

آنکھوں سے لگاتار آنسو بہ رہے تھے۔۔۔
www.kitabnagri.com

شہیر نے سر پر ہاتھ رکھے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

ساتھ میں اسے بڑے سائز کا پتھر پڑا ہوا ملا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں اچانک چمک آگئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے پتھرا اٹھایا۔۔ اور آؤدیکھانا تاؤ وہ پتھر ہانی کر طرف اس پیش قدمی کرتے غنڈے کی طرف زور سے پھینکا۔۔

پتھرا اسکی پیشانی پر زوردار انداز میں لگا۔۔۔

وہ درد سے بلبلاتا وہیں گر گیا۔۔۔

ہانی بھاگ جاؤ۔۔ ہانی جلدی کرو۔۔۔

شہیر با مشکل کھڑا ہوتا ہوا چلا یا۔۔۔

اسکی آواز سے ہانی ہوش میں آئی۔۔۔

وہ پیچھے کی طرف مڑی۔۔۔ اور اس جنگل نما جگہ میں گھس گئی۔۔۔

اوئے اس سالی کو پکڑو۔۔۔

وہ غصے سے چلا یا۔۔۔

اسکے سارے ساتھی اسے چھوڑ کر ہانی کی طرف لپکے۔۔۔ جو اندر کہیں غائب ہو گئی تھی۔۔۔

وہ اندر بھاگتی جا رہی تھی۔۔۔ کوئی پتا نہیں تھا اسکا دوپٹا کہاں کھو گیا تھا۔۔۔

بغیر دیکھے وہ آگے دوڑتی جا رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پچھے سے آتی قدموں کی آواز پر اسکی رفتار میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔

دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔

بھاگ بھاگ اسکی ٹانگیں شل ہو گئیں تھیں۔۔۔

آنسو خشک ہو گئے تھے۔۔۔

مزید بھاگنے کی ہمت اس میں ختم ہو گئی تھی۔۔۔

سامنے ایک درخت تھا۔۔۔ جو زیادہ اونچا نہیں تھا۔۔۔ ارد گرد کے ویران ماحول میں پتا نہیں کسکا بویا ہوا درخت
تھا جو کھڑا تھا۔۔۔ ہانی کو بچنے کا راستہ نظر آیا۔۔۔

بامشکل کسی طرح ہمت کرتے ہوئے وہ اسکے اوپر چڑھ گئی۔۔۔ اس درخت پر چڑھتے ہوئے اسے کتنی کھرونجیں
آئیں اسکی اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

بامشکل خود کو سنبھالے وہ دم سادھے وہاں بیٹھ گئی۔۔۔

آوازیں قریب سے قریب تر ہو رہی تھیں۔۔۔

وہ اپنے منہ کو ہاتھ سے سختی سے دبائے اپنی چیخوں کو کنٹرول کئے بیٹھی تھی۔۔۔

کدھر گئی۔۔۔ کہاں نکل گئی سالی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسی درخت کے نیچے کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔
ہانی کو لگ رہا تھا کہ وہ اسکی زندگی کا سب سے مشکل مرحلہ ہے۔۔۔
چل آگے دیکھتے ہیں۔۔ کہاں تک جائے گی۔۔۔ وہ باتیں کرتے آگے بڑھ گئے۔۔۔
ہانی نے بے اختیار سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔



سالے تیری ہمت کیسے ہوئے مجھے پتھر مارنے کی۔۔۔
وہ غنڈا ایک ہاتھ اپنی کنپٹی پر رکھے دوسرے ہاتھ سے پسٹل پکڑے شہیر کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔۔۔
شہیر کا ہاتھ اپنے پیر کی طرف دھیرے سے بڑھا۔۔۔
بغیر ظاہر کئے اسنے اپنی جراب کے نیچے سے کچھ نکالا۔۔۔
سالے ایس پی۔۔۔ آج تو ختم۔۔۔ تو نے راجہ کو مارا۔۔۔ آج راجہ تجھے ختم کرے گا۔۔۔

اسنے ہاتھوں سے شہیر کے بال پکڑ کر اسکا سر اونچا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آ.....

اگلے لمحے اسکی خوف ناک چیخ نے ماحول کے سکوت میں بری طرح سے خلل ڈالا تھا۔۔۔

شہیر نے ہاتھ میں پکڑا ہوئے چاقو سے اسکی پنڈلی پروار کیا تھا۔۔۔

درد کی شدت سے وہ بری طرح تڑپ رہا تھا۔۔۔

مجھے مارے گا تو۔۔۔۔۔؟ ہاں۔۔۔۔۔؟ مجھے مارے گا۔۔۔۔۔ شہیر نے اسکے زخم پر اپنا جوتا رکھ کر اسے تڑپنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔۔

ایس پی شہیر کو مارنے چلا تھا۔۔۔۔۔ اسے جو زندگی کے کسی میدان میں نہیں ہارا۔۔۔۔۔

اب تو اپنی ہار دیکھ۔۔۔۔۔ ایک لات اسے رسید کرتے ہوئے وہ اس جگہ کی طرف بڑھا جہاں اسنے ہانی کو بھاگنے کے لئے کہا تھا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے ہانی کی فکر کھائے جارہی تھی۔۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔۔!!!

آواز پر اسکے بڑھتے قدم رک گئے تھے۔۔۔۔۔

اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔ وہاں سارم بے تابی سے اسکی طرف لپکا تھا۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

سارم ماہی کے ساتھ بیٹھا شہیر سے بات کر رہا تھا۔۔۔
شہیر کی جھڑپ وہ دونوں ہنستے ہوئے سن رہے تھے۔۔۔
جب ہی ہانی کی خوف زدہ آواز پر وہ دونوں گھبرا گئے۔۔۔
ہانی ڈونٹ وری یہ غنڈے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔
کال ناکٹنے کی وجہ سے وہ ساری گفتگو سن رہے تھے۔۔۔
وہ سمجھ چکا تھا وہ دونوں کسی مصیبت میں پھنس چکے ہیں۔۔۔
ماہی بری طرح رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔
اسکے پاس اتنا وقت نا تھا کہ وہ اسے دلا سہ دے سکتا۔۔۔
حامد صاحب کو کال کر کہ ساری صورت حال سے انہیں آگاہ کیا۔۔۔
تھوڑی دیر وہ انہیں ٹریس کرتے پولیس کی نفری سمیت وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

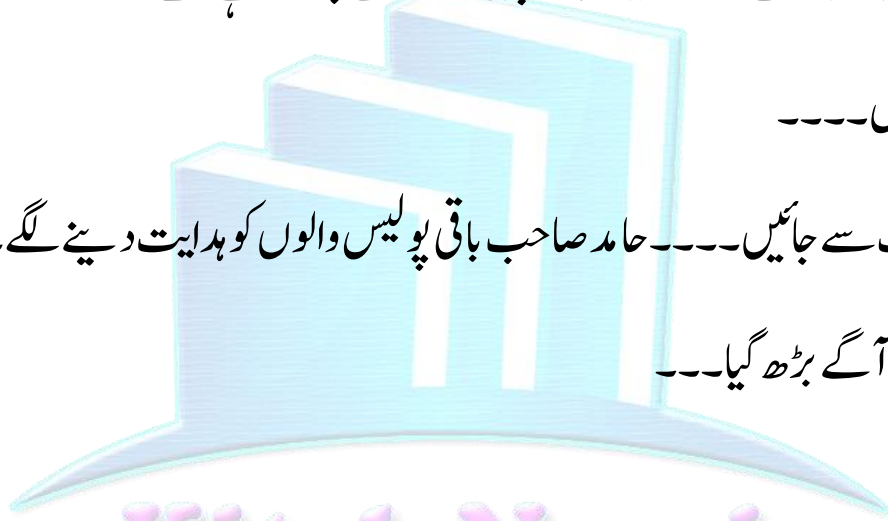
سارم اسکے گلے آگے۔۔۔

شہیر نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ جہاں ڈی ایس پی (حامد صاحب) کے ساتھ باقی پولیس بھی تھی۔۔۔ سارم کو اس غنڈے کو گرفتار کرنے کا اشارہ کر کہ وہ جنگل کی طرف لپکا۔۔۔ شہیر کہاں جا رہا ہے۔۔۔ سارم بھی اسکے ساتھ آگے بڑھا تھا۔۔۔

ہا۔۔۔ ہانی۔۔۔ کک کو دھونڈنے۔۔۔ وہ اٹکتا ہوا بولا۔۔۔ اسے چکر آرہے تھے۔۔۔

میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔۔۔

آپ لوگ اس طرف سے جائیں۔۔۔ حامد صاحب باقی پولیس والوں کو ہدایت دینے لگے۔۔۔
سارم اسے سہارا دئے آگے بڑھ گیا۔۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



ہانی۔۔۔

ہانی کہاں ہو۔۔۔

ہانی پلیز جواب دو۔۔۔ میں شہیر۔۔۔

شہیر ہر قدم بڑھانے کے ساتھ ساتھ مسلسل اسے آوازیں لگا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سارم پریشانی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہانی۔۔۔!! شہیر نے ایک بار پھر آواز لگای تھی۔۔۔

یہ یہ۔۔۔ تو شہیر کی آواز ہے۔۔۔ ہانی کچھ آوازیں محسوس کر کہ بڑبڑای۔۔۔

ہانی۔۔۔ آواز ایک بار پھر آئی تھی۔۔۔

شش۔۔۔ شہیر۔۔۔ خوشی سے اسکی آواز تک ناکل پار ہی تھی۔۔۔

جلدی سے وہ درخت سے اترنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

ہانی۔۔۔ ایک بار پھر آواز آئی۔۔۔ بہت ہی قریب سے۔۔۔ وہ دونوں درخت کے قریب ہی تھے۔۔۔

وہ شاخوں کی آڑ سے انہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

پتوں کی سرسراہٹ سن کر ان دونوں نے چونک کر درخت کی طرف دیکھا۔۔۔

جہاں وہ ڈرتی کانپتی نیچے اترنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ہانی۔۔۔

وہ بے قراری سے اسکی طرف لپکا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور آگے بڑھ کر اسکی اترنے میں مدد کرنے لگا۔۔

نیچے اترتے ہی ہانی اسکے سینے سے لگ کر بری طرح رونے لگی۔۔

تم ٹھیک ہو ہانی۔۔ کسی نے تمہیں کچھ کہا تو نہیں۔۔۔

شہیر اسکے چہرے کو بار بار چھو کر بے تابی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

جواب ہانی ناں میں سر ہلاتی دوبارہ اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا میں ہوں نا۔۔ وہ اسے اپنے ہونے کا احساس دلارہا تھا۔۔

اچانک سارم کے فون کے رنگ کرنے پر وہ دونوں چونکے۔۔ جیسے انھیں احساس ہوا ہو کہ ان دو کے علاوہ کوئی

تیسرا بھی یہاں پر ہے۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ آپ پلیز جاری رکھیں۔۔۔ کال اٹینڈ کرتے ہوئے سارم انھیں چھیڑنا نہیں بھولا۔۔۔ ناچاہتے

ہوئے بھی وہ اسکی بات پر مسکرا اٹھے۔۔۔

چلو بھی۔۔۔ حامد انکل کی کال تھی۔۔۔ سب گرفتار ہو گئے ہیں۔۔۔

اب یہاں سے نکلنا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اچانک بادل گر بے تھے۔۔ اور بجلی کی چمک نے ارد گرد کے ماحول پر مزید خوف ناک سا منظر پیش کیا تھا۔۔۔۔

ہم نہیں جا رہے تم جاؤ۔۔ آجائیں گے ہم۔۔۔۔ شہیر نے سارم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔
پر شہیر۔۔۔۔؟؟

سارم حیران تھا۔۔۔۔

میں نے کہا نا۔۔ وہ اٹل لہجے میں بولا۔۔۔۔

یار پر خطرہ ہے۔۔۔۔

سارم فکر مند تھا۔۔۔۔

کوئی خطرہ نہیں۔۔۔۔ سمجھا کر۔۔۔۔

شہیر نے آنکھیں دکھائیں۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔ مطلب امتحان۔۔۔۔ مطلب میری محنت کا امتحان۔۔۔۔؟؟

سارم تو سمجھتے ہی اچھلنے لگا تھا۔۔۔۔

ہانی نے نا سمجھی سے ان دونوں کو دیکھا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

سارم فوراً سے سر کھجاتا شہیر کو بیسٹ آف لک کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

بادل مسلسل گرج رہے تھے۔۔۔

ہانی شہیر کے یہاں ٹھرنے کی متق تلاش کر رہی تھی۔۔۔

جب ہی شہیر نے اسے پکارا۔۔۔۔

ہانی۔۔۔۔!!!

ہمممم۔؟ اسکے سینے سے سر ٹکائے اسکی شرٹ کو پکڑے وہ بولی۔۔۔

میری طرف مت دیکھنا۔۔ جو میں تمہیں کہنے جا رہا ہوں اسکے بعد۔۔۔

وہ بیچارگی سے بولا۔۔۔

ہمممم۔۔۔ کہو۔۔۔ ہانی کو کسی خاص بات کی امید نہیں تھی۔۔۔

"I.... I Love You....." www.kitabnagri.com

وہ جھجکتے ہوئے بول چکا تھا۔۔۔۔

مگر ہانی وہیں ساکت رہ گئی تھی۔۔۔ اس بات کی اسنے توقع ناک تھی۔۔۔

مگر اس کے لئے اسنے بہت دعائیں کی تھیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج اسکی وہ دعا کیسے قبول ہوئی تھی --- کس وقت --- جسکا وہ خواب بھی نہیں دے سکتی تھی ---
جھٹکے سے سراٹھا کر اسنے شہیر دیکھا ---

میں نے کہا تھا نا مجھے مت دیکھنا --- وہ منہ بنانا ہوا بولا ---

کک --- کیا کہا تم نے ---؟ مم --- مجھے یقین نہیں آرہا ---

ہانی کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے ---

اب تو آگیا نا یقین --- شہیر نے دھیرے سے اپنے لب اسکے ماتھے پر رکھے ---

اسی وقت بارش کا قطرہ ان پر گرا تھا ---

ہانی کا چہرہ سرخ پڑ گیا --- شہیر نے آج تک اسے اس انداز سے اپنی محبت کا احساس ہی نہیں دلا یا تھا --- اسکی
محبت کا انداز ہی نہ رہا تھا ---

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مگر آج --- !!

اسنے دھیرے سے اسکی طرف نگاہیں اٹھائیں --- وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا ---

وہ شرمنا کر دوبارہ نگاہیں اٹھا گئی ---

بارش اب زور پکڑ رہی تھی ---

اچھا سنو شہیر ---

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد ہانی نے اسے مخاطب کیا۔۔۔

ہمممم۔؟ وہ محبت سے بولا۔۔۔

بارش میں وہ بھیگتے جا رہے تھے۔۔۔

میں نے سنا ہے۔۔۔ کہ بارش میں دعا مانگو تو قبول ہوتی ہے۔۔۔

اچھا۔۔۔!!

ہاں تو پھر تم کیا دعا مانگو گے۔۔۔

وہ اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلتی ہوئی بولی۔۔۔

پانچ بچوں کی۔۔۔!!

وہ اطمینان سے بولا۔۔۔

واٹ۔۔۔؟؟

وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔۔۔

ہاں نا تمہیں کیا امید نہیں ہے۔۔۔؟؟



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نہیں مجھے تو ایک کی بھی امید نہیں ہے۔۔۔

وہ بڑبڑائی۔۔۔

مگر اتنا اونچا کہ ساتھ کھڑے شہیر نے آسانی سے سن لیا تھا۔۔۔

اسکا جاندار قہقہہ فضا میں گونجا تھا۔۔۔

ہانی نے خفگی سے اسے دیکھا۔۔۔ مگر اسکی شرارتی نگاہیں دیکھ کر اسکے سینے پر مکہ مارتی ہنس پڑی تھی۔۔۔

بارش کی ان دونوں پر پڑتی پھوار۔۔۔ اور ان دونوں کے چہرے کی خوشی اور محبت نے وہاں پر ایک حسین سا
منظر پیش کیا تھا۔۔۔

اب ایک خوشیوں بھری زندگی انکی منتظر تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



(چھ سال بعد)

Posted On Kitab Nagri

بیپی برتھ ڈے حرم۔۔۔

بیپی برتھ ڈے۔۔۔۔

ہانی شہیر، سارم اور ماہی مسکراتے ہوئے شہیر کے بیٹے کو پانچویں سالگرہوش کر رہے تھے۔۔

تالیوں کی گونج میں حرم نے کیک کاٹا۔۔

ماہی کی تین سالہ بیٹی مناہل جوش سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

پیس کاٹ کر سب کے منہ کے ساتھ ناک پر لگاتا کیوٹ سا حرم اپنی حرکتوں اور شرارتوں میں بالکل سارم پر گیا تھا۔۔ اور اسکے بعد بچنے کے لئے شہیر جیسا معصوم چہرہ بنانے کے لئے اسنے اپنے باپ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔۔ اور اسکی شرارتوں کا نشانہ ہمیشہ مناہل بنتی تھی۔۔۔

مگر وہ چونکہ سارم کی بیٹی تھی۔۔۔ سو اس کو ہینڈل کرنا اچھے سے جانتی تھی۔۔

چلیں سب نے کھا لیا۔۔۔ اب میری کیوٹ سی کزن کی باری۔۔۔

www.kitabnagri.com

حرم کیک کا بڑا پیس اٹھائے مناہل کی طرف بڑھا۔۔۔

بیٹا تھوڑا چھوٹا۔۔۔ شہیر ٹوکنا نہیں بھولا تھا۔۔۔

مگر وہ کونسا کسی کی سنتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

منہ کھولو۔۔۔ بڑا والا۔۔۔

اسنے مناہل کو کہا۔۔

شہیر نے بے اختیار ہانی کی طرف دیکھا۔۔ کسی یاد نے انکے ذہن پر دستک دی تھی۔۔ وہ دونوں مسکرا اٹھے
تھے۔۔ سارم اپنی باتوں سے الگ ماہی کو ہنسار ہاتھا۔۔

مناہل نے منہ کھولا۔۔۔

حرم نے آؤ دیکھاناؤ پورا پیس اسکے منہ میں گھسادی۔۔۔

ہیری۔۔۔!!

وہ چاروں غصے سے بولے۔۔۔

مگر وہ انور کئے اپنے ننھے ہاتھوں سے تالیاں بجاتا اپنی کامیابی کو سیلیبریٹ کر رہا تھا۔۔۔

مگر اسکی سیلیبریشن کو بریک تب لگی۔۔۔ جب مناہل نے اپنے منہ والا کیک ہی اسکے چہرے پر تھوپ دیا تھا۔۔۔

وہ چاروں ہنس پڑے تھے۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے باہر نکل گئے۔۔

سارم اور ماہی اپنی محبت میں تو تھے ہی باکمال۔۔۔

مگر ہانی اور شہیر کی محبت بھی نرالی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پیاری پیاری سی نوک جھوک کے ساتھ وہ ایک خوبصورت زندگی بسر کر رہے تھے۔۔۔ ہانی نے شہیر کی تھوڑی کھڑوس سی نیچر کے ساتھ گزارا کرنا سیکھ لیا تھا۔۔۔

جس میں ایک دوسرے کے لئے پیار محبت اور سب سے بڑھ کر اعتبار تھا۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔!!



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

